خیالات آزاد

یعنی

مولنا آزاد کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کے ڈنر و لایت کے بشوی سفرنامے
اشتہار سرت بارستایش نیچر۔ بادشاہ نسب امراض حسن کی مالیخولیا۔ جنجال کوسل اور
تار کی خبرون کا اخلاق آموز۔ دانش افروز۔ فصاحت اندوز دلکش مجموعہ

جس کو

شاعر حقیقت طراز پروفیسر سید محمد عبدالغفور صاحب شہباز سابق پروفیسر اورنگ آباد
کالج حیدرآباد و ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بھوپال و اڈیٹر اخبار دارالسلطنۃ و جریدہ نمائش
و نور بصیرت و جامع موعظہ حسنہ و مصنف مثنوی چہار عشق و پنجہ خورشید و مدس شہباز
وغیرہ وغیرہ کے ترتیب معقول مرتب فرمایا ۱۹۰۸ء عین باضافہ حصہ ثانی دوسری بار

احقر قاضی ابوالمظفر مولا بخش رضوان
ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین (قصائی ٹولہ) کے

رضوانی پریس کلکتہ میں چھپا

تعداد جلد ایک ہزار　　جملہ حقوق محفوظ　　قیمت فی جلد عہ

فہرست مضامین خیالات آزاد

نمبر	مضامین	صفحہ
	فہرست مضامین خیالات	ب
	دیباچہ	ہ
	اقتباس	ط
۱	سوئینٹن (آزاد کی ڈکشنری - نئی ڈکشنری (پولیسی - آنر - انٹرسٹ - پارٹی فیلنگ - سوئینٹن ضمیمل ایڈیوکیشن کورٹ شپ - کونشینس تھینکس پارلیمنٹ)	۱
۲	نئے سال کی نئی ڈکشنری (ایڈورٹیزمنٹ سائنٹفک فرانیٹر)	۶
۳	تیرھویں صدی کی نئی ڈکشنری (ناکا - قرمساق)	۸
۴	چودھویں صدی کی نئی روشنی کی ڈکشنری (اول پاپا)...	۱۹
	نمبر ۲ - ایضاً (مذہب بی بی)	۲۳
۵	چودھویں صدی کی پرانی روشنی کی ڈکشنری (نوچی)	۲۷
	نمبر ۲ - ایضاً (ڈومنی)	۳۰
۶	لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی ہوئی ڈکشنری (الکشن زادہ)	۳۳
۷	نئے سال کی نئی روشنی کی نئی ڈکشنری (آیا)	۳۸
	ایضاً - (اوڑیا بہرا)	۴۵
۸	پرانی روشنی کی نئی اسکول ڈکشنری (میان جی)	۵۳
۹	چودھویں صدی کی پرانی روشنی کی نئی ڈکشنری (پیرانی)	۶۰

۱۰	مولنا آزاد کا نامہ و پیام	
	نئی روشنی کا نامہ و پیام (مائی ڈیر عفت بیگم) ...	۶۶
	ایضاً - (مائی ڈیر پاپا) ...	۷۶
	ایضاً (مائی ڈیر پاپا) ...	۸۳
۱۱	مہذب نامہ و پیام (مائی ڈیر عبدالرزاق) ...	۹۱
۱۲	اخلاق آموز نامہ و پیام (مائی ڈیر پاپا) ...	۱۰۳
۱۲	ایضاً - (مائی ڈیر عبدالرزاق) ...	۱۰۹
۱۳	تہذیب آموز نامہ و پیام (میرے نوجوان دوست) ...	۱۱۶
۱۴	پرانی روشنی کا نامہ و پیام	
	ایضاً - نمبر ۱ (مائی ڈیر مولانا اودھیرنج) ...	۱۲۱
	ایضاً - نمبر ۲ (ایضاً) ...	۱۳۳
	ایضاً - نمبر ۳ (ایضاً) ...	۱۴۵
	ایضاً - نمبر ۴ (ایضاً) ...	۱۵۵
	ایضاً - نمبر ۵ (ایضاً) ...	۱۶۰
۱۵	سعادت فرجام نامہ و پیام (مائی ڈیر لیٹیگوس) ...	۱۷۱
۱۶	حسرت انجام نامہ و پیام (مائی ڈیر سیلینا) ...	۱۹۳
۱۷	حسرت فرجام نامہ و پیام (مائی ڈیر سیلینا) ...	۱۹۸
۱۸	مولنا آزاد کا خمارستان کا ڈنر (خمارستان کے تہذیب یافتہ مدکیون کی تجارت کے جلسہ کا سالانہ ڈنر	۲۰۳
۱۹	مولنا آزاد کا ولایت کا شوق (جناب مولانا قبلۃ الایمان صاحب اور انکے فرزند رشید مرزا تہذیب بیگ کا مکالمہ)	۲۱۵

۲۰	مولنا آزاد کا سفر نامہ	۲۲۹
۲۱	مولنا آزاد کا اشتہار مسرت بار	۲۳۷
۲۲	مولنا آزاد کی ستایش نیچر	۲۴۰
۲۳	بادشاہ نسب امراض	۲۵۷
۲۴	حسن کا مایخولیا (دوستانہ اور بے تکلفانہ گپ شپ) ...	۲۶۱
۲۵	روید اد اجلاس جنجال کونسل	۲۷۱
۲۶	گرما گرم تارکی خبرین	۲۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیالات آزاد

الحمد للہ کہ اب ہمارے ہندوستان مین بھی اہل فرنگ کے فیض صحبت وحکومت اور شرف تربیت ومعاشرت سے عالی دماغ اور روشن ضمیر لوگون کے خیالات مین اُس قسم کی آزادی آتی چلی ہے۔ جو ہر قوم کی علمی نشو ونما کے لیے نہایت ضروری ہے جس طرح آزادی جسمانی نشو ونما کے حق مین اکسیر تاثیر ہے۔ ٹھیک اُسی طرح دماغی اور روحانی سرسبزی کے حق مین بھی سمجھنا چاہیے اگر کسی قوم کے خیالات کسی دباؤ کے سبب اُبھرنے نہ پائین تو تھوڑی مدت مین اُس کے افراد کے تمام قسم کے دماغی اور روحانی قوی مین ایک خاص قسم کی افسردگی اور پژمردگی پیدا ہوگی اور اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن سے کوئی دماغی کام اُس خوبی سے بن نہ پڑے گا جس خوبی سے ہر شایستہ ملک کے لوگ کرتے ہین مثلاً انشاپردازی کرین گے تو محدود یعنی اعلیٰ ترقی یافتہ طرز پر مطلق قلم اُٹھا نہ سکین گے اور اگر اُٹھائینگے تو پوری طرح دادِ سخن نہ دے سکین گے۔ تقریر مین اُن کی اتنی وسعت نہ ہوگی کہ اعلیٰ وادنیٰ مضمون کی شگفتگی کے ساتھ گنجایش ہو۔ عادات وخصائل ایسے ہون گے جن کے ساتھ دوسرے ملک کے لوگون سے قومی معاشرت قریب محال ہوگی یعنی کوتاہی نظر سے غیر قوم کی ہر عادت وخصلت کو اجنبیت کی وجہ سے بُرا سمجھین گے۔ لیکن جب وہ دباؤ خیالات سے اُٹھا لیا جاے اور دل ودماغ کے سارے قوی کو پوری آزادی کے ساتھ پھولنے پھلنے دیا جاے تو دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑون سراپا اعجاز انشاپرداز ہزارون فصاحت در کنار صحیفہ نگار اور لاکھون خوش مذاق صاحب اخلاق پیدا ہوسکتے ہین ایسے کہ جن کی تحریرین قوم کے خیالات مین انقلاب پیدا کرین جن کی تقریرین ایک عالم مین ہل چل ڈالین جن کے دل کش عادات اور جان نواز اخلاق دنیا کی دنیا کو اپنی مقناطیسی تاثیر سے اپنی طرف کھینچ لین۔

حکام وقت کے عمدہ اصول سیاست نے اِس قسم کی

آزادی سے ہمکو بے نصیب نہین رکھا اور یہ
اُسی کا نتیجہ ہے کہ پورب سے پچھم اور اتر سے دکھن
تک ہر جگہ کثرت سے انجمنین ہین جو آئے دن خوش
تقریرون کی جادو تاثیر تقریرون سے گونجا کرتی
اور قوم و ملک پر ایک نہ ایک عمدہ اثر ڈالتی
رہتی ہین۔ علیٰ ہذا اخبارات اور رسائل بھی
بہ کثرت جاری ہین۔ جن کی قومی محبت مین ڈوبی
ہوئی تحریرین ایک ایک نیا کام قومی بھلائی
کا ہمیشہ ہی کرتی رہتی ہین۔

(خیالات آزاد) اس آزادی کی عمدہ تاثیر کا
ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ اُس شخص کے خیالات
ہین جس نے اس کی عمدہ تاثیر سے پوری طرح
استفادہ کر کے اپنی طبیعی ذکاوت و ذہانت اور
فطری مادہ و قابلیت کو کامل طور پر چمکایا
اور مشرقی انشاپردازی کے اکھاڑے مین
مغربی اصول سے جوان مردانہ قدم رکھ کر
اکثر اعلےٰ درجے کے زور آزماؤن کو صاف
نیچا دکھایا۔ یہ اُس شخص کے خیالات ہین جسکا
قلم آزاد رقم زمان دراز تک اخبار نویسی اور
وقائع نگاری کی عمارت کا ایک محکم اور
مستعد ستون رہا ہے۔ عالم انشاپردازی کے

اس شخص کا اس قدر بڑا احسان ہے کہ
فرنگستان مین شاید مکالمے کا رسائل اور
گولڈ اسمتھ کا بھی اتنا ہی ہو۔ اِس شخص
نے اپنی درست خیالات کے مطابق بزور
ذہانت و ذکاوت اُردو کی انشاپردازی کے
تنگ کوزے مین وہ گنجایش نکالی کہ دریا
کیا دیکھتے ہی دیکھتے سمندر کی سمائی نظر آئی۔
شوخی و ظرافت جو اس شخص کا ایک خلقی
جوہر ہے وہ بھی اس آزادی کے زمانے مین
بے چکے نہ رہی اور اُس کی چمک دمک اس
غضب کی ہوئی کہ اکثر شیرہ چشم گھبرائے اور
بہت سے صاحب نظر جکڑ مین آئے۔ اکثر
مجالس مین اِن کے قلم سے نکلے ہوے فقرات
نقل محفل بنے اور اکثر زبانون پر ان کی بعض
برجستہ جملے ضرب المثل کی طرح جاری ہوئے
جدت پسندی سے مضمون آفرینی کا جو رستہ
نکالا ایسا نکالا جس پر لوگ قدم بھی بہ مشکل
رکھ سکتے ہین منزل مقصود کو پہنچنا تو بڑی
بات ہے۔ اور ساتھ اس مشکل پسندی کے
عام پسند اس قدر کہ ہر شخص اُس پر والہ
و شیدا ہے۔ جب سے پہلے ڈکشنری کی

ایجاد کی۔ اس رنگ نے وہ عام مقبولیت
حاصل کی کہ اُس وقت کے کُل رنگ
پھیکے پڑ گئے۔ اور اکثرون نے جوش پسندیدگی
مین اس کی تقلید کرنی چاہی۔ لیکن آخر وہی
مثل ہوئی کہ۔ ع۔

بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑا

ڈکشنری کے بعد خمارستان کے ڈنر کا رنگ
چمکا۔ اِس رنگ کو بھی سوا اِن کے اور کوئی
برت نہ سکا۔ گو بعض مثالین کوشش وسی
کی پائی جاتی ہین۔ اور وجہ اسکی یہ تھی کہ جسطرح
ڈکشنری مین انتہا کا اختصار تھا۔ اُسیطرح
اِس رنگ مین انتہا کا طول۔ اتنے بڑے
طولانی مضمون کو سر سے پا تک ہر جگہ سے
سنبھالا رکھنا اور اُس مین کسی اعلیٰ اتمدنی امر
کی بہ پیرایۂ الیگری معقول طور پہ تضحیک کرنا
اُسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دماغ ہر مسئلے کو
وسیع النظری کے ساتھ ملاحظہ اور ہر مضمون
وسیع کو دوسرے مضمون وسیع کے ساتھ
پوری طرح موازنہ کر سکے خمارستان کو ڈنر کے
بعد نامہ و پیام کے پیرائے مین نئی روشنی
اور پرانی روشنی کے شایستہ اور بلند فکر

لوگون کے خیالات نسبت تہذیب یورپ
و ہندوستان کے خوب روشن طور پہ
ظاہر کیے۔ اس رنگ مین بھی کسی سے قلم نہ
اُٹھ سکا۔ سفرنامۂ مولنا آزاد افسوس کہ
ناتمام رہا۔ اور نہ اپنی نظیر آپ ہی ہوتا پھر
بھی جس قدر ہے کحل الجواہر بصر ہے۔ اخیر مین
اشتہار سرت بار اور ستایش نیچر نے
بہت سے نئی روشنی کے مجددون اور
نیچری مناجاتیون کی خبر لی۔ ستایش نیچر
ڈکشنری کے رنگ کی گویا معراج ہے
یہ وہ چیز ہے جس کی مثال اُردو کی انشا
پردازی مین شاید بہ مشکل ملے گی۔ مین نے
اسکو بعض چوٹی کے قابل لوگون مین
پڑھتے دیکھا۔ عجیب حالت اُن پہ
طاری تھی کہ ہر فقرے پر بے ساختہ دل
سے مرحبا اور سبحان اللہ کی صدا
نکلتی تھی۔ چونکہ مجھ کو مولنا آزاد کی تحریرات
سے بہ اقتضاے حالات زمانہ و اتفاق
مذاق ایک طرح کا اُس بلکہ عشق تھا
مین اُنکو مسلسل طور پہ جمع کرتا جاتا۔
یہان تک کہ جب اُنکا ایک ذخیرہ وافر

فراہم ہوگیا تو میرے ذہن مین بڑے زور سے
یہ خیال پیدا ہوا کہ اُن کو بہ ترتیب معقول
مرتب کرکے یک جا چھپوا دیا جاے تو
غالباً قوم و ملک کے لیے بہت نافع ہوگا
یہ مجموعہ اس خیال کے نتائج کی پہلی قسط ہے
ہرچند فرادے فرادے بھی ہر ایک تحریر
دل پزیر اور بجاے خود جدید طرز کی مفید
انشا پردازی کی ایک اعلیٰ نظیر ہے لیکن
کل تحریرون کی مجموعی قوت عجب شگفت افزا
و جادو تاثیر ہے۔ اور میرا قیاس ہے کہ
ہندوستان مین شاید ہی کوئی انشا پرداز
ایسا ہوگا جس کے قلم سے اتنے مختلف

نوا سنجاد رنگون مین اتنی مقبول اور
دل پسند تحریرین نکلی ہون۔ اِس
مجموعے مین جس قدر تحریرین ہین شوخی
و ظرافت آمیز ہین وہ بھی کُل نہین اگر
کل یک جا کی جاتین تو بار عظیم ہو جاتا
بہت سے ڈرامے (ناٹک) جو اس
شخص کے قلم جادو رقم سے مختلف اخلاقی
مضامین پہلے متروک النظر کیے گئے۔ اسلیے کہ
وہ بجاے خود ایک رسالۂ جداگانہ کی مقتضی ہین
اور متانت کے مضامین تو اسمین بالکل دیے ہی
نہین گئے۔ زندگی باقی ہے تو اُنکا مجموعہ جداگانہ
پیش کش ناظرین کیا جائیگا واللہ ولی التوفیق

دیباچہ طراز

محمد عبد الغفور شہباز

مہندرو۔ باقی پور
۲۰ مئی ۱۸۸۷ء جمعہ

التماس

خیالات آزاد کا حصۂ اول
۱۸۸۷ء مین قومی پریس واقع شہر
لکھنؤ سے طبع ہوکر شایع ہوا تھا۔ اُس
حصہ کو جناب پروفیسر مولوی سیّد
محمد عبد الغفور صاحب شہباز عم فیضہٗ
نے مدوّن فرمایا تھا اور اُنھین کے
اہتمام سے چھپا تھا۔ پروفیسر شہباز
نے اُس حصہ کا ایک نہایت بسیط مفید
مطلب دیباچہ لکھا تھا جو قطع نظر
ایک اعلیٰ درجے کے رہنما اور شوق افزا
دیباچہ ہونے کے اردو زبان کی انشا
پردازی کے حسن لطافت اور پاکیزگی کا
ایک شاہد عادل ہے۔ اُس فصیح و
بلیغ دیباچہ یونس نے یہ بھی ظاہر کردیا
تھا کہ آیندہ مولنا آزاد کے دیگر
مضامین فیض آگین دانش قرین بطرز
مرغوب وعنوان خوش اسلوب چھپواکر
ہدیۂ ناظرین والا تمکین کیے جائینگے
چنانچہ وقتاً فوقتاً خیالات آزاد کے
حصۂ ثانی و دیگر تصنیفات متانت و
فصاحت آیات مولنا آزاد کے
اشتہارات مشیر قیصر۔ اودھ پنچ و
دیگر اخبارات مین برابر چھپتے رہے
اور اونکی خریداری کی درخواستین
بھی مختلف اوقات مین آتی رہین۔
اور ان مین سے بعض کتابین مثل
سوانح عمری آزاد و نوابی دربار
وغیرہ اِس عرصہ مین زیور طبع سے
آراستہ ہوکر بصیرت افروز شایقین
ہوئین۔ اور ملک و قوم نے اون کی
پوری قدردانی کی۔
خیالات آزاد جو مولنا آزاد کی

پہلی تصنیف ہے اوس کو ایسی
عام مقبولیت حاصل ہوئی شائد
اُردو زبان مین اس طرز جدید
اور انداز غریب کی کوئی کتاب
چھپی ہو جسکو ایسی عالمگیر شہرت
اور خداداد مقبولیت حاصل
ہوئی اور جسے ایسے ذوق و شوق
سے اردو لٹریچر کے شایقین و
ماہرین نے اس کثرت سے پڑھا
ہو اور پبلک نے جس کی اسقدر
قدر کی ہو۔ حصۂ اول مطبوعۂ
۱۸۸۷ء کی تمام جلدین عرصۂ
قلیل مین فروخت ہوگئین اور وہ
کتاب نایاب ہوگئی مگر اوس کی
خریداری کا جوش اور اوس کے
مطالعہ کا شوق زمانۂ دراز تک
ملک کے قابل اور قدردان لوگون
مین بدستور باقی رہا۔ اب اِس
مجموعہ مین حصہ اول کے ساتھ
حصۂ ثانی بھی اضافہ کیا گیا
جس مین وہ تمام جدت آفرین

مضامین اور معرکہ آرا تحریرین
مندرج ہین جو ۱۸۷۸ء سے ۱۹۰۳ء
تک اخبار اودھ پنچ مین شائع
ہوتی رہین جن کی ہر اشاعت پر
اِس ملک کے اکثر قابل حلقون
سے شور تحسین و آفرین و صدای
جنداد مرحبا بلند ہوتی رہی۔
ان مضامین حصۂ ثانی کو بھی
بڑی محنت اور جانفشانی سے
پروفیسر شہباز نے مدون کیا
اور تقریباً ایک برس کا زمانہ
ہوا کہ چھپنے کے لیئے مالک مطبع
کے حوالہ کیا تھا مگر افسوس ہے
کہ اُن کی علالت شدید کی وجہ
سے جس سے اونکو (شفا اللہ تعالی)
ابتک صحت حاصل نہین ہوئی سکی
اشاعت مین اسقدر دیر ہوگئی۔
چونکہ اس کی طبع ثانی کے لیے کسی
دیباچۂ جدید کی ضرورت معلوم
نہین ہوتی اسلئے مسبوق الذکر
دیباچہ اپنی جگہ مین مندرج ہوا۔

کیونکہ یہ دیباچہ حصۂ ثانی کے واسطے بھی اُسی قدر مناسب اور مفید مطلب ہے جسقدر حصۂ اول کے لیے تھا۔

چونکہ پروفیسر شہباز بوجہ علالت اس مجموعہ کی طبع کی نگرانی سے معذور ہوے اسلیے اون کے حسب الارشاد حقیر نے اس امر اہم کی انجام دہی کا ذمہ لیا اور باوجود کم بضاعتی اور عدیم الفرصتی کے اِس مشکل کام کو انجام تک پہنچا دیا۔

اس مجموعہ مین مضامین مندرجۂ ذیل اضافہ کئے گئے ہین جو حصۂ اول مین نہ تھے۔

لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی ہوئی ڈکشنری۔

نئے سال کی نئی روشنی کی نئی ڈکشنری۔

پرانی اسکول کی نئی اسکول ڈکشنری۔

چودھوین صدی کی پرانی روشنی کی نئی ڈکشنری۔

حسرت انجام نامہ و پیام۔

حسرت فرجام نامہ و پیام۔

بادشاہ نسب امراض۔

حسن کا مالیخولیا۔

روئداد اجلاس جنجال کونسل۔

گرما گرم تار کی خبرین۔

اُمید کی جاتی ہے کہ قدردانان علم و فن کو عموماً اور اُردو انشا پردازی کے انداز جدید کے مشتاقون کو خصوصاً (جن کو مدت دراز سے حصۂ اول کی تلاش اور سالہا سال سے حصۂ ثانی کے چھپنے کا انتظار اور اشتیاق تھا) اس مجموعہ کے شایع ہونے سے غایت درجہ کی مسرت ہوگی اور ملک و قوم اسکی پزیرفتگاری اوسی گرمجوشی سے کرے گی جس جوش و شوق سے

اسکے پہلے حصہ کی قدردانی کی گئی تھی۔ خدا کرے اسکو بھی وہی مقبولیت عام اور	شہرت تام حاصل ہو جو اسکے پہلے حصہ کو ہوئی تھی۔

المتمس

نمبر ۹۲ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ
مورخہ ۲۹۔ فروری ۱۹۰۸ء

محمد عبد الحمید متخلص بہ حمید غفرلہ ولابویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولنا آزاد کی ڈکشنری

نئی ڈکشنری

نئی روشنی کے گھر کے کروسن لیمپ مسٹر اودھ پنچ بہادر زادظرافتہ - واللہ آگا آپ تو تہذیب کے بلون پر سوار ہو کر روم روس کی لڑائی اور مدرسۂ تہذیب آموز مغربی وشمالی کی کارگزاری کے ملاحظے کے لیے ایسے رفو چکر ہو جایا کرتے ہین کہ آپ کا پتا لگنا دشوار ہے۔ یہ لیجے چند ایسے انگریزی لفظون کے معنی جنکے جاننے کی اندنون ہر ہندوستانی کو ضرورت ہے پیش کش ناظرین باتمکین اودھ پنچ کرتا ہون آپ بھی چونکہ تیرھوین صدی کے ایک نئی روشنی والے محقق ہین - اس لیے امید ہے کہ اگر میری تحقیق غلط ہو تو آپ براہ عنایت مجھے ہدایت فرمائین گے۔

لفظ	معنے
پولیسی	خیالی پلاؤ - مفت کرم داشتن -
(حکمت عملی)	لہو لگا کے شہیدون مین نام - بانگ بے ہنگام - خودستائی خودغرضی - وعدہ فراموشی - آشنا فراموشی - گیدڑ بھبکی - ہوائی بندوق کی آواز - ممبران پارلیمنٹ کے آپس کا ناز و نیاز - کمزور کو دبانا - زبردست سے ڈرنا - اپنی قوت خیالی کو مبالغے سے بیان کرنا اپنے منہ میان مٹھو - ٹربائی جمع خرچ - وقت کی پرستش

	خیالی لڑائی مین حریف کو شکست دینے پر نازش۔ ہان مین ہان ملانا مارتے کے آگے اور بھاگتے کے پیچھے جانا۔ کسی کے جلتے ہوے گھر سے تاپنا۔
آنر (عزت)	مفہوم خیالی۔ جی خوش کرنے کے لیے ایک موقر لفظ۔ لندن کے اخبار نویسون کی خامہ فرسائی کے لیے ایک نفیس تختۂ مشق۔ پھوٹی ہوئی ہانڈی۔ نقار خانے مین طوطی کی آواز سنقا۔ ایک قسم کا ولایتی مکسچر جو تالیف قلوب کو مفید ہے۔ نئی طرح کا ولایتی آلو جو کبھی زمین سے نکالا نہین جاتا اور جسکی بو سے لارڈ لوگونکا دماغ معطر رہتا ہے۔
اِنٹرسٹ (حقوق)	وہ چیز جسکی حفاظت ضروری نہین۔ ساری دنیا کو اپنا جاننا۔ ایک شکل تصوری دوسرون کو ڈرانے کے لیے قائم کرنا۔ ایک نازک بڈی جسپر ایک محلے کے ایک ہی رنگ اور نسل کے کتے
	اس ہیبت ناک طرح سے لڑین کہ اُن کی آواز سے دوسرون کے ڈرنے کا احتمال ہو۔ ایک قسم کے تمدن کی مچھلی جو کبھی جال مین پھنستی نہین۔ حبش کے جنگل کا کالا خرگوش جسکی تلاش مین بہت سے امریکا کے ڈاکٹر گئے ہوے ہین۔
پارٹی	مرغ بے ہنگام کی طرح چلانا۔
فیلنگ (ہمدردی جماعت)	غول بیابانی کا قائم مقام بنکر اپنے ہم قومون کو راہ راست سے بہکانا۔ بیہودہ شکایت۔ ناجائز تہمت ناحق پسندی کا کوٹ جاکٹ پہنکر ایمان پرستی کا ذوق اپنے معاندین کے بدنام اور ذلیل کرنے کی نیت سے دوسرے کے گھر مین نقب زنی ظالمون کو رحیم ثابت کرنے مین لڑنا بیوجہ کسی سے عداوت ازلی۔ وزارت کے کھونے کا صدمہ جگر گداز بے پر کی خواہش پرواز۔ کوئی سُنے یا نسُنے اپنی کہے جانا۔ خانگی معاملات مین موافقت غیر کے مقدمے مین نفاق۔ زمانہ سازی کے خیال سے لفت

لفظ	معنے		لفظ	معنے
سوسائٹی (تہذیب)	اپنے ہم وطن کو نیم وحشی جاننا اپنے بزرگون کو (اولڈ گوس) کہنا۔ جاکٹ پتلون پہننا۔ سڑک پر چلتے وقت سیٹی بجانا۔ چھڑی ہلانا۔ اور بوٹ پٹکنا۔ آلو کھانے کا شوق شراب پینے کا ذوق۔ دُم دار ٹوپی کا استعمال۔ گردن مروڑی مرغی حلال۔ البرٹ فشن سے بالونکو ترشوانا۔ تیل کے عوض ریچھ کی چربی سر مین لگانا۔ ولایت سے میم لانا۔ انگریزی جاننا یا نہ جاننا مگر اخبار پڑھنا۔ ہارمونیم کی گت پر برانڈی کی جھونک مین پیرون سے تال دے دے کر ناچنا۔			لوگون کو ہوا کھلانا۔ کالی میمون کو انگریزون کی ملاقات کے لیے جبراً و قہراً لیجانا۔ اور اگر وہ وہان جاکر شرمائین تو جوش تہذیب سے گھونگٹ کھولدینا۔
فیملیر ایڈوکیشن (تعلیم نسوان)	عام جلسون مین اپنی بہو بیٹیونکو لیجانا۔ اپنی میم کا ناچنے کے جلسے مین ایک وقت کے لیے دوسرے کی میم سے مبادلہ کرنا۔ کمزور لڑکیونکو تھوڑا تھوڑا پوٹ پلانا۔ مس بابا		کورٹ شپ (عشق از دواجی)	شادی کے قبل عورت مرد مین ایک قسم کی پاک محبت۔ کسی جوان مرد کو جوان عورت اور کسی جوان عورت کو کسی جوان مرد کی طرف شادی کرنے کے لیے ایک طرحکی پُر لطف اور مزہ دار رغبت۔ بغل گرم کرنا۔ کسی جوان طرحدار خوبصورت پارسا عورت کی طبیعت کو بنظر شادی کرنے کے اپنی طرف راغب کرنے کی نیت سے فقرہ بازی۔ اور اُسکے دل کو لبھانے کے بعد بعض موقع پر خود غرضانہ عشقبازی کے اصول سے کبھی کبھی دغابازی کسی نیک عورت کو

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	امیدوار شادی بنا کر بغرض خاص		تر رکھنا۔
	ضرورتون کے لیے یا کسی خاص	تھینکس	انگریزی معصوم لفظون کا
	حکمت عملی کے سبب فرار قبیل	(شکریہ)	اولڈ پاپا خشک تحسین خشک سلام
	شادی زن و مرد کے باہمی پسند		خشک احسان۔ وہ پائی جسکے
	کے مبادلے کے وقت ایک قسم		اندر صرف ہوا ہے۔ وہ لفظ جو
	کا تہذیب آموز اور شرم سوز		دنیا بھر کو خوش کرنے کے لیے
	اور خوشگوار پیار حسن کی تجارت		بلا صرف کسی قسم کے ایک مجرب
	زن و مرد کے لیے بے خلش		دوا ہے۔ وہ انعام جو سال بھر
	راحت۔ نوجوان خاتونون		تک دل و دماغ کے خون کرنے
	کی آرایش کے انجن کا چار کول[۱]		کا صلہ دیتا ہے۔ وہ تمغا جو سیکڑون
	مردون کے افسانہ عشق مشہور		کو جان نثاری کی حسن خدمت
	کرنے کا ولایتی ڈھول۔		کے عوض مین ملا ہے۔ وہ پُر معنی
کون شین	ایک خاص قسم کا مادۂ سنگ		لفظ جس نے حاتم دلونکی سخاوت
(حقانیت)	مثانہ جو مدبرون کے دماغ کا		کی داد دی ہے۔ وہ کرامت کی
	جزو لاینفک ہے۔ اور جس کو		پڑیا جس نے بڑے بڑے رجواڑون
	کسی ڈاکٹر نے آج تک پہچانا		کے دل و دماغ کی خبر لی ہے۔ وہ
	نہین۔ ہر قسم کے معاہدے کا		دولت لازوال جس کا تہذیب
	خاص ضرورتون کے لیے توڑ دینا		یافتہ دنیا مین بے انتہا خرچ ہے
	ایمان کو حکمت عملی کی اسپرٹ سے		وہ تسخیر قلوب کا نسخہ جو اکثر

[۱] پتھر کا کولا ۱۲ [۲] ایک قسم کا انگریزی کھانا سر پوش کی صورت کا ۱۲

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	سرکاری کاغذ کی پیشانی پر درج			اور ٹینی دونون کثر۔زبانی لڑائی
	ہے۔خوش کرنے کا کم خرچ			کا میدان۔خیالی پلاؤ بیچنے والے
	بالانشین آلہ۔وہ رئیس یا بادشاہ			کی دکان۔باہمی نفاق اور فراق
	مزاج جس کا لفافہ بغیر مکتوب			رشک وحسد کا تنور خیالی
	اور زر بفت کے درست نہین			اور لسانی کشتی کا مہذب اکھاڑا۔
	ہوتا۔وہ پُر تاثیر دعا کہ ہزار بلا کو			تمدن کے دنگل مین حکمت عملی
	زبان سے نکلتے ہوئے ٹال دے			کے مطابق وزرا کے چت پٹ
	وہ تسخیر باتا شیر جو دم بھر مین دوست			ہوجانے کا سہارا۔مغربی فخرو
	کو دشمن بنائے۔وہ دم کل جو			نازش کی حفاظت کی مضبوط
	کم ظرفون کو دم بھر مین غرور			دیوار۔ملکی مصلحتون اور قومی
	اور عجب کے آبِ مصفا سے			حقوق کے بچانے کا سنگی حصار
	ربڑ کے تکیے کی طرح پھلا دے۔			ستم دیدون کی چارہ جوئی کا
	وہ قہقہہ انگیز زعفران کہ			وہ عمدہ ونادر داوری گاہ جہان
	بابا فغانی کو ایک آن مین ہنسا			کوئی کالا وکیل نہین۔انصاف
	دے۔			آموزی کا وہ اسکول جہان
پارلیمنٹ	مدبّرون کا آشیانہ۔فصحا			روسیون کے ظلم ناحق کے اندر
(جلسۂ مدبران	اور بلغا کی پرورش کا زچہ خانہ			کی کوئی عمدہ سبیل نہین۔عقل
ملکی)	کسی ملک کے قابل لوگون کی			مچانے اور گپ ہانکنے کا بلند
	قوت گویائی کے تماشا دکھانے			زینہ۔قومی دولت۔قومی عزت
	کا تھیٹر۔وہ پالی جہان کا اصیل			قومی قوت۔قومی لیاقت۔قومی

لفظ	معنے
	فصاحت۔ اور قومی شوکت کا
	خزینہ۔ جنوری ۱۸۷۸ عیسوی
	راقم۔ آزاد

نئے سال کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
یوروپین کنسرٹ (یورپ کے سلاطین کا اتفاق)	ظاہر مین شہد۔ باطن مین سم
	اندرونی اختلاف۔ باہمی جنگ
	وجدل کا عنقریب پھوٹنے والا
	بم۔ یورپ کے صحیح النسب اور
	معصوم حکمت عملی کے بچے کے
	جھولنے کا ہنڈولا۔ مصنوعی
	اتفاق۔ پرانی کاوش تاریخی
	عداوت۔ اور پرشوکت دھمکی
	کے جھلانے کا جھولا۔ کم زور کے
	دبانے کا ہتیار۔ باہمی قوت اور
	مواخفت کی حفاظت کا حصار۔
	مدبران یورپ کے دریائے عقل
	کی بلند موج۔ خیالی جنگ گاہ
	تمدن کی آراستہ فوج۔ صلح
	نامون کے شروط بادہ لانے کی

لفظ	معنے
	تاکید۔ مانٹی نیگرو کے واسطے تقرر
	اشرنویہ۔ سلاطین یورپ کے
	مواثیق کی منفعت کی روشن
	دلیل۔ دنیا کی آزادی کا ضامن
	محبوب الیراثون کے حقوق کا
	سرپرست۔ اور کمزور سرکشونکا
	وکیل۔ مشرقی مسئلے کے حل
	کرنے کی کھرل۔ کم زور کو زور آور
	اور زور آور کو کم زور بنانے
	کی ولایتی کل۔ کم زور سلطنتون
	کے لیے بٹوارے کا نیا قانون۔
	ٹرکی کی آیندہ ترقی کا نہایت
	نیک شگون۔ دوسرون کے
	انتظام خانگی مین دست اندازی
	کا بہانہ۔ اصیل کے واسطے سنگین
	اور ٹینی کے لیے دانہ۔ نارواا صرار
	دلشکن دباؤ۔ ناجائز جبر۔ احمد کا
	مردہ۔ محمود کی قبر۔ اندرونی اختلاف
	کے ڈھانکنے کا سرپوش۔ وزارت
	انگلستان کے بادۂ کہن سالی کا

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	آخری سرجوش۔ شاہان یورپ			عمدہ شانہ۔ افواج ہند کے رنگ
	کے نیک نیتانہ اتفاق کی تیغ کا			آلودا سلحہ کی صیقل۔ نامی گرامی
	خوبصورت نیام۔ ترکون کے			سپہ سالارون کے ڈھالنے کی
	لیے ایک روح افزا۔ جان پرور			کل۔ ہندوستانی قلیون اور
	اور مسرت بار پیام۔ پرانے			بارکشون کی جفاکشی۔ اور والیان
	مریض کے لیے نیا پسکرپشن[۱]			ملک کی اطاعت و وفاداری
	سلطنت ٹرکی کی انتظامی			کی آزمایش۔ کنسرویٹو گورنمنٹ
	رپورٹ پر گورنمنٹ یورپ کا			کی باصرہ نواز بہار دانش وحبثی
	زبردست رزولیوشن۔ مہذب			اور پرآشوب ملک مین مہذب
	شاہون کے آشوب چشم کا علاج			اور شایستہ سفارت کا مرکز قرار
	ایک پنتھ ہزار کاج۔			خون بار و خون چکان تمدنی
سائنفک فرانٹیر (علمی سرحد جنوبی)	سفارت کے دورخی پہلو اور پرمعنی محاورے کے مطابق ایک خیالی سرحد۔ روسی یاجوج وماجوج کے روکنے کے واسطے سکندری سد۔ بدعہد وحشیون کے ملک پر لشکر کشی کا بہانہ۔ پیچیدہ مسائل تمدن کے بکھرے اور اُلجھے ہوے بالون کے سلجھانیکا			اسرار۔ ایک دانشمند سکرٹری کے دماغ کا بدرنگ اور بدبو تیل بے اصول مصالح ملکی اور بیجا شور وغل اور خیالی حملے کے خوف کے سمندر کی وہیل۔ شاعرون کے داد دینے کے لیے ایک نادر مضمون۔ مخالفین کا مُنھ بند کرنے کے لیے پُرتاثیر افسون۔

[۱] نسخہ جو ڈاکٹر دیتے ہین ۱۲

لفظ	معنے
	وہ طلسمی سرحد جو باصرے کی رسائی سے باہر ہے۔ وہ فنونی سرحد جس سے بانی کی سفارت کی قابلیت ظاہر ہے۔ افاغنہ کی شورپشتی کی سنگین سزا سرحدی مفسدون کے مزاج کو اعتدال پر رکھنے کی مجرب دوا۔ ترقی تجارت کا ہادی۔ غیر آباد ملکون کا سبب آبادی۔ بیرونی بلاؤن اور آفتون کے روکنے کا حصار۔ ایک داغدار دائمی خیالی اور تاریخی یادگار۔ امیر شیر علی خان کی تقدیر کی سیاہ لکیر۔ روسیون کے خیالات کشورکشائی کے پیر کی بھاری زنجیر۔ وہ اسم جسکا مسمی اب تک کسی کو ملا نہین۔ وہ عقدۂ لاینحل جو آج تک کسی طرح حل ہوا نہین۔ دنیا مین مشہور سات عجائبات تھے اور یہ ہشتم ہے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کے
	خزانے کے ڈوبنے کا یہی قلزم ہے۔ ہندوستانیون کی عقل کی رسائی کی حد۔ خیالی حلقہ خیالی سد جنوری ۱۸۷۹ء راقم۔ کوئی نہین

تیرہوین صدی کی نئی ڈکشنری

نایکا	تماش بینون کے کمزور شش کے لیے نزلۂ حار۔ عاشق مزاجون کے فلک آرام و اقبال و کامیابی کا ستارۂ دنبالہ دار۔ عشرت سرشت نوجوانون کی دل شکنی اور ایذا رسانی کا تیز اور سم آلود ہتیار۔ حسن پرست نوخیزون کے دیدۂ امید و تمنا مین کھٹکنے والا نوک دار خار۔ شیطان کی خاص سواری کا شورپشت کثر اژدہل ارجل اور بدذات رہوار۔ دجال کے چار گوشۂ دنیا مین چڑھ کر پھرنے کا کمنہ بوسیدہ

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	اعضا شکن اور زندہ ہوادار۔			لیتا ہے۔ وہ نادر نادر جسکا خراج
	احسان فراموشی عہد شکنی مکاری			ناامید حسرت زدون اور مظلوم
	اور دغابازی کے کوہ آتش فشان کا			امیرزادون کے دل کا خون ہے
	تیرۂ وتار دھوان دھار اور ادبار			وہ اژدرِ مردم درجسکے بلانوش
	بار بخار۔ رند مشربون کے اقالیم			پُر وسعت اور عمیق غار آتش بار
	قلوب کا تحس نحس اور برباد کرنے			شکم کے دولت ریز خزانے مین
	والا زار۔ حکمت کا وہ زندہ پورٹمنٹو			گنج قارون مدفون ہے۔ وہ
	جو خم فلاطون پہ ہنستا ہے۔ وہ			ڈینگو فیور[1] جو قبر تک مین انسان
	ذی اختیار متلون المزاج خود			کی ہڈی کو جلاتا رہے۔ وہ درد مند
	غرض اور خوشامد طلب ڈاین			حکیم جو مریض عشق کو مرتے وقت
	جسکی فتنہ ساز اور خون بار			تک بشاش بشرے سے زہر کا
	چشمکون سے طرفۃ العین مین			پیالہ بے تکلف اور بلا تردد اور
	سیکڑون عاشقون کا حسرت کدہ			بے کھٹکے پلاتا رہے۔ وہ تپنچہ جسکی
	دل بنتا اور بگڑتا ہے۔ وہ شعلۂ			گولی کبھی جگر کے اِدھر اڑی نہین
	ہستی سوز جو لپک کر آتش کدۂ			وہ اصفہانی تیغ ستم جس کی ضرب
	آخر کی آگ کی زبان کا منھ چوم			بجز دل کے اور کسی عضو انسانی
	لیتا ہے۔ وہ نحس اکبر کہ کسی آباد			پر پڑی نہین۔ وہ سامری جس نے
	مکان پر بیٹھنے کے قبل تیمنا و تبرکا			اپنی نظر کے مقیاس المزاج کی
	اُسی کا بدنام اور نافرجام نام بوم			گرم و سرد آزمائی سے بیسیون

[1] ایک قسم کا بخار جس مین ہڈیون تک مین درد ہوتا ہے ۱۲

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	بقراط کو شیشے مین اُتارا ہے۔ وہ			وہ تیز روشن دماغ اور بلند خیال
	سُنور پھنکیت جس نے بڑے بڑے			معلم جو نامی گرامی ملازادون کو
	کامل پھنکیت اور پٹیت کو دم			گلستان کے باب پنجم مین سبق پڑھاے
	کے دم مین ہشیار کرکے بے پانی			وہ علامۂ دہر جو.... میم والے
	کے مارا ہے۔ وہ نئی قسم کی بے حیا			نئی روشنی کے مولویون کو طفل
	اور بے رحم وباجس کے بھگانے			مکتب سمجھ کر بزرگانہ شفقت اور
	کی کوئی مؤثر دعا نہین۔ وہ مرض			پیار سے اپنی بہار دانش سکھاے
	لاعلاج جس سے جان بچانے کی			دنیا کی حکمت بتائے۔ دنیا کے
	کوئی مفید دوا نہین۔ وہ عقرب			گنجینۂ حسن کا مار۔ ایک تیز تجربہ کار
	جس کے نیش کا مرغوب نشانہ گاہ			او ہشیار چڑیمار۔ مفت کے
	دل ہے۔ وہ خونخوار بے مروت اور			زر و جواہر تولنے کی عمدہ ترازو
	ظالم جیلر جس کی پُرخشم پُرعذاب			بھولی اور نیلی غارتگران ایمان
	پُرہیبت اور وحشت ناک آنکھ			کی سرپرست پشت پناہ اور قوت
	کم زور دل اور خصلت کے خوشتین			بازو۔ وہ گدی نشین بہتر فرقے کا
	فراموش دل فروشون کے لیے			سلسلہ جس سے براہ راست ملا
	چاہ بابل ہے۔ وہ ناز آفرین			ہے۔ وہ پُرانی خونخوار باگھنی جبر
	کل جس مین رنڈیان بنتی ترشتی			کی نُرش سے جوان مردون اور
	اور ڈھلتی ہین۔ وہ جادو تاثیر			آکاؤن کا کلیجا مثل بید کے ہلا
	گھر باجس مین آفت کی پُڑیان			ہے۔ وہ پیر نابالغ جس کی عمر کسی
	اکسیر بننے کے قبل برسون جلتی ہین۔			سال گرہ مین بحساب تعداد کبھی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	مٹھی نہین۔ وہ بدچلن چنچل کمن		انجن جو ہمیشہ روان ہے۔ دل
	سال اور بدخصال چھنال جس		جلون کے مارنے کی وہ توپ
	سے معلم الملکوت ایسے تیز تجربہ کار		جس مین نہ بارود ہے نہ دھوان
	اداشناس دم بازاور زود		ہے۔ خونین جگرون کے اشک
	آشنا کھلاڑی سے بھی کبھی اچھی		گلفام کی پرشور موج کے روکنے
	طرح پٹی نہین۔ حرام کاری کے		کا پشتہ۔ حیلہ و فریب دغا و مکر کا
	ہمیشہ روشن آتش دان کے		کچا کشتہ۔ عیاشون کے مزاج
	گرم کرنے کا کول۔ شرفا کے افسانہ		کو اعتدال پر لانے والی دوا دون
	ذلت اور رسوائی کی شہرت		کی قرابادین۔ بیسوا پنے کی بساط
	دینے کا بے ڈول ڈھول عاشقون		کا فرزانہ فرزین (یا امیرزادون
	داغ دار دل کے توس کرنے کا		کی رسوائی اور بربادی کا تماشا
	فرای پان۔ گلستان فسق و فجور		دیکھنے کی دوربین)۔ وہ زنجیر
	کا ہمیشہ بیدار پاسبان۔ بادیہ		جس کا ہر حلقہ گرداب بلا ہے۔
	عشرت کا پرانا غول جس کے		وہ اخگر جس سے ہزارون دل
	تجارتی جہاز کے پال اڑانے		دادون کا خرمن امید جلا ہے۔
	اور لگانے کا مضبوط مستول۔		وہ بیلون جو بجز دو سرون کی بربادی
	ستم کیشون کی کشتی جور و جفا کی		کی ہوا کے کبھی اڑا نہین۔ وہ بم
	پتوار۔ بازار حسن و عشق کا مشہور		کا گولا جو کبھی سینۂ عاشق کے سوا
	دغاباز اور فریبی ساہوکار۔		اور کسی مقام پر پڑا نہین۔ وہ
	خواہش کی ریل گاڑی کا وہ		رہزن جسکی کسی پل کو ڈبین کوئی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	تعزیر نہین۔ وہ چور جس کے		کاشانہ ہے۔ وہ لالچی مرغ زرو
	پکڑنے کی کوئی تدبیر نہین۔		جواہر جس کا دانہ ہے۔ عاشقون
	بگڑنے والون کے ادراک		کے پہلو کا ایذا رسان پھوڑا۔
	حرارت شوق کا وہ تھرمامیٹر[۱]		شورپشت عیاشون کی ادب
	جس مین خطا نہین۔ مریض درد		آموزی کا کوڑا۔ وہ عمان بلا
	الم کے لیے وہ زندہ ڈسپنسری[۲]		جس مین ایک مرتبہ بہرنا تجربکار
	جس مین بجز شربت مرگ کوئی		شناور دریاے الفت نے
	دوا نہین۔ وہ مغ جس کے		غوطہ کھایا ہے۔ وہ سمندر جس مین
	خم خانے کے متوالے کو قیامت		غوطہ خورون نے ہمیشہ دُر کی جگہ
	تک ہوش نہین آیا۔ وہ سمندر		سنگِ خارا پایا ہے۔ وہ افعی
	جس کے سامنے کبھی دریاے		جس کے خوف سے زمرد زرد
	بیدار مغزی و ہشیاری کو جوش		ہوجاے۔ وہ کھرل جس مین عاشقون کا
	نہین آیا۔ وہ عاشق گر جس نے		دل آن کی آن مین پس کر گرد
	اپنی سحر آموز آنکھ کی ایک گردش		ہوجاے۔ وہ جونک جو دولتمندون
	سے سیکڑون سیان مجنون اور		کے بدن مین ایک قطرۂ خون
	ہزارون فرہاد بنائے۔ وہ کافر		چھوڑ کر کبھی چھوٹی نہین۔ وہ
	جس نے لاکھون کعبۂ دل توڑ کر		فساد کی شیشی جو آج تک کسی قسم
	کروڑون بتخانہ بیدا د بنائے۔		کی ٹکر سے ٹوٹی اور پھوٹی نہین
	وہ یوم جس کا دیرانہ امیرون کا		وہ اژدہا جو اپنی سانس کی کشش

[۱] مقیاس الحرارۃ [۲] دواخانہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	اور کوشش سے دور دور سے		فشار کے لیے فولادی پنجہ۔ دنیا
	روز تازہ شکار کھینچ لائے۔ وہ		مین گنہگارون کے عذاب کے لیے
	بے پیر بیوا جو دوست دشمن		قدرتی شکنجہ۔ مکتب عشق کے
	امیر فقیر باپ بیٹے چھوٹے بڑے		طلبا کے پھنسانے کا جال دلدادون
	سب کو ایک گھاٹ پانی پلائے۔		کی جان کا جنجال۔ امیرزادون کا
	وہ سولی جس پر شوق سے ایک		منی بیگ۔ غلبی خزانے کی بڑی
	مرتبہ کون جوانی مین چڑھا نہین		دیگ۔ چھنالون کی گروگھنٹال
	وہ پھانسی کی رسّی کا حلقہ جسکی		تماش بینون کی سزائے اعمال
	طرف کس اسیر الفت کا گلا شتاب		خوانِ حُسن کا سرپوش۔ جو نما گندم
	مین شوق سے بڑھا نہین رنڈیون		فروش۔ ایک لئیم شحیم لالچی تندخو
	کی محفل گرم بازاری کا پر نور لمپ		غضبناک بیباک بے رحم اور بے
	قرم ساقون کے لشکر نخوست پیکر		مروت دلالہ۔ فرعون کی ماں
	کا محفوظ کمپ۔ رجواڑون اور		شیطان کی خالہ۔
	شہزادون کی دولت کی بالائی	قرم ساق	نایکا جی کا وزیر۔ حیرت انگیز
	اُٹھانے کا کف گیر۔ مجسم ریاست		تعویذ تسخیر۔ رنڈیون کا ظفر تکیہ۔
	شکمی تعلقہ لاخراج جاگیر۔ تماش بینون		بڑی بی کا گاؤ تکیہ۔ مرض عشق
	کے سیاہ نامۂ اعمال کا شیرازہ۔		کے لیے اکسیر۔ مجرمان دادری گاہ
	دنیا سے سیدھے دوزخ مین جانے کا		الفت کی خلاصی کی غیر مسترد نظیر
	وسیع بلند اور کشادہ دروازہ۔		شریف زادون کی بے آبروئی کا
	عیاشون کے بے غیرت دل کے		اخبار۔ مہ وشون کے حُسن کی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	شہرت کا اشتہار۔ شیطان کی		پروانہ۔ عیاشوں کی گرفتاری کا
	خاص سواری کا گھوڑا۔ کوچہ		پروانہ۔ بیواؤں کی منفعت کا
	بربادی بنیاد تماش بینی کا ایذا		معتمد نگہبان اور حافظ کسبیوں
	رسان روڑا۔ پری وشوں کا		کی نابالغ چھوکریوں کا ولی محافظ
	گربۂ دسترخوان عیاشی کی		چھنالے کے ست نلے کا لاسا
	روح۔ حرام کاری کی جان عشرت		حسن وعشق کی چوسر کی بازی کا
	انگیز خبروں کے لانے لیجانے کا		بڑا اونچا پاسا۔ رنڈیوں کے
	تار۔ زانیوں کے غنچۂ دل کے		رفع ضرورت کا آلہ۔ ایک بلائے
	کھلانے کی باد بہار۔ کھوٹے		بے درمان۔ ایک فتنۂ محشر
	کھرے تماش بینوں کی آزمایش		در آغوش۔ ایک آفت کا
	کا معیار۔ رنڈیوں کا باپ۔		پرکالہ۔ امیرزادوں کا کھلونا۔
	رنڈیوں کا چچا۔ رنڈیوں کا یار۔		بدمعاشوں کی منت کا کھڑا
	وہ سمندر جو ہزار برس تک آتش		دونا۔۔۔ شہیدوں کی مغفرت کا
	کدۂ مکر وفریب میں جلا ہے۔ وہ		سہارا۔ سیماب مزاجوں کی طبیعت
	بڑی چوٹی کا حرام زادہ جو حور دشمن		کے تھرمامیٹر کا پارا۔ نایکاجی کی
	کے کنار حاطفت میں پلا ہے۔		کونسل کا قانونی ممبر۔ شرارت
	رنڈیوں کے شکمی تعلقے کا پٹواری		افساد اور دغا کی چلم کا محفوظ
	اشک سوزاک اور رجیلہ		چنبر۔ رنڈی بازوں کے لیے بلال
	امراض سوداویہ کا بیوپاری۔		حلیمہ۔ نوجوانوں کے لیے مسرت انگیز
	شمع رویوں کی مجلس کا حاضر باش		قوید۔ وہ خاک کا پتلا جو ہزار شیطان

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	کی خاک سے بنا ہے۔ وہ شقی ازلی			شفاف اور بے داغ کنٹر۔ بڑی
	جس کو اُس کی ماں نے بڑی مشکل			بی کا عصاے پیری۔ طائفہ
	اور نہایت دقت سے رو رو کر			داروں کا آلۂ سخت گیری۔ وہ
	جنا ہے۔ زناکاری کے ایوان کا			کبوتر زینۂ ادبار جس کا بام ہے
	سنگی ستون۔ مقہور۔ مطعون۔			وہ قاصد کسی رنڈی کا پیام جس کا
	مذموم۔ ملعون۔ یا مجسم بھنگ			سلام ہے۔ رنڈیوں کے خاص
	مجسم تاڑی۔ مجسم افیون۔ وہ			وعدوں کے پکنے کا تنور۔ معدن
	ستارہ جو ہمیشہ خورشید طلعتوں			حرفت کا کوہ نور۔ وارستہ
	کے مطلع شفقت پر چمکتا ہے۔			مزاجوں کی ہتکڑی۔ بائی جی کے
	وہ پیک صبا رفتار جو شب گردی			محل کی زندہ ڈائرکٹری۔ فاجرہ
	اور کوچہ گردی میں کبھی نہیں تھکتا			عورتوں کی مکاری کے لمپ کا
	ہے۔ وہ فتنہ شرارت اور دغا			تیل۔ بازیچۂ آشنائی کا بنانا
	جس کی زمین ہے۔ وہ حنا ہمیشہ			بگاڑنا جس کے بائیں ہاتھ کا
	پنجۂ افساد جس سے رنگین ہے			کھیل۔ رئیسوں کو لوٹنا جس کا ہنر
	ستم کیشوں کی تلوار کی ڈاب۔			وہ بزرگ جن کو رسوائی کا خیال
	میخانۂ عشرت کے متوالوں کے			نہ خدا کا ڈر۔ دوسرے کی بربادی
	دماغ روشن رکھنے کی پرانی شراب			کی حسرت انگیز حالت پر جس کی
	ماہ رویوں کے سلام و پیام کے			امید کی بنا۔ وہ سعید ازلی جنکو
	صاف ہونے کا فلٹر۔ تمنا۔ آرزو			بھلائی کرتے کسی نے دیکھا نہ سنا
	وعدہ۔ اور توبہ کے خون کے رکھنے کا			باپ دادے کے حرام زادے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	ہونے کا جس کو غرور۔ مے بے		زرہ۔ غارت گردن کا چار آئینہ
	عزتی و بے تمیزی سے ہر دم مخمور		غارت گردن کا بکتر۔ رنڈیون کا
	دریاے فرقت سے پار اُترنے کا		ناظر۔ رنڈیون کا پیشکار۔ رنڈیونکا
	پُل۔ خیابان فریب کا تر و تازہ		محافظ دفتر۔ گرما گرم۔ ناتجربہ کار
	گُل۔ وہ متقی کسی کا پھنسانا جس کے		اور من چلی چھوکریون کی طبیعت کی
	لیے جے اکبر ہے۔ وہ کالا جس کا پُر اثر		حفاظت کا حصار۔ نایکاجی کا خزانچی
	منتر زر ہے۔ فاحشہ کے ثبوت		نایکاجی کا مہاجن۔ نایکاجی کا ساہوکار
	عظمت کا کفیل۔ رنڈیون کا		کاشانۂ ذلت کی قندیل۔ مال
	ایڈووکیٹ جنرل۔ اٹرنی اور		مفت کے لیے عمر و عیار کی
	وکیل۔ وہ مفرح معجون جو مفرح		زنبیل۔ نوجوانون کی آتش
	یاقوتی سے زیادہ مطلوب ہے۔		شوق کے لیے بادتند۔ دیوتی
	وہ دواء المسک جو ہر طبیعت کو		کے اسٹنڈ کا خوش رفتار و
	موافق اور مرغوب ہے۔ رنڈیون		چالاک سمند۔ تماش بینون کے
	کے شکمی تعلقون کا متوتی پیٹھ پیچھے		گلے کا ہار۔ خدا کی لعنت۔ خدا
	شیر۔ اور منھ پر بلی۔ شیخ نجدی کا		کی مار۔ خدا کی پھٹکار۔ رفع سوزش
	پیارا ولی عہد۔ ایک حرام زادہ		شوق کی پچکاری۔ باعث ذلت
	ایک نمک حرام۔ ایک بدعہد		سبب خانہ برانداز ی۔ باتی حرام
	وہ تیر انداز امیدون کا گھر		کاری۔ وہ بچھو جس کا نیش
	جس کا نشانہ۔ وہ چند رئیسون کا		مزہ دار اور خوش گوار ہے۔
	دل جس کا آشیانہ غارت گر ملک		وہ لازادہ جس کی روشن رائے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	سارے حرام کاری کے قواعد و		بھون پھڑکاتا اور آنکھ چمکاتا
	رسوم و ضوابط کے فیصلے کا دارو مدار		ہے۔ ناتجربہ کار لونڈون کے
	ہے۔ عشرت کی جھیل کی مرغابی		طائر دل کے بند رکھنے کی کابک
	میکدۂ راز و نیاز کا مست و الاخرابی		تماش بینون کو ڈرانے دھمکانے
	مالِ حرام ہضم کرنے کا سوڈا واٹر		اور سیدھا بنانے کا چابک۔
	اقبال و ادبار کے تماشے کا تھیٹر		عیاشون کے گال کا کالک حوپنا
	گل آتشک کا فدائی عندلیب		پارساؤن کی ریش کا بزرقطونا
	مرضِ عشق کے بیمارون کا مشہور		آبِ زریکاہ۔ مار آستین مورد
	اور نامی طبیب۔ نشۂ دولت کے		لعنت۔ مستحق غضب۔ مستوجب
	خمار کے رفع کرنے کا صبوحی جام		نفرین۔ وہ بچھیرا نا چنا بتانا۔
	عیاشون کے طائرِ دل کے		گانا آلاپنا جس کی کلیل ہے۔ وہ
	پھنسانے کا زمین دوز دام۔		مجرم سپاہی پر یزادون کا اٹھانا
	ہفت اقلیم زناکاری کا ڈارا۔		بٹھانا جسکی دلیل ہے۔ وہ بادِ موافق
	کیکاؤس۔ اور جم ہے۔ وہ مرکب		جس سے ہزارون عاشقون
	القوی دوا جو رنڈیون کے		کی امید کا بیڑا پار لگا ہے۔ وہ ٹیلیگراف
	حق مین تریاق اور تماش بینون کے		کا آفیس جہان سے سارے جہان
	حق مین سم ہے۔ وہ رئیس زادہ		کی رنڈیون کے مکان مین تار
	جو وراثت مین سنگ مثانہ		لگا ہے۔ وہ ہشیار اور تجربہ کار
	اور سوزاک پاتا ہے۔ وہ ہونہار		باغبان جو گل کو غنچہ کرکے دکھائے
	بچہ جو ماں کے پیٹ ہی مین		وہ بغیچہ جو سرشاران بادۂ الفت کو

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	بجز خونِ دل اور کچھ نہ پلائے۔			ایک باخبر مخبر۔ ایک بد ذات
	وہ نامی خلیفہ جس نے فوجداری			جاسوس۔ دل چلون کا دبیر دل
	کے دنگل مین اکثر شیریں فرہاد			چلون کا سفیر۔ دل چلون کا مشیر
	کے جوڑون کو لڑا دیا ہے۔ وہ			گل رخون کا مرشد۔ گل رخون کا
	پیچیت اُستاد جس نے جب			پیشوا۔ گل رخون کا پیر۔ رنڈیونکا
	چاہا میدان عیاشی مین کسی کو			طوق۔ رنڈیون کی ہیکل۔ رنڈیونکا
	گھٹا اور کسی کو بڑھا دیا ہے۔			مالا۔ سیکڑون کا سُر۔ ابھارونکا
	تاجدارانِ مملکتِ حُسن کا طلاے			سالا۔ کسبیون کا مایۂ عجب و نازش۔
	دست افشار۔ فساد کا ٹیلا۔			صحیح المزاج نوجوانون کی صحت کا
	مکر کا پہاڑ۔ شرارت کا انبار۔			باعث کاہش۔ رنڈیون کی
	وہ چور عصمت کی گٹھری پر ہمیشہ			کمند۔ رنڈیونکا تیر۔ رنڈیون
	جس کی نظر ہے۔ وہ مومن بندہ			کی کمان۔ رنڈیون کا دین۔
	جس کا پیر جس کا پیمبر جس کا			رنڈیون کا مذہب۔ رنڈیون
	خدا زر ہے۔			کا ایمان۔
	وہ تیز اور ہوشیار عہدہ دار			جنوری سنہ ۱۸۸۰ عیسوی۔
	جو برسون ابلیس کا قائم مقام			**راقم**
	رہا۔ وہ نامی کارگذار حرام کاری			**آزاد**
	کے کارنامے مین جس کا ہمیشہ نام			
	رہا۔ ستم کیشون کی جفاکیش پر کلوڈ			
	کا کارتوس۔ ایک تیز گو میندہ۔			

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	چودھوین صدی کی نئی روشنی کی ڈکشنری			عمرو عیار کی زنبیل۔ اشبات حلال زادگی کے واسطے بے نظیر دلیل۔ تہذیب یافتہ سعادت مند اور بلند اقبال نوجوانون کی خیالی عظمت کے گھٹانے کا ایک خطرناک آلہ۔ بداخلاقی کا مزلہ۔ اور بدتہذیبی کا پرانا اور گندہ پرنالہ روشن خیال لڑکون کی آزادانہ آسایش کا چراغ گل کرنے کو طوفان بلانشان۔ دقیانوسی خیالات کے اقلیم سوز کوہ آتش فشان کا شعلہ درگریبان دھوان دھار دخان۔ بے ضرورت دنیا مین رہنے اور دنیاوی امور مین دخل دینے کو ہر وقت طیار۔ باوجود ہزارون دل فریب سامان جنت پر بے دیکھے بھالے ایمان لائے ہونے کے گورنمنٹ ملک جاودانی کی پنشن کے نام سے بیزار۔ کاشتکاری خلقت مین بے تمیز اُم
اولاد پایا (پدر بزرگ والا)	الزام حرام زادگی کے سینہ دگار اور دل خراش تیر کے روکنے کی مضبوط اور محفوظ ڈھال۔ ابّا جان کے لیے ایک شرعی اور قانونی آلہ بکار آمد و قابل استعمال۔ حقارت بار چشمکون کا خانگی نشانہ گاہ۔ حماقت جہالت اور بدتہذیبی کا مددگار و پشت پناہ۔ نوجوانون کی خود غرضانہ زرکشی کے حق مین بے خلش عمل دست غیب۔ ہمارے لیے سراپا عیب۔ پرانی روشنی کے ہزارون ہنرمندون کا خالق مجازی) نئی روشنی کے لاکھون پرفنون کی متاع عزت و آبرو کے لیے ایک نیستان سوز آتشبازی۔ دنیوی ضرورت کا اسباب دیتے وقت			

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	غیر ضروری رغبت سے شبانہ روز		محدود خیالات اور نقص تعلیم
	کوشاں۔ غیر مسلسل بے اصول		کے سبب سارے جدید علوم و
	اور دقیق قانون وراثت کو		فنون کی امداد اور فوائد سے
	اپنے غیر محتاط عمل درآمد سے		یک قلم بے نیاز۔ نیم وحشیانہ
	پیچیدہ بنانے اور دولت آبائی		ڈھل مل یقینیون کے باعث
	کے منتشر اور پارہ پارہ کرنے پر		معتقد جن و ملک قائل شیطان
	نہایت نازان۔ سفر و لایت کے		وخبائث گرویدۂ انبیا و خدا
	اخراجات کا پرامیسری نوٹ		کارساز۔ ازالۂ حیثیت عرفی کا
	داغ افلاس چھپانے کا عمدہ		سرسبز باغ جبہۂ اولوالعزمی و بلند
	پرانا کوٹ۔ سامان عیش و عشرت		نامی کا بدنما اور بدرنگ داغ۔
	مہیا کرنے کا غیبی خزانہ۔ چراغ		نوجوانون کی ہمت۔ اُمنگ۔
	خاندان کا بے وقوف مدہوش		اور آزادی کا سبب کاہش۔
	اور بے تمیز پروانہ۔ آزادی نسواں		اپنی حماقتون کے صلے مین چند
	کے لیے برق آفت۔ اُنیسوین		بُرا خفش نما حمقا کا باعث
	صدی مین مسلمانون کی سب سے		نازش۔ کالے صاحبونکی تاریکی
	بڑی شامت۔ عورتون کے		الوان کا روشن اکس[۱] پلے نیشن
	ہولناک اور مصیبت نشان		غیر مہذب عادات اور وحشت
	زندان کا نہایت سنگدل دربان		انگیز خصائل کا انٹرنیشنل
	ہم لوگون کا سبب ذلت۔		اگزبیشن[۲]۔ وہ فولادی ہتوڑا
	وجہ حسرت۔ اور باعث حرمان		

[۱] تشریح ۱۲ [۲] بڑا نمائش گھر ۱۲

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	جس نے اپنی ظالمانہ چوٹوں سے			معصومانہ قرآن خوانی سے
	بیسیون ہونہار تہذیب یافتہ			خوش۔ ہمارے اسباب ترقی اور
	نوجوانون کی ترقی کے سر کو گنجا			سامانِ تہذیب سے نالان۔
	کردیا۔ وہ ڈسپاٹ (حاکم جابر)			بادۂ ارغوانی کے بدیہی اور حکیمانہ
	جس نے اپنی جابرانہ حکومت اور			فوائد کی مذمت پر اُنیسوین صدی
	وحشیانہ خصلت کی بے تمیزانہ			مین داد طلب۔ اپنے بوسیدہ خیالات
	اثر پاشی سے سیکڑون فیشن ایبل			اور غیر مسلسل آرا پر خوشامدی
	(وضعدار) کم من سٹرون کے			اور بے اُصول مصاحبون کی ایک
	پرستان آستان آشیانو نکو			جماعتِ سراپا حماقت سے ہر وقت
	اُن کے حق مین شکنجہ کردیا۔ ہماری			صادطلب۔ تقدیر کے وہمی اور
	ملکوتی آفرینش کو دنیا مین ذلت			خیالی ظرفِ تکیے پر خندہ پیشانی سے
	انگیز طور سے قوہ سے فعل مین			جان نثار۔ فرشتون کی قدرت
	لانے کی بدقطع اور ناہموار کل			پرواز حوضِ کوثر کے آبِ جان نواز
	ہمارے سمندِ اولعزمی و آزادی			اور وجود آسمان و شیطان
	کے پیرون کے پھنسا رکھنے کی			اس زمانۂ عروجِ تہذیب و شایستگی
	نہایت بدرنگ غلیظ اور			مین بھی دل سے اقرار کا
	دشوار گزار دلدل۔ جاہل اور			خواستگار۔ جملہ قسم کی اسپرٹ
	متعصب عورتون کے ایک			خواری سے تنگ۔ اور اسپرٹ
	غول کی خانگی پرستش کے			خوارون سے برسرِ جنگ۔ مدام
	دیوتا بننے پر نازان۔ یاجی کی			افیون۔ شیدائے چرس۔

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	اور عاشق ننگ۔ ناعاقبت			مغربی بھائیون سے زنیۂ اخلاق
	اندیشانہ اور وحشیانہ استحصال			و موانست پر آزادانہ اور معصومانہ
	خواہش نفسانی کی ترنگ مین			طور سے جذب، حرارتِ روح
	نمایان ضرر انگیز تقسیم جائداد			قومی کی غرض سے بھی ملنے دینے
	کے نقصان رسان اثرون			مین ہزار رنگ سے مفسدہ پردازی
	سے بدنیتانہ چشم پوشی ساری			مہذب نوجوانون کو حیوان سیرت
	قسم کی اخلاقی تمدنی اور ملکی			وحشی نژاد عورتون کے ساتھ
	جواب دہیون سے ازلی			زنجیر ازدواجی مین جکڑ کر جابرانہ
	سبک دوش۔ وہ اژدرجس			اور ظالمانہ اُن کی ہر طرح کی
	کی شعلہ فشان سانسون نے			دنیوی ترقیون مین رخنہ انداز
	ہماری ترقی کے باغ کے لہلہاتے			کم ہمتی اور پست خیالی سے اولاد
	ہوے پتون کو جلا کر خاک کر دیا۔			کی عبادت اور خدا پرستی کے
	وہ خونخوار بلا کو جس نے روح			صلے کی دستوری مین جنت مین
	قومی کو زمانے کے ہنڈوے مین			بے خلش طور سے دائمی مزے
	بچپن ہی مین گلا گھونٹ کر ہلاک			اور آرائے کا امیدوار۔ بڑا شب
	کر دیا۔ وہ مارِ گنج جو دولت قومی			زندہ دار۔ روزہ دار۔ اور نماز
	کے خزانے کے دروازے سے			گزار۔ سفر حج کے نام سے اپنے
	کبھی ہٹا نہین۔ وہ یوحا جسکی			بدنما دانتون کے گلدستے کو
	عمر کا دریا ہماری بدنصیبی سے			کھلا دینے والا۔ سفر ولایت کے
	گھٹا نہین۔ مشرقی بہنون کو			مغفرت اثر ذکر پر طیش کے مارے

لفظ	معنے
	آسمان اور زمین ہلا دینے والا
	غیرون کے ذریعے سے باسراف
	زر کثیر گھر بیٹھے حج کرنے پر مغرور
	اولاد کی تعلیم ولایت کے خرچ
	کے لیے ہر طرح مجبور عورتون
	کے تعصب وجہالت کی آگ
	کے بھڑکانے مین طوفان کی
	طرح معین۔ لڑکون کے مہذب
	کوٹ پتلون اور پھندنے دار
	لال ٹوپی سے ہمیشہ چین بجبین
	وہ روشن خیال حکیم جس کی
	راے مین (سوائے ٹرکی) کل
	ملک یورپ جہنم ہے۔ وہ عالی
	دماغ مدبر جس کے نزدیک سفر
	ولایت مسلمانون کے حق مین
	سم ہے۔ گریبان تہذیب کو جنھون
	نے اپنے خون ریز ناخنون سے
	ہندوستان مین چاک چاک
	کر دیا۔ ہر شربت و مفرح کو
	جنھون نے فرط تشدد سے

لفظ	معنے
	ہمارے حق مین زہر بجاے
	تریاک کر دیا۔
	راقم
	نئی روشنی کا ہستی سوز چراغ
	۱۸۸۵ عیسوی

نمبر ۲

چودھوین صدی کی نئی روشنی کی دکشنری

لفظ	معنے
مہذب	دلکش۔ دلربا۔ اور دل فریب
بی بی	جڑی۔ میان سے سن مین دس بیس برس بڑی۔ حلقۂ اغیار مین اکثر وقف جلوہ گری۔ لباس انسانی مین بے پر کی پری۔ وہ جادو جو سر چڑھ کر بولے۔ وہ زندہ تراز و جو اپنے پُر فسون آنکھون کے پلون مین ہر انسان کو

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	تولے۔غنچۂ دلِ احباب کے	٭		عہدہ مین اکسیر تاثیر۔شوہر کے
	کھلانے کی ہوائے بہار۔ایک	٭		ہر عزم کی قوت بازو۔بے ضرر
	انار ۱۰۰ ..... عمدہ اور مہذب	٭		سحر۔پُر لذت کرامت۔بے خطا
	خانگی شکارگاہ۔نزاکت۔دل	٭		جادو۔خزانۂ راحت و آرام کی
	فریبی۔محبت اور سلیقے کی ہمیشہ	٭		خوبصورت کلید۔ضامن عشرت
	آباد نمایش گاہ۔مہذب و ماخوذ	٭		جاوید۔چمنستان عشرت و نمایش
	کے معطر رکھنے کا سدا بہار			کا مصنوعی طاؤس۔وزرا کے
	گُل شبو۔نوسائٹی کا پھڑکتا ہوا			خفیہ اور پیچیدہ دلی تمدنی
	اور دل چسپ دستنبو۔میان			منصوبون کا دل ربا جاسوس
	کی نہایت معتمد مشیر۔ہوم ڈیپارٹمنٹ			وہ خوش رنگ پُر تکلف خوش
	کی بہت بیدار مغز وزیر۔ہمدردی			کیف اور تُند شراب جسکا نشہ
	کی کان۔محبت کی جان۔میان			عزیزون کی محبت۔کنبے کی
	کی دولت اُڑانے کا طوفان			رعایت۔مذہبی حرارت اور
	بلا نشان۔ہر گھر کے لیے صحت بار			قومی عادت کو یک قلم مٹا اور
	ہوا۔ہر انجمن کے لیے تہنیت کی			بھلا دے۔وہ حوروش۔تجربہ کار
	صدا۔میان کی سرتاج۔ایک منچلے			روشن دماغ اور اداشناس دایہ
	اور ہزار کاج۔ہر پیشے اور ہر کام			جو بڑے بڑے قابل۔ہمہ دان
	مین نہایت آسانی اور غیر محسوس			آزاد۔اور وارستہ مزاج
	طور سے استعمال پزیر۔میان کی			جوانون کو اپنے آغوشِ عاطفت
	افزایش عزو مراتب اور ترقی			مین دو چار تسکین بار تھپکیون سے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	مثل شیر خوار بچون کے عمر بھر کے		شیون خیز۔ اور ماتم ریز ضرر دن
	لیے خواب غفلت مین سُلا دے		کا آسانی سے ازالہ کردے۔ وہ
	وہ مہذب خاتون جس کی ہر ادا		آفت کار پر کار۔ جو نقطے کے برابر
	اخلاق بار۔ جس کی ہر شکایت		چھوٹی قسمت کو صفحہ سوسائٹی پر
	محبت ریز۔ اور جس کی ہر		اپنی پُر حکمت اور سحر تاثیر گردش
	حرکت دلاویز ہے۔ جس کا ہر		سے بڑھا کر مالا مال کردے۔ دلی مرادون
	قول میان کے حق مین فرمان		کے ملنے کی بشارت کی مبارک
	سعادت نشان جس کی ہر بات		فال۔ کالے آدمی کی ہفتاد
	مین میان کی نجات اور جو کہ		پشت کی شامت اعمال بہر
	اُن کے لیے تمام عالم مین سب		میر کا صحت بخش اور شامہ نواز
	سے بڑھ کر بکار آمد اور تشفی		گلدستہ۔ تیرہ گون اور سیاہ بخت
	بخش دستاویز ہے۔ مرض بد		نوجوانون کی قیروش۔ ہاون
	اقبالی اور ناقابلیت کی صحت		عقل کا کافوری دستہ۔ بعض
	کا وہ چلتا ہوا نسخہ جس مین کبھی		کالون کے دنیوی امور مین مددگار
	خطا نہین۔ رسائی اور ترقی		اور سازگار مگر اکثر کیلیے دائمی مصیبت
	کا وہ طلسمی کفایت آموز انجن		پُر خلش خار۔ اور باعث ادبار
	جس مین آگ نہین۔ پانی نہین		میان کو ریل کی ریل پیل مین قوت شہر
	ہوا نہین۔ وہ تریاق جو اپنی اثر		عفت و محبت در آغوش بو
	فشانیون سے اپنے شوہر کی سم		مہذب محفل رقص و سرود مین
	آلود۔ اور ظلم انگیز حکمت عملی کے		اپنے کرتب سے غرور کا موقع

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	اور حلقۂ احباب مین غم تراش			اظہارِ اطاعت و فرمان برداری
	اور فرخندہ فرجام شراب پرستانی			مین سر بہ سجود۔ ہمیشہ رواں چشمۂ
	کا جام دے۔ گھر مین عمدہ عمدہ			فیض۔ ہمیشہ بہار گلستان۔ اور
	لذیذ چیزون کے اصرار اور پیار			ہمیشہ سرسبز بار آور شجر۔ طریقہ
	سے کھلانے مین جان نثار			عشرت کا ہادی۔ مسلک
	کالی نانی اماں سے کہین بڑھ کر			تہذیب کا ہادی۔ اقلیم شائستگی
	کام دے۔ میان کو پُرفشن			کا ہنرمند رہبر۔ کالے بھائیون
	سوسائٹی مین گھٹانے بڑھانے			کو عزت دینے اور ڈرانے کی
	کا آلہ۔ ایک برق آفت۔ ایک			چیز۔ سمندِ عقل و ہوش کی جولانی
	شرر ہزار اخگر در جگر۔ ایک			کے لیے مزہ دار مہمیز۔ دنیا مین عافیت
	آتش کا پرکالہ۔ بازارون مین			اور عاقبت مین مغفرت کا سامان
	اپنے گرما گرم اور روز افزون			دوست۔ آتالیق معلم۔ اور جانان
	سودے سُلف سے میان کے			شتر بے مہار نوجوان کی مہذب
	نام کو جگانے والی۔ ہزار بار			نکیل۔ ہندوستانی کے لیے مصیبت
	بگڑنے پر اُن کو ہزار بار بنانے			انگیز اور دائمی دلیل خوش رنگ
	والی۔ اماں جان کی شفقت۔			اور صحیح القوی لڑکون کے ڈھلنے
	باجی کی ہمدردی۔ دادی اماں			کی مہذب اور خوشنما مشین مصنوعی
	کی ناز برداری۔ یہ سب سمین			آرایشون اور رنگ آمیزیون
	موجود۔ بڑے بڑے گرو گھنٹال			سے مجسم ارتنگ چین۔ مہذب
	فیلسوف اُس کے سامنے			کل ۱۲

لفظ	معنے
	اور خوبصورت بچون کی نگال عاشق مزاج مچھلیون کے پھنسانے کا پرتکلف جال۔
	راقم نئی روشنی کا ہستی سوز چراغ سنہ ۱۸۸۶ عیسوی

چودھوین صدی کی پرانی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
نوچی	نایکاجی کے امید و بیم اور راز و نیاز کا تجارتی جہاز۔ بڑی بی کے لنڈے اور سنڈے مرغ طمع کا نوخیز اور امید ریز اور پری وش پر پرواز۔ بڑی بی کے اڑگڑے کی خوب صورت برساپونی کی جوڑی۔ بازاری اکا۔ گزارے کی کشتی۔ کرایے کی گھوڑی۔ وہ خواب پریشان
	فتنہ ہائے خفتہ کو جگانا جس کا کام ہے۔ وہ خود غرض دوست سلام جس کا ہزارون طرحکی ذلت و رسوائی کا پیام ہے۔ وہ چنچل جس کے کوتل مین شیطان کی خالا ہے۔ وہ سپاہی جس کا سب سے کارگر اور دل خراش ہتیار نظر کا بھالا ہے۔ وہ ساقی جو بادۂ خود فراموشی و بے حیائی کا پیالہ اپنے پُر بلا حلقے کے رندون کو پلائے۔ وہ شمع رو جو بزم عشق مین ہزارون سوختہ دلون کو صورت پروانہ جلائے وہ قصاب جس کی نظر کی تیز چھری عشاق کے دلون کی کم زور گردنون پر پل کے پل مین پھر جاتی ہے۔ وہ بے وفا بے مروت اور عہد فراموش طوطا جس کی آنکھ اپنے دل دادون کی طرف سے چشم زدن مین پھر جاتی ہے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	وہ بے حمیت میزبان جو اپنی بزم		قوتِ بہیمی کی خوب صورت
	عشق کے مہمانون کی ذلت اور		کاٹھی۔ وہ صحت سوز کوچہ جس
	رسوائی کو طشت از بام کرکے		کی ہوا سم آلود ہے۔ وہ عزت
	اپنا نام کرے۔ وہ کامل ڈاکٹر		وحمیت سوز آتش جو ہمیشہ
	جو اپنی زبان کے پُراثر نشتر کو		بے دود ہے۔ وہ اخبار ذلت بار
	مجروحان زخمِ محبت کے تہ کام		جس کی سرخی آب رو کا خون
	کہہ کے بے لاگ دل کے اندر اپنا		ہے۔ وہ شفاخانہ جس کا دماغی
	کام کرنے۔ روپیہ بنانے کی وہ		اعتدال سراسر جنون ہے۔
	مستحکم اور ترقی پزیر ٹکسال جس		نارنگا جی کا دل رُبا آلۂ جفاکاری
	نے اپنا سکہ تماش بینون کی قلیم		مشعل عفت سوز حرام کاری۔
	قلوب پر بٹھا دیا۔ جعلی محبت کا		حرام کاری کی اونچی دُکان کا
	وہ زرِ قلب جس نے اپنی عام		سڑا گلا پھیکا پکوان۔ بوڑھے
	پسندی سے اصلی اور سچی محبت		تماش بینون کے لیے اُن کے
	کے سونے کی قیمت کو کور باطن		اصول سے حلوان۔ نارنگا جی کی
	نوجوانون کی نظر مین گھٹا دیا۔		وہ ٹیڑھی اُنگلی جو تنگ نظر امرا
	تماش بینون کے نامۂ اعمال		کے روغن طلا کی تنگ دہن مشکی
	کی سیاہ تختی۔ نوجوانون کی		مین کامیابی سے گھستی اور نکلتی ہے
	سب سے بڑی شامت اور		وہ شمع جو دن رات سوختہ
	بدبختی۔ بڑھاپے مین بڑی بی		دلون کے روغن جان سے جلتی
	کی امید اساس لاٹھی۔ فرس		ہے۔ وہ مکارہ جو دن بھر مین

لفظ	معنے		لفظ	معنے
گرگٹ کی طرح ہزارون رنگ				اور زیادہ سلگتے دیکھا۔ لچے
بدلتی ہے۔ کبھی ڈرتی کبھی بہلتی۔				شاعرون کے مجہول خیال مین
کبھی چمکتی۔ اور کبھی مچلتی ہے۔				سیماب مزاج اور مہ پارہ۔ واقع
تماش بینون کے ڈھالنے کا				مین ذلت کا فوارہ۔ گردش کا
خوب صورت سانچا۔ روسیاہی				سیارہ۔ جفاکیش عیارہ۔ اور
کا ہوش ربا طپانچا۔ اپنے				صحت سوز خام پارہ۔ شعرائے
مطلب کا کھلاڑی۔ شہوت				ہند کی عروس مضامین کی نقل
پرست نوجوانون کی ٹھیل				وحرکت کا میانہ۔ اُن کے فرس
گاڑی۔ نائکا جی کے دام کا دانہ				خیال کا پُر اثر تازیانہ۔ نائکا جی
کاکل آوارگی کے سلجھانے کا				کی شکارگاہ کا چیتا۔ تماش بینون
شانہ۔ وہ سڑی بوٹی جس پر				کے رام کرنے کا بے خطا اور
جیفہ خوارانِ خوانِ حرام کاری				دل سوز فلیتا۔ قرم ساق پروری
لڑتے ہین۔ وہ آوارہ اور مکارہ				مین طاق۔ ابلہ فریبی مین مشاق
جس کی صحبت مین نوجوان اکثر				وہ خود غرض جو عاشق مزاج
بگڑتے ہین۔ خیر بے حیائی کی وہ				نوجوانون کو زرکشی کی غرض سے
روٹی جس کو باپ بیٹے کے				اپنے شکنجۂ محبت مین ہمیشہ کسے
دسترخوان پر بے تکلف لگتے				زائیدۂ کسے و... کسے قرمساقو
دیکھا۔ آتش دو رخ کی وہ				دیدۂ امید کا بصیرت نوا کاجل
چنگاری جس کو سوختہ بخت				ظاہر مین سلام۔ باطن مین پیام
نوجوانون کی بادِ بربادی سے				اجل۔ چند بے غیرت لونڈون کا

لفظ	معنے
	مایۂ غرور۔ اکثر بے تمیز۔ عموماً بے حیا۔ کم ترذی شعور۔
	راقم۔ آزاد
	سنہ ۱۸۹۶ عیسوی

نمبر ۲

چودھوین صدی کی پرانی روشنی کی ڈکشنری

لفظ	معنے
ڈومنی (بُرے چال چلن کی)	بعض بیگمات کا جان دار اور مزہ دار آلۂ تفریح۔ شکم عفت کی جگر خراش اور روح فرسا یح۔ وہ شراب خانہ خراب جو آوارہ منش بیگمات کو خوب پچتی ہے۔ وہ خانہ برانداز اور دغا باز جو حقا اور ناتجربہ کارون کی نگاہ کم بین سے اکثر ہم جنسی کے پردے مین چھپ کر بچتی ہے۔ بعض

لفظ	معنے
	گھرون مین ہوائے بربادی بنکر چلتی ہے۔ اکثر محل سراؤن سے جان دولت وعفت کو نکال کر نکلتی ہے بیگمستان مین بربادی کی منادی۔ بدچلن اور کمزور خصلت کی عورات مین افعال شنیعہ کی ہادی بدنصیب مردون کا آبرو شکن رقیب۔ شہوت پرست عورتون کے امراض خواہش نفسانی کا پُرانا طبیب۔ پٹنے۔ پٹانے اور پٹنے والی۔ جٹنے جٹانے اور جٹنے والی۔ ایک بوسیدہ اور فرسودہ آلے کے زور پر نیچر سے ہمیشہ وقف خانہ جنگی مختلف لذتون کے حاصل کرنے کی ضرورت سے مرد و عورت کے مذاق کے مطابق استعمال پزیر ہوکر ایک سچی تصویر دو رنگی قطع نسل کا وہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	آزمودہ۔ رحم نواز۔ لذت افزا		سدِ سکندر جس کا آدھا باہر
	اور بے خلش نسخہ جو ہمیشہ تیر بہدف		آدھا اندر۔ وہ سُرنگ جس کے
	ہے۔ وہ ساحل ہزار آفت در		ذریعے سے محلات مین سیکڑون
	بغل جس مین ابر نیسان کا قطرہ		قسم کی ذلت و بربادی کا خفیہ
	پڑتے ہی تفِ بے آبروئی سے		دخول ہوتا ہے۔ وہ نخلِ اکبر
	برق خرمن صدف ہے۔ وہ		جس کا سایہ پڑتے ہی ہزارون
	مہلک فالج جو سوا چہرۂ ننگ		قسم کی بلاؤن اور آفتون کا
	ناموسِ امرا کے اور کہین پڑتا		نزول ہوتا ہے۔ زن و شو مین
	نہین۔ وہ خارِ ذلت جو سوادیدۂ		ایک غیر ضروری عقد حائل
	عزت کے اور کہین گڑتا نہین		مردون سے اکثر متنفر عورتون
	وہ برق دم جس کی گرما گرمی		پر عموماً مائل۔ وہ طویلہ خراب
	سے دل چلی اور سیماب مزاج		کن گھوڑی جو کم ترا پنے تھان
	بیگمات کی طبیعت مین ہمیشہ		پر دانہ گھاس کھاتی ہے۔ وہ
	لذت انگیز تہ و بالا جس کی		فتنہ نشان مادیان جو پرائے
	بدولت ہر سال بیسیون		خانہ باغون مین نیک نامی اور
	گھرون کا دِوالا۔ مظلوم		عزت کے لہلہاتے ہوئے پھول
	شوہرون کے حقوق پر مداخلت		پتّون کو چوری سے چر آتی ہے
	بیجا کی عادی۔ اکثر اونچے		گانے بجانے کے بہانے اکثر
	گھرون مین سبب خانہ بربادی		گھرون مین آنے جانے والی
	اکثر زن و شو کے بیچ مین ایسا		کہین بنی بنے کہین اپنے کو مصنوعی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	بنا بنانے والی۔ ابتداے بلوغ سے اپنے شوہرون سے بے جا کھٹ پٹ۔ اپنے مطلب کی بیگمات سے ملتے ہی جھٹ پٹ غٹ پٹ۔ دنیا مین بلا استثنا اپنے مردون کی اپنی نسل کے قائم رکھنے پر نازان۔ شیخ سدو کا بے غل وغش نطفہ غصب کرنے پر حصول ترکۂ پدری سے کہین زیادہ شادان۔ بدوضع عورتون کے امراض شہویہ کی صحت کے لیے علاج الامراض بالمثل کے اصول سے لذت افزائی کے ساتھ استعمال پزیر کالبد نسوانی مین لونڈے بازون کی معکوسی تصویر۔ بال توڑ کی کیل کی طرح مشکل سے اندر سے نکلتی ہے۔ اس قصبہ کی حکمت عملی کی ہانڈی مین مردون کی دال بہت کم گلتی ہے۔		مردون سے رقابت کی ہمسری پر تنتی ہین۔ شوہرون کو بیگار کر اکثر ڈومنیان بنتی ہین۔ رقیبون پر بھولے سے بھی ان کی نظر عجب آفت بارہے۔ سناہین ڈومنی کا یار سدا خوار ہے۔ وہ تماش ہین جو طلاد امساک کی تائید سے بے نیاز ہے۔ جس کو خلاف وضع فطری اپنی قوت کی کامیابی پر ہمیشہ ناز ہے۔ چکنے پھڑکنے پھڑکانے مین طاق۔ مچلنے بھڑکنے بھڑکانے مین مشاق۔

راقم

آزاد

سنہ ۱۸۸۷ عیسوی

لوکل سلف گورنمنٹ کی نئی چمکتی ہوئی ڈکشنری

لفظ	معنے
الکشن	ووٹ کی امید اساس
زادہ	کشتی کے بے اصول ستول پہ
(بعض)	اپنی خود غرضی کی لمبی اور خوشنما
	دُم کو لگا کر بیٹھنے والا طائر۔
	جھلا اور حمقا کو باغ سبز دکھا کر
	اور بے شمار اور بیکار ایسے وعدے
	کرکے کہ جنکو ایفا نے مدت ہوئی
	طلاق دیدی تھی۔ اپنے دام
	فریب مین لانے مین ماہر۔
	کمشنر بننے کے زریں خیال سے
	ہمیشہ مسرت کے ساتھ قرضداری
	سے بیکنار۔ حلال خورون اور
	غریب اور بیسیرون پر خواہ مخواہ
	حکومت کرنے کے نشہ مین سیہ
	مستانہ سرشار۔ الکشن کے
	دو مہینے قبل ہی سے اخلاق
	اور انکسار مجسم۔ ہرادنی ووٹر

لفظ	معنے
	کی مصنوعی تعظیم کے خیال سے
	ہر دم کمر خم۔ الکشن کے طوفان
	وحشت نشان کے اوٹھتے ہی
	باد مخالف کی طرح ہر ادنی اعلی
	کے گھرون مین در آنا۔ مان نہ
	مان مین تیرا مہمان کے اصول
	پر ہر دوست دشمن کے مکانون
	مین بے تکلف آنا جانا۔ خود
	ستائی کا ڈنکا ہر موقع پر بے
	موقع بجانے۔ اپنی تعریف کی
	گیت ہر مجلس و محفل مین نہایت
	بے سری دُھن مین بیحیائی سے
	گائے۔ مینو سپل رولر بنکر حکام
	عالی مقام کی کوٹھیون کے
	احاطون مین ایک خود غرض
	پولیٹیکل لوٹ پوٹ کرکے اپنے
	حصول مطلب مین سرگرمی سے
	کوشان۔ ہرا کھاڑے پن سے
	اور دوکان مین سنگ فرشانہ
	استقلال سے گھٹنون بیٹھکر

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	اپنے اظہار حکام رسی اور رعیت پروری مین ہمیشہ دُرافشان۔		الیکٹ ہونے کے بعد ہی اپنے ہر طرح اور ہر درجہ کے خالقان
	وہ لالچی اور بھوکا بلا جس کا مُنھ		مجازی کے سلام لینے سے بیزار
	کسبیون کے دروازے کی طرح		بلکہ ہر طرح کی اذیت رسانی
	کسب منفعت کے خیال سے ہر وقت		اور نقصان کرنے پر شدت سے
	کھلا رہتا ہے۔ وہ روئین تن		اصرار۔ ہر کہ ومہ کے قدم پہ
	آدمی جو اپنے حصول مدعا کی		ایک بازیگرانہ چالاکی سے
	ضرورت سے سیکڑون قسم		ٹوپی گرا دینے مین مشاق۔
	کی تکلیف۔ ہزارون طرح کی		ابلہ فریبی اور احمق نوازی کے
	مصیبت اور لاکھون قسم کی		فن مین طاق کسبیون تک
	ذلت۔ روزانہ ایک فرزانہ		سے اپنے رفع ضرورت کے
	ادا سے سہتا ہے۔ ایک منافقت		وقت بہت کچھ کام لینے والا
	اور بیجا تعلّی کی ناخوش گوار ادا		عوام الناس پر رعب افشانی
	سے اپنے کو تمام شہر کی صفائی کا		کی غرض سے اپنے خیالی مربیون
	ضامن بنانے والا۔ سفہا اور		اور ملاقاتیون مین بہت سے
	حمقا کی جماعت مین اپنے		زندہ اور مردہ حکام عالی مقام
	رسوخ اور رسائی کے بڑھانے		کا بے تکان نام لینے والا یکشنر
	کے خیال سے اپنے کو حلال خورون		بننے کے بعد پھر تین برس تک
	کے عہدون کے امیدوارون		دور ہی سے اپنے محسنون کو
	کا لجاوا واجتانے والا۔		سلام۔ معافی تحکیم ہر گلی ہر کوچے

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	اور ہر تہ ہے پر زور شور سے			دوزخ سے یکسر دنیا مین آتی ہے
	ہرادنی اور ہر اعلیٰ ٹیکس پیر			بعضون کی بد دعا کی مشہور چاندنی
	(ٹیکس دینے والے) سے کلام			امرا کے سزاے اعمال کے لیے
	وہ انسان جس کو خود غرضانہ			ایک نئے قسم کی مہلک اور
	شوق حکومت الیکشن کے			مہیب تپ باری۔ وہ سپاہی
	تین مہینے قبل سے سگ دیوآ			جو سنکھ لڑنے سے معذور ہے
	بنا کر شہر مین پھراتا ہے۔ وہ احمق			وہ مرغ جو ہمت اور مردانگی
	جو بازار امتحان کمشنران مین			کی پالی سے اپنی پُرخم اور نوچی
	بازاری لوگون مین اپنی گانٹھ			ہوئی دُم کو دبا کر ایک بزدلانہ
	کا بہت کچھ کھو کھا کر نہایت			اضطراب کی ادا سے بھاگتے ہین
	تلخ مگر مفید تجربون سے اپنے			مشہور ہے۔ قومی نفاق اور
	دماغ کو بھراتا ہے۔ چہرہ			خاندانی عداوت کی ایسی کل
	خود نمائی کا بدنما خال۔ لوکل			کل جو چوبیس گھنٹے یک لخت
	سلف گورنمنٹ کی رعایت			چلا کرتی ہے۔ وہ بے سبب
	انگیز بھٹی کا پرانا کلال ایسے			مشتعل اور آتشکدہ در آستین
	اذیت رسان اور عافیت سوز			آتش جس سے اخلاقی انبساط
	حشرات الارض جن کی کثرت			اور تمدنی ترقی کی بڑی اکبشر
	الیکشن کے موسم مین دیکھی			جلا کرتی ہے۔ نامی اور خرد دماغ
	جاتی ہے۔ وہ سم آلود ہوا جو			متوکلہ عورتون کے گھرون مین
	رشک، حسد، کینہ اور بغض کی			چور دروازے سے گریہ غشانہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	مداخلت بیجا کرکے داخل ہونے		جواہر ریزے چن لیتا ہے۔ وہ
	کا شرافت اساس ہاپس قومی		فطرت آشنا ملاح جو اپنی ٹرینگ
	غیرت۔ عمدہ خیالات شرافت۔		کی ڈونگی کو ساحل ایلیکشن کی
	مذہبی حمیت۔ مفید تمدنی قوت		طرف مخالفون کی ظاہری اور
	اور لوکل سلف گورنمنٹ کی دریا		اندرونی مخالفت کی باد مخالف
	زاہد فریب۔ کینہ افروز اور بصیرت		سے ہمیشہ ایک ہوشمندانہ طور
	دوز نائٹ سوائل کے مدفون		سے بچا کر کھیتا ہے۔
	کرنے کا پرانا بدبو اور وبا در آغوش		وہ ایلیکشن زادہ جو
	سنڈاس۔ وہ مہلک طاعون		موسم ایلیکشن مین ہر سوار
	خود غرضی اور خانہ جنگی جس کی		اور پیادے کا خود غرض اور
	بہت بڑی علامت ہے شہر کی		خوشامدی ہمزاد ہے۔ وہ قانونی
	صفائی اور صحت کا وہ منتخب		کاریگر جسکی خود غرضانہ اور ستم انگیز
	محافظ جس کا صلہ بجز خدمت		کارروائیون کی اکثر کی زبان پر
	عوام کی دشنام فضیحت اور		فریاد ہے۔ وہ خروس بے ہنگام
	ملامت ہے۔ وہ مبصر اور		جو نشۂ کم ظرفی مین وقف خود
	دور اندیش مرغا جو اکثر اپنی		ستائی۔ جھلا اور حمقا کے بھانے
	کاوش اور کوشش سے خس و		بھلانے اور دام فریب مین لانے
	خاشاک کے ڈھیرون پر سے		کے لیے ایک خاص قسم کی قوت
	بکال چستی و چالاکی و فطرت		کہربائی۔ وہ صاف باطن جو
	خطابات غیر مناسب کے		اکثر شیلے اور بدبو ہر لون کے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	صاف کرنے کے بہانے سے اپنے		سرکاری دلیل۔ ہر طرح کی
	اکثر پیچیدہ اور ناپاک عشقیہ		کاوشون۔ ہر قسم کی عداوتون
	معاملات کی صفائی کیا کرتا ہے۔		اور تمام دنیا کی شکایتون کے
	وہ شہرت پسند اور انگشت نما		محفوظ طور پر جمع رکھنے کے لیے
	غیر تمند حاکم جو ہر تین برس پر		عمر و عیار کی زنبیل۔ وہ کجکول
	عوام الناس کی پرخلش اور		گدائی جو تمدنی بھیک لینے کی
	پرشورش انگشت نمائی کے		غرض سے ہر تیسرے برس
	مزیدار نشانہ بننے کی مسرت افزا		گردش ایام کی طرح گھر گھر اور
	امید پر جیتا ہے۔ مینو سپل آئین کو		در در ایک سیارہ سیر سرعت
	لیلی معاملات مین آئین محبت		سے پھرتا ہے۔ وہ شہاب ثاقب
	سے تطابق دیکر ایک خوشنما		جو ایک ناگہانی بلاے آسمانی
	ادا سے برت کر دکھانے والا۔		کی طرح اکثر غربا کے ستانے
	اکثر اپنی رعیت نوازانہ شب		اور جلانے کے لیے اون کے
	گردیون مین محض ادا سے		گھرون پر خانہ ویرانی کی نیت
	فرض منصبی کے خیال سے		سے گرتا ہے۔ کونسل قانونی
	ممنوع السیر مقامات مین		کا پہلا امید خیز زینہ۔ مجسم نفاق
	عالم سرخوشی دماغ مین بیباکانہ		ہمہ تن پولیسی۔ زمانہ ساز اور ہر کمینہ
	جانے آنے والا۔		
	کسی رحم دل کی غلط پالیسی		
	اور ناتجربہ کاری کی بدیہی		

مولنا آزاد
کی
نئے سال کی نئی
روشنی کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
آیا	مغربی نسوانی آزادی۔ شوخی اور چستی کی بگڑی ہوئی تصویر۔ باوجود بدرنگ ہونے کے ہزارون عمدہ رنگ سے صاحبان عالیشان کی کوٹھی مین استعمال پزیر۔ میم صاحبون کی آرایش کا ہندوستانی جاندار اور خدمت گزار آلہ۔ شدت گرما گرمی اور بیحجابانہ سیماب وشی سے ہمسایے کی عورتون کی نظرین ایک پر بلا شعلۂ جوالہ۔ کوٹھی کی تمام بیش قیمت اور نایاب چیزون کے اعلان کا بہت بڑا

لفظ	معنے
	نقارہ۔ بابا لوگون کے جھولنے اور سونے کا محفوظ اور مضبوط چرمی گہوارہ۔ برق وشانہ گرم رفتاری کی مصنوعی ادا سے ہر قدم پر دم بہ دم سایے کو پھڑکانے والی۔ غیر معمولی آرام و آزادی کی بیقرارانہ گدگدی سے وحشی غزالانہ اپنے سایے سے بھڑک بھڑک کر کوٹھی کے خانسامانون خدمتگارون اور مشعلچیون کی آتش شوق کو بھڑکانے والی۔ مصیبت دیدہ عہدہ دارون کے اکثر بڑے وقتون مین کام آنیوالی ہندوستانی دوا امرا اور عمالون سے ہر ہر پرب اور تیوہارین معمولی طور سے انعام پانے والی۔ وہ ہندوستانی ٹیلیفون جو انگریزون کی کوٹھی سے ہمیشہ جاری ہے۔ وہ عقرب جس کا ایک نیش

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	ہزارون سنگینون کی چوٹون		پا بہ زنجیر۔ اپنی رسائی کو دوسرے
	پر بھاری ہے۔ وہ سامری جس		کی نظرین تیز کرکے دکھانے کی
	کے ایک منتر سے ہزارون آفت		نیت سے بلاضرورت کو بھی
	اور لاکھون بلا ٹلتی ہے۔ وہ		کے مختلف مکرون سے نہایت
	انسان جس کے سایے سے		ایٹ ہوم ہوکر ایک ظاہری
	پری تک جلتی ہے۔ رئیسون		بے پردگی کی ادا سے بار بار
	کے خاص مکرون مین نسیم سحری		آنے جانے والی۔ ہر قدم پر
	کی طرح جس کو بے روک ٹوک		ہزار طرح کی نوا یجاد اٹھکھیلیون
	آنے جانے کی اجازت ہے۔		سے جم جم کر اپنی خوش ادائی
	جس کی ادنیٰ سی بے اعتنائی		اور بانک پن کا محبت انگیز
	اور آزردگی بڑے بڑے لوگون		اثر عاشق مزاج گھورنے والون
	کے لیے سبب شامت ہے۔		کے دلون مین جمانے والی۔
	اپنے اوباش ناجنس خواجہ		ہر قسم کی اداؤن سے دلربایانہ
	تاشون پر کورٹ شپ کی		اور البلہ فریبانہ سخن طرازی
	ناقص مشق کرکے کبھی کبھی تکلیف		میم صاحبہ کے مُنھ لگ کر دوسرے
	اور رسوائی سے بغلگیر اور		ملازمون پر خواہ مخواہ زبان
	ہمچشمون کی ذلت بار اور		دراز۔ نینو کی اکلائی۔ یکرنگے
	جگر فگار چشمکون کے اثر افشان		کی گوٹ۔ اور دریس کے لٹکے
	تازیانون کی پے در پے چوٹون		کی زیبایش وقت خرامش
	سے کبھی کبھی عقد نکاح سے دائمی		کن انکھیون سے مضطربانہ

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	دیکھ دیکھکر ایک میٹھی نگاہ نیم باز			عالی شان کی ترقی۔ رخصت
	کے اشارے سے ہر ایک طرحدار			اور تبدیلی کی صحیح خبرون کے
	نوجوان سے اپنی نیم میمانہ			چھپنے کے واسطے ہوم گزٹ کا
	خوش وضعی پر داد کی خواستگار			پرچہ مستزاد ہے۔ وہ نیم سرکاری
	باوجود کم سن ہونے کے اپنے			اخبار صداقت آثار جو کل قوانین
	خیال عظمت کی افزایش			کے اثر سے مستثنے اور جملہ قسم
	کی پالایش سے سن ملازمین			کی جواب دہیون سے آزاد
	کو ٹھی اور چپراسیون کے پھپھی			ہے۔ یوروپین مذموم خصائل
	خالہ اور نانی کہکر پکارنے پر			کی نقالی سے کبھی مغربی ڈومنی
	بزرگانہ ٹھاٹ اور تیور بدل کر			بنکر مشرقی ملکون کے مطلع پر
	جواب دینے کو طیار۔ مذہب			ستارہ دنبالہ دار کی طرح
	عشق کے اکثر رسوم کو مغربی			آڑی اور ترچھی ہوکر لٹکتی ہے
	فیشن سے غیر مکمل طور پر خانگی			ساق سیمین کی نمایش کے لیے
	حلقون مین برت برت کر			چلتے چلتے قصداً لہنگے کو ٹانگون
	دکھانے والی۔ یورپ کی			سے اولجھا اولجھا کر بار بار پٹکتی
	تہذیب کی ہوا کو اپنی خصلت			اور جھٹکتی ہے۔ اپنے شوہرون
	کے فانوس مین بند کر کے			سے اکثر خانہ جنگی۔ نیٹو اور
	ہندوستان کے خس و خاشاک			انگریزی بُرے خصائل کی
	پوش مکانات مین پرجوش			ایک سچی تصویر دو رنگی۔
	ادا سے لانے والی۔ صاحبان			اپنے ہمقوم اور ہمسایے کے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	خیال مین ذات پات کھو کھاکر		اپنی ذاتی کوشش اور محنت
	کمانے والی۔ گھر سے ایک بار		سے اپنے ہم قومون مین بہت
	تلاش روزگار مین نکل کر پھر		کچھ واقعی اور اصلی راحت و
	لوٹ کر گھر مین کم آنے والی۔		آرام پانے والی۔ ہمسایے مین
	اکثر اپنے ظالم اور بے انصاف		ہر شخص پر ایک تحکم کی ادا سے
	شوہرون کی بدسلوکی اور		اپنا رعب جمانے پر جس نے
	بے اعتنائی کی سیلی سے		ادھار کھایا ہے۔ ہر فصل
	غصے اور رنج مین ڈوب کر گھر		بہار مین شگفتہ اور غنی تال کی
	سیاہ کی طرح گھر سے نکل جانے		صحت مالا مال ہوا سے جس نے
	والی۔ اکثر ساس نند کی ایذا		اپنی صحت کو چکایا ہے۔ اکثر
	رسانی اور دلازاری کی تاب		نازک اور مشکل مواقع پر
	نہ لاکر حکام عالی شان کی کوٹھی		صاحب کی خوابگاہ مین بیون
	مین آرام اور امان پانے والی		اور عہدہ دارون کا ٹیکٹ
	صفائی اور چستی مین واقعی بے نظیر		لیجا کر سیکڑون شرفا کو آفتون
	ہے۔ مصیبت کے وقتون مین		اور مصیبتون سے بچانے والی
	اکثر مظلومون کی بھی دستگیر ہے		اپنے خاص خاص حسن خدمت
	کوٹھی سے روزنادر معلومات		کے صلے مین بہت کچھ واجبی
	اور تازہ واقعات عالم کا ایک		انعام واکرام پانے والی۔
	ذخیرہ لاکر ہمسایہ والیون مین		اکثر امور خانگی مین میم صاحب
	ایک غیر معمولی کھلبلی مچانے والی		کی مشیر۔ کمتر نیک بخت اور

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	سیدھی۔ اکثر چالاک اور شریر			لفٹنٹ گورنر ہونے والے
	مس بابا لوگون کی بڑی بیماری			مغربی پودھون کو اپنے کنار
	بابا لوگون کی بہت دولاری۔			عاطفت کی کیاری مین برسون
	بابا لوگون کی ٹھیل گاڑی کی			سچی محبت اور خالص ہمدردی
	خوش رفتاری سے غیر محسوس			کے آب حیات سے سینچ کر پالنے
	طور پر ہندوستانی باپون کو			والی۔ لڑکپن کی معصومانہ
	پرورش اولاد مین ہوا خوری			مدہوشی مین انکو روز بیسیون
	کی جان پرور تاثیر کی ایک			پر آفت اور پر مصیبت موقع
	نہایت پر تاثیر تعلیم دینے			مین ہوشیاری اور نمک حلالی
	والی۔ میمون کی خصلت کی			سے سنبھالنے والی۔ وہ
	اثر ریزی کو نہایت آسانی			ہندوستانی جس کی ساری
	سے اپنی سرشت میمون سرشت			خصلت کی یوروپین سازش ہے
	مین بے تکلف و تکلیف قبول			ایک دریس کے لہنگے پر جس کو
	کر لینے والی۔ بیسیون رنگ			کمخواب کے پاجامے سے زیادہ
	منکاف۔ الیٹ اور ٹیلر کو			نازش ہے۔ آیا آیا کی جان نواز
	ہوا اور گودی کی نانی کی خوفناک			آواز انگلو انڈین کے بچون کے
	کہانی سے ڈراتی ہے۔ اکثر اون			بچانے کا سب سے پر اثر ہندوستانی
	کے سلاتے وقت لوری کے			باجا ہے۔ ہر ایک انگریز کا بچہ
	بہانے دبی آواز سے ایک آدھ			آیا کی گود مین فرط بے پروائی و
	خوش آیند تان بھی اڑاتی ہے۔			آرام و مسرت سے ایک ہندوستانی

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	راجا ہے۔ وہ ہندوستانی فیمیل			خوش عقیدہ نسوانی اور درگاہی
	اتالیق جس کی ضرورت ہر کوٹھی			حلقون مین زندہ منادی ہے۔
	مین ہوتی ہے۔ وہ ہندوستانی			شادی بیاہ اور جملہ تقریبات
	عورت جو اپنے ملک کے تعصب			مین اپنے ہم جنس اور رحم دل
	انگیز اور حماقت ریز خیالات کو			آقا سے عطیۂ تائیدی پاتی ہے
	صاف کرکے ولایتی صابون سے			یہی سبب ہے کہ ایسی تقریبون
	دھوتی ہے۔ پیرانی کی کرامت			مین نہایت سیر چشمی سے سیر کرکے
	کی خوشبو میم صاحبون کے شاملے			اپنے میہمانون کو کھلاتی ہے۔
	کے بالاخانے مین خفیہ پہنچانے			ڈاک کے دو ہرکارے لینڈو[1]
	والی۔ ولایتی عورتون کے			کے مخملی گدے پر نہایت شان
	کمزوری خصلت کے چور دروازے			و شوکت سے دم سیر بیٹھکر
	سے اکثر اونکے اعتماد اور اعتقاد			جذبِ حرارتِ تفاخر کرکے
	کے کمرے مین غیر ملک کی عورتون			بابا کو ہوا کھلانے والی۔ فرسٹ
	کی غیر معمولی قدرت کے خیالات			کلاس کے سیلون مین میم صاحبہ
	لانے لیجانے والی۔ نذر و نیاز			سے پہلے اپنی نابالغ امانت
	کے مدد خرچ کے لیے میم صاحبہ			کو لیکر جگہ پانے پر مسکرا مسکرا کر
	کی خاص پاکٹ پر مداخلت			اسٹیشن والون پر اپنا غیر
	بیجا کی عادی ہے۔ اُن کی خوش			معمولی داب و رعب جمانے والی
	عقیدگی اور پیر پرستی کی اکثر			اکثر انگلو انڈین خاندان کا

[1] ایک قسم کی نوا یجاد اور نفیس گاڑی ۱۲

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	زندہ اور صحیح شجرہ ہے - بابا			پنشن پاتی ہین - پنشن کے بے
	لوگون کی سیر کا نفیس بڑی بحرہ			خلش - راحت رسان اور
	ہے - مختلف ملکون اور شہرون			تسکین بار سایے مین اپنے بال
	کی سیاحی کے متعلق واقعات			بچون کو لیکر بڑے اطمینان
	اور حالات کو ایک تبحر اور			اور پوری آزادی سے ایک
	ہمدردانی کی ادا سے ہمسایے			عمر تک زندگی بسر کرنے والی
	کی عورتون کو سنانے پر معزور			پیری کے تیرہ و تار وحشت آثار
	ہے - ہر وقت اوس کو اپنی			اور کلفت در کنار راتون کو
	مرفہ الحالی - اور نوکری کے			اپنے کامیاب سوانح عمری کے
	نشے کا ایک مزہ دار سرور			تصور کے نشے مین بے پروائی
	ہے - گھر سے نکل کر بگڑ کر بننے والی			اور عافیت کی گہری نیند مین
	اپنی قوت بازو کی کمائی پر سلف			سحر کرنے والی - علی بابا ایسے
	ہلپ کے غرور سے تننے والی			قدر انداز نشانہ باز اور پھنکیت
	پنشن لیکر ذات مین آتی ہے -			محرر کی تجربہ کار اور پرکار رکنا
	مبلغ سنگین دیکر اکثر حصہ پانی			الماسی نوک قلم کے کھونچون
	کھلواتی ہے تا دم موت گھر			سے اپنے دامن خصلت کے
	بیٹھے اپنے عمر بھر کی محنت کا نوش			اکثر عمدہ اور تعجب انگیز
	ذائقہ میوہ کھاتی ہے - اکثر			پہلوون کو بچا جانے والی -
	خاندان عالی سے نمک حلال			ملکی اور قومی ہمدردی اور
	آیا لوگ عمر بھر لائق پرورش			محبت سے اپنے ہموطنون کی

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	کامیابی مین معین ہونے اور اپنی خصلت کی سچی تصویر کھنچوانے کی غرض سے بیجابانہ ہماری برش خیال کی پوری زد پر آنکر اپنا اصلی جلوہ اہل عالم کو دکھانے والی۔			امانت شعار اور خدمت گذار۔ اپنی قومی خصلت کی قوت اور خوبی سے بڑے بڑے مدبرون کی ناک کا بال۔ جفاکش۔ وفاکیش اور نمک حلال اپنی جوابدہی کے خیال کے طبعی ممیز اثر ریز کی پر لذت خلش سے ہر کام کو برق وشانہ سرعت
	راقم آزاد			
اور یا بہرا	صاحبان عالی شان کا محرم راز۔ پری وشون کا مرکب راز و نیاز۔ ناتجربہ کار اور کم سن انگریزون کی عقل کی ہندوستانی کلید۔ وارستہ مزاج رند مشرب اور عشرت پسند نوجوانون کے لیے ہلال عید۔ انتظام امور خانہ داری مین اکثر میم صاحبہ کا قائم مقام ہے یوروپین لوگون کی مزاج دانی اسپر تمام ہے۔ ہر معنے مین کوٹھی کا مالک و مختار۔ ہشیار۔			اور گرماگرمی سے انجام دینے پر مجبور۔ لڑکا جوان بوڑھا ہر ایک اپنے کام مین لائق و فائق اور صاحب شعور جو بیس گھنٹے مین ہر انگریز جس کی دو برس اور خصلت شناس آنکھ مین تُل جاتا ہے۔ مغربی سائنس علم اور زبان کے بلا استثنا یوروپین خصائل اور عادات کے مشکل اور نازک پہلوؤن کا عقدہ جسپر مجرد ذہانت کے زور سے بڑی آسانی سے

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	کھل جاتا ہے۔ ہر کوٹھی کے پیکر			مغربی وضع کی قرم ساقی ہین
	انتظامی کا یہی شہریان ہے۔			کمال کا پایہ پایا ہے۔ تب تو کہین
	سردار سردار ہمیشہ بیدار کی			کلکتے مین سیکڑون خالی
	غیر حاضری مین صاحب بے			کوٹھیون کو پری پیکرون سے
	دست و پا اور کوٹھی قالب			بسایا ہے۔ اس نے یوروپین
	بیجان ہے۔ اپنی کرگسی نظر اور			خیالات کے آلات سے عیش و
	روبہ منشی کی قدرت سے کمتر			عشرت کے بیسیون نئے دروازے
	اپنے آقا کی ملامت اور گھر کی			اِس ملک مین کھولے ہین
	کی ذلت اور اذیت سہتا ہے۔			اس نے سیکڑون تازہ وارد
	انگریزون کی مشکل پابندی			مسافر دور سے گاڑی پر دیکھکر
	اوقات اور مستقل اور یکرنگ			اپنی میزان چشم مین تولے ہین۔
	عادات کا یہی ایک ہندوستانی			وہ بوم جس کے قدوم نحوست
	اپنی ذہانت اور خصلت کی			لزوم سے دارالسلطنۃ ہند مین
	قوت سے لاجواب جواب			علی العموم خالی مکان آباد
	ترکی بہ ترکی ہمیشہ دیتا رہتا ہے۔			ہین۔ گلستان عشرت کا وہ
	انگریزون کی عافیت و آرام			تجربہ کار اور ہشیار باغبان
	کا بہت بڑا سرمایہ۔ اون کی			جس کی عنبر فشان دم کی خوشبو
	کھلائی اون کی دائی اون کی			سے آج ہزارون خالی گھر
	انا اون کی دایہ۔ اون کی			رشک باغ شداد ہین خالی
	اکثر نیک نہاد افراد نے			کوٹھیون کا وہ زندہ اشتہار

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	جو بلا استعانت مزدورون کی		شکار اپنے دام بلا مین پھنساتا ہے
	کوچہ و برزن مین لگتا ہے۔ وہ		وہ مہاجن جس کی کوٹھی کا کام
	فاجر تاجر جو اپنے معصیت		سوائے گردش ایام کے اور
	مالا مال مال کا ذلت اشتمال		کسی بلا و آفت سے بند نہین
	حال راہ گھاٹ مین بے تکلف		وہ بیپاری امراض متعدیہ کی
	خریدارون سے کہتا سنتا ہے		اعلانیہ تجارت مین بھی جس کو
	وہ نئے قسم کا نقاش جوہر رنگ		کسی طرح کا قانونی خوف اور
	کی پریون کی نوک پلک اور		گزند نہین۔ وہ رسا اور عام پسند
	گات وات کی تصویر ہاتھ		تاجر جس کا مرکز تجارت سراپا
	کے قلم سے کھینچکر سرگرمی اور		ذلت و آفت ایک مدت سے
	شوخ چشمی سے ناتجربہ کار اور		ناف دارالسلطنت مین قصاب
	سرشار نوجوانون کو نہایت		ٹولی قرار پایا ہے۔ اور جس نے
	حرارت انگیز اور مضرت خیز طور		خلاف قانون وسط شہر مین
	سے سڑکون مین دکھا دکھا کر		ساتھ شہرت کے نوجوانون کا
	لبھاتا ہے۔ وہ کہن مشق صیاد		بدیح بنا کر لاکھون روپیہ کمایا ہے
	ہمہ تن بیداد جو عقاب قانونی		یراندی کے خالی بکس کے پرندامت
	کے شہپرون کے سایے مین ہر طرح		و نکبت سخت پر مالکانہ ٹھاٹ
	کی عقوبت سے محفوظ رہکر جو فروش		سے در خالی مکان پر بیٹھکر اپنی
	گندم نما اصول سے روزانہ رنگ		ہزار شرارت و فساد در جلو نظر
	برنگ کا دانہ دکھا دکھا کر تازہ		کی پر شرارہ اشارون کی کمند

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	پر گزند سے سیکڑون بدنصیب		مکانون مین اس ہمایون اور
	جوان لڑکون اور حرصی بڈھون		میمون آلو کی ریاست ہے۔
	کو دور دور سے گھیر کر حرام کاری		بیسیون گھرون سے نیرنگ کا
	کے مزبل ہزار بابل در بغل مین		سرنگ بنکر سیماب وشون کو
	ذلت و مصیبت کے پے در پے		اوڑا لیا۔ پچاسون گھرون مین
	غوطے کھلاتا ہے۔ وہ گرگ باران		دیا دیا۔ اور سیکڑون گھرون سے
	دیدہ جو روز روشن مین آدمیون		دیا لیا۔ اس بوم کے پرانے ویرانے
	کے جنگل مین ایک خالی مکان		زینت و خوبی مین گلستان کا
	پرستان سامان مین غول مشانہ		دم بھرتے ہین۔ اس چوپان کے
	دغا بازی اور ابلہ فریبا بہ سخن		عشرت پناہ چراگاہ مین حیوان
	سازی سے گلرخون کے فروزان		سیرت انسان چارپایون سے
	اور تابان حلقے مین نونہالان		کہین متبذل حالت مین چرتے
	چمن جوانی کا خون حمیت و غیرت		ہین۔ ہر قوم اور ہر قسم کی بدچلن
	ایک مدت سے بیدریغانہ اور		عورت پر اسکا جادو چلتا ہے۔
	ظالمانہ بہاتا چلا آتا ہے نسوانی		اسکی قوم ساقی حکمت عملی کا عقدہ
	طبیعت پر عجب ازلی دسترس		بڑی مشکلون سے کھلتا ہے۔
	پایا ہے۔ قضا و قدر نے انکے اکثر		رنڈیون کا دل فساد منزل اسکے
	افراد کو بالخلقۃ قوم ساق بنایا		بایا کا گھر ہے۔ ان اہرمنون کا
	ہے۔ نسوان سے اسکو ایک		اوڑن کھٹولا دن رات پری
	طبعی موانست ہے۔ جنانچہ		رویون کے دربدر ہے بیحجابی سے

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	صدہا گوہر حسن و شباب مین		سنگ فرقت کو آن کی آن مین
	ایسا داغ لگاتا ہے جو نقش		عاشقون کی راہ سے ہٹا دینے
	تقدیر کی طرح کسی قسم کے پُر زور		والا۔ وہ مرشد جس نے اپنا
	رگڑے سے مٹتا نہین۔ وہ قادر		سلسلہ بہتر فرقے سے بلا عذر
	عربدہ جوئی معصوم فریبی اور		غرقی و خشکی براہ راست ملایا ہے
	بدخوئی جس کا تموج انگیز جوش و		وہ گنڈا پنڈا جس نے حرام کاری
	خروش کسی فصل مین ہزارون		کا ہزارون گندہ انڈا اپنے
	تدبیرون سے بھی ایک قطرہ		ہر قوم کے حجامانون کو نہایت
	گھٹتا نہین۔ رنڈیون کی طبیعت		خندہ پیشانی سے کھلایا ہے۔
	پر اسکے بابا کا گویا اجارہ ہے۔		وہ عامل بے بدل جو اشارون
	اس کا ہر اشارہ۔ تیر بہدف		سے سیکڑون کی تمنا اور ہزارون
	اور اسکی ہر بات اونکے سمع		کی آرزو بے خلش طور سے
	قبول کا گوش آرا گوشوارہ ہے		نکالنے پر قادر ہے۔ وہ چڑیمار
	اپنے اوڑن کھٹولے پر پری		جس کے دام بلا کا محبوس اکثر
	رویون کو پردہ سے اوڑا لاتا		غریب مسافر اور وارد صادر
	ہے۔ اکثر بدنصیب پردہ نشینون		ہے۔ اس کی ہر حرکت پر خاص
	کو بے پردہ کر کے دو منزلے سہ		ولایتی مذاق قرم ساقی کا گہرا
	منزلے پر بے تکلف دن کو لیجاتا		رنگ ہے۔ ذات شریف کا
	ہے مشکل سے مشکل معاملے کو		رنڈیون کے پھسلانے مین عجب
	جھٹ پٹ پٹا دینے والا۔		طرفہ ڈھنگ ہے۔ وہ عیار

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	جس کا گذراون خوفناک			شکار خود اُڑ کر آتا ہے۔ وہ کھرا
	پرستانون مین اکثر ہوتا ہے جہان			دوکان دار سوائے نقدی جس کا
	پرندے کا پر نہین چلتا۔ وہ سمندر			کوئی کاربار نہین۔ وہ صاف
	سیرت کبوتر جبکا باوجود آتشکدہ			معاملہ بیپاری جس کی آڑھت
	آشیان ہونے کے بھی ایک پر			کا کوئی باقیدار نہین۔ وہ ڈاکٹر
	نہین جلتا۔ اپنی نرم مزاجی سے			آف لاجس نے ۱۴ آئین کے
	خسرو پسند گرویون کا طلاے			سارے اخلاط پیچیدگی اور دقت
	دست افشار ہے۔ اونکے نشہ			کو اپنی پرقوت اور پرجودت
	عنایت و مرحمت سے یہ ہشیار			خصلت اور طبیعت کے غیر
	ہر وقت سرشار ہے۔ لال بی بی			محسوس اور بے ضرر حقنے سے
	کا بھولا بھالا کا لاکھنؤ ہی عیاشونکی			عملی طور پر بالکل نکالا ہے۔ وہ
	دلی مرادون کے بر آنے کے لیے			حکیم جس کے شفاخانے مین حرارت
	کھڑا دونا ہے۔ اس کے اشارون			خیز اثر تپاک قلب اور شرارت ریز
	کی تار برقی خدا جانے روز کتنی			اختناق الرحم کا علاج بغیر
	کوٹھیون سے لگی رہتی ہے اس			تائید آلات خارجی اور داخلی
	کی عیاری مکاری اور ابلہ فریبی			تدابیر سے تمام عالم کے ڈاکٹر
	کی ندی ہمیشہ باغات کے نیچے			خانون سے نرالا ہے۔ شکار کی
	سے بہتی ہے۔ کلکتہ مین آن کر			بو سونگھنے مین گرے ہونڈ ایک
	اس کا الو کہین نہین جاتا ہے۔			قسم کا شکاری کتا تیز تر قوت
	اسکے خالی مکان مین اس کا			شامہ دکھاتا ہے۔ تب تو کہین

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	ہر جنگل اور جھاڑی سے تازہ تازہ		حالتون مین بڑے بڑے ذی دولت
	شکار ڈھونڈھ کر لاتا ہے۔ وہ ادا		اور پر شوکت لوگون کا محرم
	شناس مرد جو فاجرہ عورتون کے		اسرار ہے۔ وہ کمند فتنہ کمر بند
	مزاج مین اونکے ہمجنسون سے		جو کلکتے کے اکثر خالی مکانون
	بھی کہین زیادہ دخیل ہے جس کا		سے لٹکتا ہے۔ وہ نوک دار خار
	وجود تا محمود خالی کوٹھی کے قرب		جو مہذب اور نیک سیرت
	مین موجود رہنے کی بدیہی دلیل		آدمی کی آنکھون مین کلکتے مین
	ہے۔ ہوای نفسانی کے لیے حب		ہر دم دم سیر و تماشا کھٹکتا
	شفا ہے۔ حُب کا وہ چلتا ہوا		ہے۔ وہ مقناطیسی پہاڑ جس نے
	نسخہ جس مین بہت کم خطا ہے۔		سیکڑون غریب اور معصوم
	ایک عالم کے نوجوانون کی		عورتون کے جہاز عفت و عصمت
	رفع ضرورت کا ضامن ہے۔		کو توڑ پھوڑ کر غرقاب کیا۔ وہ
	سارے جہان کی آوارہ اوس		مالک دوزخ جس نے دنیا مین
	بے خانمان رنڈیون کا مامن		سیکڑون رانیون کو آتش
	ہے۔ وہ شغال بدخصال جو		آتشک سے جلا جلا کر خوب
	دار السلطنۃ ہند کے کوچہ و		شدید عذاب کیا۔ وہ دوست
	بازار مین بے خلش آزار شغول		جس کا ارمغان سوزاک آتش
	سیر و شکار ہے۔ وہ راز دار اوس		فشان اور جان ستان ہے۔ وہ
	خجستہ فال و دلال خوا کشہ		گربہ مسکین جس کی کھال مین بڑا
	ملامت و ذلت در آستین		خونخوار اور مردم آزار بھال

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	نہان ہے۔ وہ وضعدار ایک			اپنے آقا کے عنایت و کرم کی
	پھندنا نما چینی فش اور دنبالہ دار			چوٹی تک پہنچکر بھی کمتر نزول
	ٹیکے ایک بالا بر کی معمولی چپکن			مین آتا ہے۔ وہ بیدار مغز جو
	اور ایک سادی دھوتی مین			ہمیشہ اپنے مذہب عادات اور
	بڑے استحکام کے ساتھ محدود			وضع کو خارجی غیر ضروری اور
	ہے۔ وہ پختہ مغز اور جزرس جس			دلربا چیزون کے اثر سے بچاتا ہے
	کے دل پر دروازۂ جدت			اپنے ٹیکے کے سحر آموز اور سرور
	متعلق آرایش و زیبایش			آغوش گرہ کے سہارے سے
	ظاہری بالکل مسدود ہے۔			عاشقون کے وعدۂ وصال
	مار کر دار پیچدار چینی چوٹی کا جواب			اور عیاشون کے حال و قال کو
	اپنے مخفف دمدار ٹیکے سے			صحیح طور سے یاد رکھتا ہے۔
	دیتا ہے ہر کارخانے اور ہر جگہ			اپنی جادو اثر نظر کی پر فتنہ گردشون
	مین اکثر چینیون کے مقابل مین			سے نوجوانون کو اونکے مختلف
	مشکل اور دقت پسند کا مونگا			قسم کی تمناون کے بر آنے کی
	ٹیڑا اوٹھاتا ہے۔ ہر کام مین			امید دلا دلا کر ہمیشہ شاد رکھتا
	اسکو صبح سے شام تک بلا			ہے۔ مہوشون کا جویندہ مہوشون
	مفرحات و منشیات استغراق			کا گویندہ مہوشون کا جاسوس ہے
	ہے۔ ہر پیشہ اور ہر فن مین عموماً			نہایت دنی۔ شدت سے کم بین
	مشاق اور دستکاری مین خصوصاً			اور بڑا ہی مکھی چوس ہے۔ وہ
	طاق ہے۔ وہ کوہ استقلال جو			احمق نوازہ جوہر اُلو کو بے پر کی

لفظ	معنے
	اوڑا اوڑا کر پردے - اپنے مشہور ترین پیشے مین بیشک مصداق ہر کارے دہر مردے اسکی خلقت مین جفاکشی سرتابن اور دوربینی ہے صورت اور سیرت مین یہ اوڑیا ایک قسم کا ہندوستانی چینی ہے -
	راقم
	آزاد

مولنا آزاد

کی

پُرانی روشنی کی نئی اسکول کمشنری

لفظ	معنے
میان جی - (ہیڈ ماسٹر)	ہندوستانی تعلیمی جھیل کا ایک تشنہ گر سنہ یک چشم اور بے پر و بال قاز - بندۂ حرص معدن طمع اور مخزن آز - مملکت

لفظ	معنے
	تعلیم مین فرط ظلم سے ہلاکو کا رتبہ جسکو حاصل ہے - وہ بلائے بے درمان جو چند صدی سے ہمارے ملک کے معصوم لڑکون پر بے طرح نازل ہے - وہ ستم پیشہ اوستاد جسکے شاگرد زار روس کے نہلسٹ رعایا سے کہین زیادہ مورد آزار اور زار و نزار - وہ جفاکیش معلم جس کے مکتب کے طلبہ ہر وقت بغاوت پر کمربستہ اور تیار - تلامذہ کے ساتھ جس کا ایک بدمزاج اور سنگدل آقا کا برتاؤ ہے - وہ عمان بلانشان غیظ و غضب جس مین ہر موسم مین برسات کا سا چڑھاؤ ہے وہ چرخ جہالت و حماقت جو ہونہار پودھون کی طبعی ہمت اور جودت کے پسینے مین گوتر ایام کے چکر اور فلک کجرفتار کی

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	ادبار بار اور پُر آزار چکی سے			گلستان جن کی دست برد تصرف
	بڑھکر کام دیتا ہے۔ وہ ناتجربہ کار			سے پامال ہے۔ بوستان غریب کا
	سوار جو تعلیم پذیر بچھیرون کے			بھی جن کی کاٹ چھانٹ سے
	منھ مین تھوڑے سے معمولی			بُرا حال ہے۔ وہ مدرس جو
	کلیل کرنے پر درشتی اور سختی کی			علم و ہنر کے بہانے خدمتگاری
	ناقرجام لگام بے ہنگام دیتا ہے			سکھاے۔ وہ اتالیق جس کی
	وہ عطار جس کی دوکان مین			صحبت پر منفعت مین لڑکونکو
	محبت و ہمدردی کی بو نہین			علاوہ اور فوائد کثیرہ کے حقہ
	وہ پیر و مرشد جس کو اپنے			برداری بھی آجاے۔ وہ زبردست
	مریدون سے نرمی سے بولنے			ٹیچر (سبق آموز) جو صرف اپنی
	کی خو نہین۔ وہ اوستاد جس کی			قوت بازو سے شاگردون کو
	تعلیم مین فائدے کی امید			سبق یاد دلائے۔ وہ باکمال
	بے سود۔ وہ معلم جس کا نامسعود			اوستاد جو علم کی تلخ گوئی کو اکثر
	طریقہ تعلیم ہمہ تن غلط ربود			گالی کے ساتھ گھول کر پلائے۔
	ہر فارسی کتاب کے پڑھانے			ہر بات کے نہ ماننے پر لڑکون
	مین ہندی کی چندی کرنے والا			کو دو ایک لات اور پانچ سات
	ہر چھاپے کی کتاب پر اپنے			چپت لگا دینے والا۔ لات جوتے
	اخفاے جہالت اور اظہار			سے سخن شنیدن بیخ دولت کے
	قابلیت کے بے خواہ نخواہ			معنے عملی طور سے بتانے والا۔
	کچھ نہ کچھ عیب دھرنے والا			اپنی خود پسندانہ اور ناخردمندانہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	بے تمیزی سے غیر تمند اولوالعزم		زینت صحن مکان۔ پلنگ یا
	لڑکون کی غیرت اور ہمت کا		پلنگڑی کے اورنگ پر لنگڑی
	خون بہانے والا۔ ناعاقبت		سلطنت کا تیمور لنگ۔ معاملہ
	اندیشانہ تہدید اور تعزیر سے		شناس اور معاملہ پرداز عقل
	مفسد اور شریر لڑکون کو فرحون		معمولی سے بافوج اطفال ہمیشہ
	بے سامان بنانے والا۔ مکتب کے		برسر جنگ۔ جن کے اثر تعلیم
	لڑکون سے اپنے روزانہ ہفتہ وار		سے ذہین لڑکا کو دن بجاتا ہے
	یا ماہانہ مواجب کے بموجب		کبک وکلنگ جن کی صحبت
	حسن سلوک کا عادی ہندوستانی		فیض سرشت سے زاغ دزغن
	بچون کی ابتدائی تعلیم کے سبب سے		بجاتا ہے۔ وہ بدمزاج تبسم جس کے
	بڑی بربادی۔ بغیر امداد قانونی		لب تک آتے آتے سم ہوجاے
	جس کا تعلیمی ٹیکس نہایت		وہ ترش رو جس کی بدصورت
	آسانی سے ہمیشہ وصول ہوتا ہے		چین جبین کے تھپڑون سے قہقہہ
	سوای مشاہرۂ معمولی جس کو		سامنے تک جاتے جاتے صدا
	غریب امیر سب کے لڑکون سے		ماتم ہوجاے۔ وہ دیندار جو
	ہر ہر پرب اور تیوہار مین بہت		ہر ٹھاکر کا پرشاد مانگ مانگ کر
	کچھ حصول ہوتا ہے۔ وہ خود مختار		خود کھاتا ہے۔ وہ لالچی جو اکثر
	بادشاہ چارپائی کی صورت مین		لڑکون کو دم دے دے کر
	جس کا تخت روان۔ اکثر زیب		کھانے کی چیزین اونکے گھرون
	ڈیوڑھی وسائبان اور کبھی کبھی		سے بار بار منگواتا ہے۔ وہ متقی

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	جسکو مزے کی چیز کھانے مین حرام		مختار ہے۔ جھاڑ پھونک کے
	حلال کی اکثر تمیز نہین۔ وہ بھوکا		بہانے عورتون کی کمزوری عقائد
	کلین برہمن جس کو کھانے کے		کے سرنگ سے اکثر محلات مین
	مقابل مین جان تک عزیز نہین		آنے جانے والا۔ اپنی خود غرضانہ
	وہ شرعی گنتی جس کو پرائی مرغی		خواہشون کی تشفی کے لیے اکثر
	کے حلال کرنے مین ادھوری		گھرون کو بگاڑ کر اپنا کام بنانے
	اعلان کی سان پر پوری تیزی		والا۔ وہ عجیب وغریب بم کا
	حاصل ہو۔ وہ عرفی پاک طینت		گولا جو برسون کے بعد عفت
	جس کے ناصاف معدے مین		وعصمت کے مستحکم قلعون کو
	ناپاک ٹھیکے کی مزیدار فرنی		یکایک اوڑاتا ہے۔ وہ مہوس
	بے لاگ داخل ہو۔ وہ مغلوب		جو اپنی جوانی کی اکسیر سے اکثر
	الغیظ سفاک جس نے اپنے		کہن سال اور بدسیرت عورتون
	بہائمانہ غصے مین بعض لڑکونکو		کی خواہش نفسانی کی... مین
	نہایت بیدردی سے ہلاک کیا		حرارت طبعی کی آتش بے دود
	وہ باد سموم جس نے بیسیون		کی آنچ مین سونا بناتا ہے۔ بنکاح
	نونہالان چمن ذہانت وجودت		ثانی کے بے شمار فوائد اور مجبور
	کو اپنے پر حدت طپش سے جا اکر		ضرورتون کی طرف چشم زدن
	خاک کیا۔ وہ مرغ جس کا مرغوب		مین ایک صوبے کے دوربین
	نشیمن لالہ زار ہے۔ وہ ملازم		لوگون کی آنکھ مین اپنی شامت
	جو بعض گھرون کا واقعی مالک		اعمال کی سیاہی سے عملی سرمہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	لگا کر اون کی چشم بصیرت کو		منھ پر ڈال کر قرارت کے پردے
	کھول دینے والا۔ بڑے بڑے		مین شاگرد کو اپنی فریفتگی اور
	متعصب باغیرت صاحب		دلدادگی کی کہانی سُناتا ہے۔
	ہمت اور شریعت پرست		کہین ملا قل آعوذ یا کہین عامل
	حضرات کی ایک عمر کے نکبت		کہین پیر کہین فقیر بنتا ہے۔
	قرین تہ نشین خیالات کی		ہر ہر رنگ مین اپنی مصنوعی
	ہمدردی کو اونکے قدح دل		خصلت پر شرارت رحم سے
	تعصب منزل مین ایک غیرت		روز سیکڑون تازہ فتنے اور
	پذیر نظیر کی اونگلی سے نہایت		ہزارون نئے فساد یہ مجسم
	بیدردی سے گھنگول دینے والا		تزویر بنتا ہے۔ وہ عامل جو
	ایک پھٹی جانماز ایک مٹی کے		خود سر چڑھ کر سر سے پڑھے
	لوٹے اور ایک موٹے سونٹے		جن کو اوتارے۔ وہ ملاح جو
	سے ریاستون کو سر کرنے والا۔		آقا شاگرد سب کو ایک ہی
	اپنی کم ہمت کی جوانمردانہ اور		گھاٹ پار اوتارے۔ دائی ماما
	آزادانہ قوت سے اکثر		کو ربط بڑھا بڑھا کر گھات پر
	رئیسون کے دل مین دائمی گھر		چڑھا کے اور اون سے ہنسی
	کرنے والا۔ وہ اوستاد جو		دل لگی کا ناتا رشتہ لگا لگا کر
	کبھی کبھی خود غرضی سے شاگرد		دل لگانے والا۔ طرحدار اور
	کو آشنا اور جورو بناتا ہے۔		بداطوار لونڈیون کو دام فریب
	وہ قاری جو لحن مصری کا نقاب		مین پھنسا کر آقا کے گھر سے

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	بھگانے والا۔ شیرۂ ابوجہل			اونگھ جانے پر بے تحاشا چشک
	سے جہالت کی میلی کچیلی دھوتی			جھاڑنے والا۔ اسی طرح اور
	دھونے والا عقل وہوش کو			خوش فعلیون سے شاگردون
	دنیا مین آنے کے چند ہزار برس پیشتر			کے روبرو اپنا گریبان عزت
	کھونے والا۔ اکثر گھرون مین			اپنے ہاتھون آپ پھاڑنے
	امور انتظام خانہ داری مین			والا۔ وہ ٹھاکر للانی کا جھوٹا
	سیان کی قائم مقامی کرنے			جس کا پرشاد۔ وہ اوستاد
	والا۔ بعض گم نام عورتون کو			جس کے شاگرد ہزارون رام
	اپنے نافرجام تعلق سے بدنامی			پرشاد اور گوری پرشاد۔ فارسی
	کے سیرایہ مین نیک نامی کرنے			زبان جس کی جان کو ہندوستان
	والا۔ لالہ زارون مین ساگ			مین چند صدی سے برابر روتی
	پات ترکاری اور دودھ دہی			ہے۔ اردو بھی جس کے ظلم سے
	کھا کھا کر پٹھا بنا ہوا۔ جس کی			اپنے گھر مین آرام و تسکین سے
	پیشانی پر حلقۂ دام تزویر کی			کم سوتی ہے۔ کایتھون کی ڈیوڑھی
	شکل مین سجدے کا ایک بڑا			کی دائمی زمین اور آبادی کہیں
	سا گھٹا بنا ہوا۔ امیرون کی			مکتب کے ہادی کہین لڑکون
	طرح آپ کو بھی چپّی کی عادت			کے ہادی۔ کہین تعلیم نسوان
	ہے۔ غریب شاگردون پر یہ			کے منادی۔ خانہ آبادی کے
	بھی ایک بہت بڑی آفت ہے			رنگ مین خانہ بربادی کا باعث
	پیرو اتنے وقت بے اختیارانہ			بیسیون بے وقت نکاح اور

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	پچاسون باضابطہ شادی کا			حقے ڈھال دیے۔ وہ حیوان نب
	باعث۔ ذہین لڑکون کے			انشاپرداز جس نے بھیڑ
	شکوک کی گرد کو اُنکے دامن			بکریون مین بھی اپنے بہت سے
	خیال سے چھڑی مار مار کر اوڑا			برخوردار نورچشم مشفق مہربان
	دیتا ہے۔ خاص خاص شاگردون			اور قبلہ و کعبہ نکال دیے۔
	سے رعایت کی خاطر بھی بہت			رزم گاہ مناظرہ مین کج بحثی
	کچھ لیتا دیتا ہے۔ موزون شعر کا			جس کا ایک دل فگار اور
	ناموزون پڑھنا جس کے			ٹیڑھا ہتھیار ہے۔ جہالت اور
	عروض مین صنعت ہے۔ جس			حماقت کے سرنگون ستون پر
	کی بدولت سعدی نظامی اور			جس کے قصر عقل کو ہمیشہ
	جامی کے کلام پر صدیون سے آفت			برعکس قرار ہے۔ غصے کا وہ
	ہے۔ بہار دانش جس کی ساری			تھرمامیٹر (مقیاس الحرارۃ)
	بہار دانش ہے۔ جامع القوانین			جو انقلاب فصل و آب و ہوا
	اور انشاے مادھو رام کے			سے کبھی گھٹا نہین۔ وہ سنگ
	سمجھنے پر جس کو بے انتہا نازش			سینہ جو بچون کی امنگ جودت
	ہے۔ خوشحال الصبیان کی			اور معصومانہ آزادی و شوخ
	بے جوڑ تک بندیون پر خوش			طبعی کے سینے سے کبھی ہٹا نہین
	گوری المصادر کی بے ترکیبیون			اپنی قابلیت کو جہلا اور کم استعداد
	پر غش۔ وہ حقہ باز ٹھٹھیرا جس نے			لوگون کی نظر مین بڑھانے کے
	قند سیاہ کے سانچے مین سکڑون			خیال سے کبھی کبھی قابل اور

لفظ	معنے
	ذی علم لوگون پر بدرجہا اور مرزا رفیع السودا کے بعض مہمل معنے بند شعرون کے ڈھیلے زور سے لگاتے ہین - جس کلوخ انداز خام خیالی ہے اونکو اکثر خلاف امید لینے کے دینے پڑجاتے ہین -
	راقم آزاد

مولینا آزاد کی چودھوین صدی کی پورانی روشنی کی نئی ڈکشنری

لفظ	معنے
پیرانی	مختلف ڈھب کے پیر میان کی عام مؤنث ہونے پر شدت سے مغرور - برعکس نہند نام زنگی کافور -
	ہندوستانی عورتون کی عام جہالت اور ڈھل مل یقینی کی بدیہی اور روشن دلیل - سیکڑون قسم کے فتنہ و فساد اور ہزارون طرح کے مکر و حیلہ کی پرانی سبیل - اعتقادی کابک کی لوٹن کبوتر بنکر سیکڑون تازہ شکار اپنے دام بلا مین پھنساتی - سیکڑون خوش حال اور آسودہ گھرون کو اوجاڑ کر اپنا بسیرا بساتی ہے - جوانی مین پیری اور پیری مین اکثر جوانی کا دم بھرنے والی - بیگمات کی سادہ لوحی اور نیک طینتی سے استفادۂ ناجائز کرکے اونکے دلون مین گھر کرنے والی - ہر سن اور ہر فصل مین باوجود بیوہ ہونے کے دلہن بنکر عقیدتمندون کے خوبصورت اور پرجوش حلقے مین ہمیشہ

وقف جلوہ ریزی - باوجود ملے
پنج کے مگسی بکھریرے اور برش سے
برسون بڑے اہتمام سے ملے
دلے جانے کے بھی اصالت کی
کرامت کی اصلی قوت سے ہر وقت
ایک بیچین اور الھڑ بچھیڑے کی
سی برق وشانہ تیزی - گانے
بجانے کی آواز پر گداز پر تھرکنے
لوٹنے اور پھڑکنے والی بیٹھک
کی اوقات مسرت و فرحت آیات
مین مردون کے سایے سے نہایت
مضطربانہ معصومانہ اور وحشیانہ
انداز سے ایک مصنوعی خوف
کی ادا سے بھڑکنے والی - وہ بے
تمیز گھوڑی جو ہر قسم کے دانے اور
گھاس پر بے تکان منھ ڈالتی ہے
وہ طلسماتی تقریبی جو بھولی بیگمات
کے اعتقاد کی جھولی مین خدا
جانے کیا ڈالتی اور کیا نکالتی
ہے - وہ بازی گرنی جس کی
حیرت انگیز آبرو ریز بچے بڑے کے

کھیل نے چٹ پٹ بیسیون
نیک بخت عورتون کی آبرو
کو عشق بازی کا سبق پڑھا کر
کھویا - وہ معلمۃ الملکوت جس
کی پر شرارت طینت کے
پڑھے ہوئے مسخر جن نے
سیکڑون پری وشون پر مسلط
ہو کر عفت اور عافیت کی
کشتی کو ایک آن مین ڈبویا
چند صدیون سے شیخ سدو
کی پر آفت ریاضت اور
پر شرارت کثرت کا مستحکم لجی
مال کھم - خیالی لال شہید کے
لشکر نخوست پیکر کا پر شوکت
پرانا نورانی سفید پرچم - وہ غارتگر
مال و آبرو پیرون کی زیر مشق
کی مشق پر جس کی مشق ستم ستم
ایجادی کی بنیاد ہے - وہ بلا کو
جس کے شب خون سے علی
العموم سیکڑون محل سراؤن
اور غربت کدون مین ایک

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	عالمگیر فریاد ہے۔ تمام قسم			بیہوشانہ تیور سے بہت
	کی ولایتی ہندوستانی مصنوعی			سر دُھنتی مُنھ سے کف جاری
	اور اصلی آلات عشرت کے			کرتی اور حاضرین ارادت
	کمال حسن استعمال پر ہر			قرین کے قرین خیال مضامین
	روش کی بداطوار عورتون کا			و مطالب کو ایک جہل پیرایہ
	جس کی نسبت ایک عام			دیکر بڑ کے رنگ مین خوب
	حسن ظن ہے۔ لوٹنے اور لٹوانے			بکتی ہے۔ وہ عالمہ جو اپنے
	کے دلفریب ڈھکوسلے نخرے			گلے کے نحوست در کنار
	اور بنتین ایجاد کرکے بیوقوف			پھول کے ہار کی نکھڑی
	عورتون کے دلنشین کرنے			گل اندام خاتونون کو صاحب
	اور اس پردہ مین در پردہ			اولاد ہونے کے لیے بڑی مشکلون
	پردہ نشینون سے اپنا کام			اور لاکھون خوشامدون سے
	نکالنے مین کامل فن ہے مصنوعی			تبرکاً دیتی ہے۔ مملکت نسوانی
	پری وشانہ پر و بال سے اپنی			کی وہ سلطانہ جو ہر درجے
	نمایش کے پرپرزون کو درست			اور ہر فرقے کی عورتون سے
	کرکے بیٹھک کے عشرت افزا			حسن ارادت کا خراج ہر رنگ
	اور عقیدت بار اکھاڑے مین			سے لیتی ہے۔ وہ آفت سامان
	پری بنکر چمکتی ہے۔ پیر میان			مادیان جو پیرون کی سواری
	کے خیالی اور وہمی تسلط کے			مین تھان سے کمین
	تصور پر مجنونانہ انداز اور			زیادہ بے شان و گمان شان

لفظ	معنے		لفظ	معنے
	دکھاتی ہے۔ اور معمولی قواعد			گردن پر مسلط کروا کر لے
	کے برخلاف اپنے ہمجنسون کے			دھڑک بڑے مضبوط محلسرا اون
	حلقے مین باوجود گلاب اور			کے قلعون پر چڑھائی کرنے
	کیوڑے کے دریادلانہ بارش			والی۔ سیکڑون نوجوانون
	کے بے انتہا گراتی ہے۔ امیرانہ			کو اپنے ناوک مژہ اور دلفگار
	اور زرق برق لباس و			غمزون سے مار کر خود بھی دو
	پوشاک سے علیحدہ علیحدہ			چار پر بطور تبدیل ذائقہ
	ہر روپ جی بھر کر بھر نیوالی			مرنے والی۔ نیم مدہوشی مین
	ہر قعر ذلت و رسوائی سے			اس ہوش و گوش سے مٹکنے
	عجب بے باکانہ اور عقیدت			چٹکنے اور بتانے والی کہ کالکا
	سرشارانہ آن و بان سے			بندا اگر دیکھ پائین تو کان پکڑ
	بے تکلف اوبھرنے والی۔			اوس کے ہاتھ پر نئے سر سے
	جعلی افعال اور باطل اوہام			ایمان لائین۔ بیٹھک کے
	کو اصلی پیرایہ دینے مین مالک			اوس جنون تازا در ہنگامہ آرائی
	مختار بعض کے عقیدے مین			پر اس طور پر حال و قال
	جنات کی مدخولہ بعض کے			کرنے والی کہ اگر قاسم علیخان
	خیال مین ولیہ اور بعض کے			اور میان ننو کبھی خواب مین
	نزدیک ایک قسم کی اوتار۔			بھی سن پائین تو تمام عمر
	بعض خیالی مفسد اور عیاش			پھر کبھی بین اور طبلے کو
	خباثت کو فرضی طور سے اپنی			ہاتھ نہ لگائین۔ کم سن اور

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	ناتجربہکار عورتون کو اپنی کرامت		ناتا ہے۔ وہ انسان جس کے
	انگیز اثر افشانیون سے رام		سر پہ رات رات بھر ارواح
	کرنے مین مشاق۔ سیدھی		خبیثہ کے آنے جانے کا برابر
	اور بھولی بھوبیٹیون کو مختلف		بندھا ہوا تانتا ہے۔ مختلف
	فقرون اور ترکیبون سے		قوم کے بھتنون کے عیاشانہ
	بہکانے اور ورغلانے		جمناسٹک کا ادبار بار بار۔
	مین طاق۔ پیرمیان کی		بیوقوف ہندوستانی عورتون
	سواری مین رہکر کس ٹھاٹ		کی گردش قسمت اور خون
	سے جوگن کا حسن افروز		عفت کا بے قرار مرکز قرار۔
	روپ بھرنے والی۔ ہر شکل		عورتون کی جملہ اغراض تمام
	سے مشکل حاجت کو مصنوعی		تمنا اور ساری مرادون کے
	جذب کے عالم مین کس آسانی		لیے حصول کا دامن۔ ہر وضع
	اور ہوشمندانہ نادانی سے		کی بدوضع ہر روش کی
	سر کرنے والی۔ لٹ کھولے		بدچلن اور ہر قماش کی بدقماش
	لوٹ لوٹ کر لوٹتی اور		عورتون کی ملجا اور مامن۔
	لٹواتی ہے۔ لڑھک پڑھک		وہ وبائی بخار جو عورتون کے
	کر پوجتی پجتی اور پجواتی ہے۔		اعتقاد کی ہڈی مین سمّی طور
	وہ دیوتی جس کا مختلف		سے سما جاتا ہے۔ مضرت رسان گھن
	مذاق اور ممالک کے		جو اکثر بیوقوف اور جاہل
	جنات سے محبت و آشنائی کا		عورتون کی دولت و عفت

لفظ	معنے	لفظ	معنے
	کو لگ کر نہپان کھا جاتا ہے		گھر یا مین امیر زادیون کے
	مردون کے پیرو شاہ اور		طلائی کڑے گلتے ہین - وہ
	عاملانہ مذاق کا لاجواب		غمازجس کی میٹھی باتون سے
	زنانہ جواب - اصطلاحی پیری		سنگ دلون کے دل چشم
	سے بظاہر ہم بغل اور معنوی		زدن مین موم آسا پگھلتے ہیز
	طور پر شباب کے ساتھ		وہ مغنی جس کا بے سرا باجا
	ہمخواب - وہ مشاق شعبدہ باز		ہمیشہ شیطانی صماخ خراش
	جو اپنے شعبدون کو کرامت		دھن مین بجتا ہے - وہ ایکٹرس
	اور اعجاز کا پردا زدے		جس کی بیٹھک کا پلاٹ فارم
	وہ پیر طریقت جو اپنے چیلون		ہر طرح کے عروسی سامان
	کو بیٹھک کے محافل مین		سے پر تکلف طور پر سجا ہے
	اپنے حال اور قال سے		وہ غیر مہذب اور دیو سیرت
	سوز اور ساز دے - وہ دلالہ		ہندوستانی دیوتا جس کو
	جس کی سہیلیان سہل سے		یوریشین اور ہر قسم کی
	سہیل مین تھکلی لگاتی ہین -		سست ایمان ہندوستان زا
	وہ پرانی شیطان کی خالہ		انگریزنین بھی باوجود دعوی
	جس کی بد اصل اصیلین		تہذیب مغربی ہزارون
	دم بھر مین آسمان کی سیر کرا دین		ہزار تذرو نیاز بہزار عجز و
	خبرین لاتی ہین - وہ مہوس		نیاز چڑھا چکی ہین - وہ
	جس کی نرمی اور گرمی کی		حلقۂ شرارت تخمیر جس مین

لفظ	معنے
بڑی بڑی پر فریب غارتگران جان و ایمان بھی مشکلات کی زنجیر سے خلاصی کی فکر مین بیہوشانہ اپنی گردن پھنسا چکی ہین۔	
راقم	
آزاد	

مولنا آزاد کا نامہ و پیام

نئی روشنی کا نامہ و پیام

لنڈن۔ سوومٹن اسٹریٹ۔ نمبر ۳۲۸۹

تاریخ ۳۰ جولائی ۱۸۷۸ء

مائی ڈیر عفت بیگم۔ جب سے مین تم کو چھوڑ کر لندن آیا ہون ہمیشہ تمھارے بزرگون کے اور محلے کے احباب کے خطوط میرے نام آتے ہین میرا پہلے پہل بسم اللہ مجریہا و مرسٹہا کہہ کر دریاے فراق مین کشتی ڈالنا۔ اور بندر بمبئی سے جہاز دخانی پر چڑھنا کہ تمھاری فرقت مجھ پر سوار ہوئی۔ اکثر راتون کو جہاز مین تمھارے گیسوے مشکین موباف سرخ تنگ و چست کلی دار پاجامے اور اگرئی ملگجے دوپٹے کا خیال مجھے ستایا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ آنکھ ذرا جھپکی اور خواب مین تم موجود۔ مگر جب سے کہ اس طلسماتی شہر لندن مین مینے قدم رکھا روز بروز صدمۂ مفارقت گھٹتا گیا۔ اور دردِ جدائی کی تکلیف کم ہوتی گئی۔

اب بحذا تمھاری محبت اُسی قدر اور اُسی طرح کی مجھے ہے کہ جیسے کسی کو اپنی پالی ہوئی چڑیا یا کسی پیارے جانور کی محبت اور یاد ہوتی ہے۔ اس کے یہ معنی نہین کہ مین تم کو بھول گیا ہون۔ یا تمھاری محبت بالکل میرے دل سے مٹ گئی ہے۔ بلکہ تمھاری حالت کا جب کہ مین اس ملک کی

حور نژاد عورتون سے مقابلہ کرتا ہون
تو تم بالکل ایک نیم وحشی چہار پایہ
بن کر میرے دیدۂ تصور کے سامنے
آتی ہو اور مین نہایت اس سے پچتاتا
ہون کہ کیون میری پیدایش ہندوستان
مین ہوئی۔ کیون نیم وحشی گوشت کے
ایک ہلنے ڈولنے والی چیز کو میرا باپ
بنایا گیا۔ اور کیون تم سی معصوم نیم
وحشی آدمی کے دائمی عیش و آرام و
پرورش کا مین ضامن ٹھہرا۔ واقعی اُس
سے بدنصیب دنیا مین کوئی نہین جو
اُس مردم سورخطۂ غیر مہذب ہندوستان
مین پیدا ہوا ہے۔ جب تک مین تمھارے
ساتھ وطن مین تھا میرا یقین اور میرا
خیال یہ تھا کہ شاید مجھ سے خوش نصیب
کوئی شخص دنیا مین نہین اور شاید مجھ
سے زیادہ مزے سے کوئی بھی زندگی
بسر نہین کرتا۔ مگر اب جو مین دیکھتا
ہون تو مین زندہ داخل بہشت ہوگیا
اور تم اب تک ہاویہ کو اپنا زاویہ
بنائے بیٹھی ہو۔ چونکہ انصاف اور
ایمان اور مروت کے بالکل خلاف
ہوگا کہ مین آرام اور راحت سے
زندگی بسر کرون اور تم کو اُس بُری
حالت مین چھوڑ دون۔ یا مین ولایت
مین رہ جاؤن۔ یا کوئی دوسری شادی
اِس پرستان مین کرلون۔ یا تمھارے
زندہ رہنے اور مرنے کو برابر خیال کرلون
اس لیے میرا خیال بہت زور سے
اس طرف رجوع ہوا ہے کہ بذریعۂ
نامہ و پیام کے تمھارے خیالات کی
صفائی کرون۔ تم کو تہذیب یافتہ
بناؤن۔ تمھارے دل سے تعصب
آمیز خیالات نکالون۔ اور یہ کوئی
مشکل بات نہین ہے۔ کیونکہ تم کو
اس قدر استعداد ہے کہ تم میرے
خطون کو بخوبی پڑھ لیتی ہو۔ اور بغیر
تائید کسی غیر کے اُن کے معنی بھی نکالتی
ہو۔ مگر مان اس مین دقت اسی قدر
ہے کہ ایسے خطون کا کسی محفوظ سبیل
سے تمھارے پاس پہنچانا چاہیئے۔
لیکن خوشی کا مقام ہے کہ مین نے

اُس کا بندوبست کرلیا ہے۔ کیونکہ (ف) بسر کا بیٹا میرے خیالات کا آدمی ہے۔ اور اُس کے ذریعے سے تم کو میرے خطوط ملا کرین گے۔ مگر خبردار کبھی یہ مراسلات تمھارے ابا جان یا تمھارے بھائی صاحب کی نظر سے نہ گزرین۔ اور اگر اس مین تم غایت درجے کی حفاظت کو کام مین نہ لاؤگی تو بڑا غضب ہوجائے گا۔ اور قیامت برپا ہوگی۔

کوہ قاف۔ کوہ قاف۔ سبز پری۔ لال پری۔ زرد پری۔ نیلم پری۔ پکھراج پری۔ سٹرپٹر پری کے قصے لڑکپن سے سنا کرتا تھا۔ اور ان قصّون کو خیالی باتین جانتا تھا۔ مگر تمھاری جان کی قسم پریون کا ملک یہی ہے۔ یہان کی عورتین آزادی کی ہوا کھا کر جیتی ہین۔ ہر قسم کی تعلیم پاتی ہین۔ ہر مجلس و محفل مین بے تکلف جاتی ہین۔ گاتی ہین۔ بجاتی ہین۔ ناچتی ہین۔ ہر قسم کے مردون کو خوش کرتی ہین۔ عمدہ سے عمدہ شرابین پیتی ہین۔ متوالی بھی بنتی ہین۔ سواریون پر سیر کو نکلتی ہین۔ لباس صاف پریون کا سا ہے۔ صرف پر کھونس دینے کی کسر ہے۔ غرضکہ

مصالح جو ہوتا تو اُڑ بھاگتی

مین تو یہان پڑھنے آیا ہون۔ مگر کیا خاک کتاب دیکھون۔ کوئی آن۔ کوئی وقت۔ کوئی لحظہ بھی تو آئینۂ خیال کسی پری وش کے جلوے سے خالی نہین رہتا۔ اکثر اوقات تمھارا دل مین خیال آتا ہے۔ جب کسی فرنگن کی واٹر سلک کی گون پر آنکھ پڑجاتی ہے۔ مجھے تمھارا اگرنٹ کا پاجامہ کس نفرت سے یاد آتا ہے۔ جب کسی کی میم کو کسی دوسرے صاحب کے ساتھ بے تکلفانہ ناچتے کودتے دیکھتا ہون تمھاری شرم ایک تیر کی طرح دل کے پار ہوجاتی ہے۔ جب کسی معزز لیڈی کو بیف[۱] کے ٹکڑے پر ہاتھ صاف کرتے دیکھتا ہون تمھارا

[۱] گائے کا گوشت ۱۲

چپاتیون کو حنائی اُنگلیون سے گھٹکنا
یاد آتا ہے۔ اور کیا جی گھبراتا ہے۔
جب کسی مس کے سر سے جاکی کلب[۵۱]
یا پٹیم کی بو آتی ہے۔ تمھارے سر کے
حنا کے تیل کے خیال اور اُس کی بُری
بو کے تصور سے دماغ پراگندہ ہو جاتا
ہے۔ جب کسی خاتون کو انٹا کھیلتے
وقت پھُرتی سے منی پوری ٹانگن کی
طرح تڑپ جاتے دیکھتا ہون اور
تمھارا مریضانہ اور نخرے سے کمر کو سو
جگہ سے خم دینا۔ اور چوکی پر سے طاق
تک عطر لانے جانا یاد ہوتا ہے۔ تو
دل کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ جب
ایک روشن دماغ عورت کو دیکھتا
ہون کہ اپنی گفتار رفتار اور ذہانت
اور جودت سے بیس بیس خنثلمن[۵۲] یعنی سفید
مردون کو خوش کرتی ہے۔ تو اُس وقت
اس کا تاسف ہوتا ہے کہ تم تو میرے
عزیز مردون کو دیکھ کر اس طرح سے
مُرجھا جاتی تھین جس طرح لجا لو۔
تم نے آج تک شاید بجز ایک آسمان
کی نیلی اور زمین کی خاکی رنگت کے اور
کچھ دیکھا ہی نہین۔ ایک مرغی خانے
مین پیدا ہوئین۔ اُسی مین پلین۔ اُسی
مین رہین۔ کھانے مین فقط مری ہوئی
بکری۔ یا سیپ لگی مرغی کا گوشت۔
یا سڑی گلی مچھلی نصیب ہوئی۔ پہننے کو
گوٹا کناری مسخرہ پن کی آرایش کی
چیزین ملین۔ نہ عمر بھر خدا کی قدرت کا
تماشا دیکھا نہ آزادی سے سانس
لینے کی فرصت ملی۔ بھلا تم ہی خیال
کرو کہ تم سے اور ایک جانور سے
کیا فرق ہے۔ کھانا۔ پینا۔ سونا یہ سب
کچھ تو حیوان کو بھی نصیب ہے۔ تم اگر
تھوڑا سا کام اپنی موٹی عقل سے
لو تو تم کو خود معلوم ہو جائے کہ دنیا
ایک قدرتی عیش خانہ ہے۔ اور
بندگان خدا اس مین عیش و آرام
کرنے آئے ہین نہ کہ قیدی بن کے یا تو
اور مرغی خانے مین رہنے عورت اور مرد

[۵۱] اقسام خوش بو ۱۲ [۵۲] مرد شریف ۱۲۔

دونون خدا کے بندے ہین۔ اور خدا
بڑا منصف مزاج ہے۔ اُس نے دونون
کو برابر بنایا ہے۔ مرد کی دو آنکھ تو عورت کی
بھی دو آنکھ۔ (رہا قوائے جسمانی کا ضعف
اور طبعی جبن سو اُسپر پھر بحث ہوگی)
پھر کیا وجہ کہ عورتین آزادی اور علم
اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنے سے
محروم رکھی جائین۔ بھلا کیا یہی انصاف
ہے۔ کہ ہم لوگ عورتون کو قید خانے
مین بند اور تمام دنیا کے تماشے دیکھنے
سے باز رکھین۔ اور خود پڑھ لکھ کر لائق
بنین۔ خود عمدہ سے عمدہ چیز کھائین
پئین۔ اور اون کو کھانے پینے نہ دین
مردون کے غنچۂ دل کھلانے کے لیے
عورت بادِ بہار ہے۔ مردون کے
دماغ کی صفائی کے لیے عورت کی محبت
کالشہ شرابِ جرمن سے بڑھ کر ہے۔
عورتون کو اللہ نے مردون کی طبیعت
کو ہر وقت اعتدال پر رکھنے کا آلہ بنایا
ہے پھر ایسی حالت مین اگر عورتین
قیدیون کی طرح بند رہین تو کیونکر مرد

چستی و چالاکی اور ہوش و حواس سے
دنیا کے کامون کو انجام دے سکتے ہین
یہان کی عورتین واللہ عورتین نہین
ہین۔ تمھارے لکھنؤ کی بیگمین نہین کہ
بھوت کا قصہ سُنکر ڈرین شیر کے
نام سے کانپ جائین۔ توپ کی آواز
سے تھرتھرانے لگین۔ بیس روز مین
دالان سے صحن خانے مین نکلین۔
فقط بیکار ناز اور نخرے مین دن رات
کاٹین۔ اپنے شوہرون کو خود پردہ نشین
بنائین۔ کوّے تک کو نامحرم جانین۔
ایک چپاتی کھانے پر غرور کرین حضرت
عباس کی درگاہ تک جانے کو حج کا
سفر جانین۔ جیتے جی بیس کہار سے
اپنی زندہ لاش اُٹھوائین۔ بکریون
کی طرح دن بھر بیان چباتی رہین۔ موتیون
کے سے دانتون کو مسی مل ملکر سیاہ
بنائین۔ دردِ سر اور اختلاج قلب کی
شکایت مین آٹھ پہر مبتلا رہین۔ کانون
کو چھید چھید کر شہد کی مکھیون کا چھتا
بناڈالین۔ مہندی کی پتیون سے

ہاتھ پاؤن سُرخ کرین غیر مردون کی
آواز سُنکر وحشیون کی طرح بھڑکین
جلسون کا تماشا چلمنون سے دیکھین
گاڑیون پر سیر کو نکلین - پڑھنے لکھنے
کے نام سے جلین حوران انگلستان ع
وہ بلا آفت قیامت برق ہین
کہ ایک دم مین پرانے بھوت کو
سر سے اُتار دین - ایک آن مین محل
سرا سے جن کو بھگا دین - شیرون کے
شکار کا تماشا دیکھنے جاتی ہین - موقع
اور محل سے ہاتھی پر بیٹھ کر گولی بھی
لگاتی ہین - پریڈ[۱] پر دس ہزار بندوق
اور دو سو توپ کی آواز سنتی اور
قہقہے لگاتی ہین - سیر کرنے روم اور
جزائر اور سوئیزرلینڈ[۲] کے پہاڑون
مرد احباب کے ساتھ بلکہ اکثر اوقات
تنہا بھی چلی جاتی ہین - دن بھر لکھتی پڑھتی
اور خانہ داری کا کام کرتی ہین - شام
سے تماشا خانون محفلون درباروں
اور جلسون کو زینت بخشتی ہین - اپنے

شوہرون کو وطن مین چھوڑ کر عجائبات
روزگار دیکھنے دور دراز ملکون مین
چلی جاتی ہین - اور اپنے تجربے کو پختہ
کرتی ہین - بڑے بڑے لال کلے اور
سفید کلے والے سفیرون سے ڈنٹ کر
ہاتھ ملاتی ہین - اور لپٹ کر پولکا ناچتی
ہین - دو دو سیر گوشت اور چار چار
بکس سارڈین مچھلی ٹفن[۳] مین کھا جاتی
ہین - چار چار بوتل بیر بیسیون بوتل
شام مین کھیلتے کھیلتے نوش جان
فرما جاتی ہین - ہندوستان مین جانا
اُن کے لیے ایک سہل اور تفریح انگیز
سفر ہے - اپنے شوہرون کی ساری
آمدنی ایک ایک گون مین خرچ
کر ڈالتی ہین - ریل پر اور فٹن پر اور
چرٹ پر اور جہاز دخانی پر ہوا کھانے
جاتی ہین - کسی کے مرجانے سے برسون
لباس سیاہ پہن کر پیتی کھاتی اور
ناچتی گاتی اور اُس کی روح کی دعوت
مین مصروف رہتی ہین - کسی مصنوعی

[۱] قواعد کا میدان ۱۲ [۲] فرنگستان کے ایک چھوٹے سے ملک کا نام ۱۲ [۳] ناشتا ۱۲

چیز کے رنگ سے اپنے بدن اور اپنے
دانتون کو خراب نہین کرتین - غیر
مرد سے بڑے تپاک - بڑی محبت - بڑے
اخلاق - اور بڑی گرم جوشی سے ملتی
ہین - کتابین تصنیف کرتی ہین - تحریر
لکھتی ہین - دکان مین ہر قسم کی چیز
بیچتی ہین - ہزار ہا قسم کی تجارت کرتی
ہین - ٹیلیگراف[1] چلاتی ہین - بیمارون کا
علاج کرتی ہین - سیتی ہین - پروتی ہین -
پارلیمنٹ مین بحث سُننے جاتی ہین -
تماشا خانون مین سانگ لاتی ہین -
مدرسون مین درس دیتی ہین - شفاخانون
مین مریضون کی خبر لیتی ہین - جیل خانون
مین قیدیون کی خبر گیری اور چارہ جوئی
کے لیے جاتی ہین - عمر بھر پارسا بن کر
گرجون مین پادری صاحبون کے ہاتھ
پر شام و صبح توبہ کرتی ہین - بن ٹھنکر
نماز پڑھنے تشریف لے جاتی ہین -
خلاصہ یہ کہ دنیا مین جو کچھ مرد کرتے
ہین سب یہان کی عورتین بھی کرتی
ہین - اور ہمارے ملک کے مردون
سے کہین آرام و مسرت اور تسکین
اور شوکت سے زندگی بسر کرتی ہین
اب بتلاؤ یہ عورتین نہین نہین یہ
فرنگستانی پریان اچھی ہین یا ہمارے
ملک کی بیگمات کہ جس مین تم بھی ہو -
مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ کیون
مین تم کو اپنے ساتھ نہ لایا - وگرنہ آجتک
تم کو تراش خراش کر اپنے مطلب کا
بنا لیتا اور تمھارے تیرہ و تار دل
مین نئی روشنی کا چراغ جلا دیتا -
اگر تم میرے ساتھ ہوتین تو مجھے بہت
کچھ فائدہ پہنچتا - کیونکہ یہان مہم والے
آدمی کی مجرد سے زیادہ قدر و منزلت
ہوتی ہے - اور وہ ہر قسم کے جلسے اور
صحبت اور مجلس اور دربار مین بلایا
جاتا ہے - اور ہر قسم کے لوگ عموماً
اُس کی بڑی خاطر کرتے ہین خصوصاً
مجرد لوگ تو اُس کو پوجتے ہین - پھر
ایسی حالت مین اگر مین تم کو اپنے

[1] تار برقی ۱۲

ساتھ لاتا تو گویا سارا لندن تمھارا تماشا
دیکھتا۔ اور ہزارون میم تم سے ملاقات
کرنے آتین۔ بیسیون نوجوان لارڈ[۱] اور
ڈیوک روز مجھسے ملنے آتے۔ کیونکہ تمھارے
ملک کی تو کوئی عورت یہان ہیچ نہین۔
اس لیے تمھاری خاطر حد سے زیادہ ہوتی
اور تم کو ہر کوئی گلے کا ہار بناتا۔ اور میرا
کام مفت مین نکلتا۔ یہان عورتون
کی سفارش ہر قسم کی سفارش سے زور آور
اور پُر اثر ہے۔ ان کی سفارش سے بڑے
بڑے جلسون کا ممبر بنتا ہے۔ ان کی سفارش
سے عہدہ ہاے جلیلہ ملتے ہین۔ ان کے
ذریعہ سے اعلیٰ درجے کی صحبتون مین
رسائی ہوتی ہے۔ ان کی سفارش سے
وزرا کی حکمت عملی مین فرق آجاتا ہے۔
ان کے دباؤ سے بڑے بڑے مدبر
اپنی راے بدل ڈالتے ہین۔ القصہ کوئی
کام ایسا نہین ہے جو تمھاری محبوبون
کی تائید اور توجہ سے نہ نکل سکتا ہو۔
پھر ایسی حالت مین تم ہی خیال کرسکتی

ہو کہ تمھارے یہان چلے آنے اور رہنے
سے مجھکو کیا فائدہ پہنچتا اور میری
رسائی کیسی چمک جاتی۔ غالباً اس
خط کو پڑھ کر تمھارے دل مین گدگدی
اُٹھے کہ تم بھی یہان آکر اپنی مغربی
بہنون کے ساتھ اُن جنتی مزون کی حصہ دار
بنو جن کو اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت
دونون کے لیے دنیا مین اُتارا ہے۔
تمھارا آنا یہان کچھ مشکل نہین ہے۔
بشرطیکہ تم ہمت کرو۔ اور تعصب اور
شرم ناجائز کی زنجیر کو ایک بار توڑ ڈالو۔
مگر جب تک کہ تمھارے باپ (جن کو
مین ایک بڈھے اور نیم مردہ قاز سے
تشبیہ دے سکتا ہون۔) زندہ ہین۔
البتہ بہت سی دقتین پیش آئین گی کیونکہ
وہ شخص نہایت متعصب اور تیرہ عقل
ہے۔ اور اُس کا پیکر بے جوہر بالکل مغربی
مغربی کے اثر سے خالی ہے۔ اس شخص کے
جو خطوط میرے نام یہان آتے ہین
اُن کے مطالعے سے میرا وقت بیکار

[۱] ان القاب سے بڑے بڑے نواب اور اُمرا پکارے جاتے ہین ۱۲

ضائع ہوتا ہے۔ کیونکہ اُن خطوط کو بجز بی
بد تہذیبی۔ حماقت۔ اور تعصب کا ایک
مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ اُن خطون کے
مضامین پڑھ کر کبھی تو بے اختیار مجھے
ہنسی آتی ہے۔ اور کبھی غصّے سے میرا چہرہ
سُرخ ہو جاتا ہے۔ میرا قصد ہے کہ عنقریب
ان لوگون سے نامہ و پیام بند کر دون
کیونکہ ایسے لوگون سے مراسلات رکھنے
مین میرے نازک اور روشن دماغ کے
خراب ہو جانے کا ڈر ہے۔ جب تک یہ
بڈھے بے وقوف زندہ ہین تمھارا
ہندوستان سے قدم نکالنا خالی از
وقت نہین ہے۔ اور وہان کے قوانین
قومی کے مطابق ایک طرح غیر ممکن معلوم
ہوتا ہے۔ مگر بہر حال تم کو اپنے خیالات
کی صفائی بہت ضرور ہے۔ اور لازم
ہے کہ میرے ہندوستان پہنچنے کے قبل
تم اپنے کو زیورِ شایستگی آزادی سے
آراستہ و پیراستہ کر ڈالو۔ اور میرے
ساتھ عمر بھر زندگی بسر کرنے کے قابل
بناؤ۔ کیونکہ ہندوستان مین مَین وہ

دل وہ دماغ وہ مزاج وہ طبیعت
وہ مادۂ تہذیب اور وہ اخلاق لیکر
نہین آنے کا جس کے ساتھ جہاز پر
سوار ہوا تھا۔ بلکہ مین اپنی قوم کا مصلح
اور تہذیب آموز بن کر آؤن گا۔
عورتون کو آزادی دلوانے کا وکیل
مین بنون گا۔ تعصّب اور پُرانے خیالات
کی زنجیر مین توڑون گا۔ پھر۔ اِن بڑے
بڑے کامون مین میری کامیابی زیادہ تر
تمھاری تائید پر موقوف رہے گی۔
اور گویا تمھارے ذریعے سے مین اس کو
ثابت کرنا چاہون گا کہ ہان بیگمات
مین بھی تہذیب یافتہ ہونے کا مادہ
ہے اور وہ بھی نئی روشنی کے مطابق
اخلاق اور آزادی کو صحیح طور سے
برت سکتی ہین۔

یہان کی میم صاحبون کے اخلاق
کی تعریف مین کیا کرون۔ کوئی کمبخت
روز ایسا ہو گا۔ کہ میری دعوت
کہین نہوتی ہو۔ چاے کی دعوت۔
بادہ نوشی کی دعوت۔ قہوے کی

دعوت - کھانے کی دعوت - اکثر ہوا
کرتی ہے - اور اکثر تہذیب یافتہ
عورتین حینِ ملاقات تمھارا ذکر چھیڑتی
اور تمھارے حالات کی مستفسر ہوتی
ہین - مگر خیر مین اپنی عزت سلامت
رکھنے کو دروغ مصلحت آمیز بہ از
راستی فتنہ انگیز پر عمل کرتا ہون -
عورتون کے ساتھ یہان کے مقنن
صاحب نے بھی واللہ بڑی رعایت
کی ہے - یعنی عورت کے لیے کوئی سزا
اُس حالت مین بھی نہین ہے جب کہ
وہ اپنے شوہر سے بیوفائی کرے - دوسرے
کسی مرد سے پھنس جائے یا دل لگائے
کیونکہ ایسے تعلق کے کرنے مین سزا
دینے سے آزادی مین فرق آجاتا ہے
اس غدار شہر مین سیکڑون عورتین ایسی
ہین جن سے اُن کے شوہرون سے
قانونی جدائی ہوگئی ہے - مگر شوہر
اُن کو عزت و آرام سے زندگی بسر
کرنے کے لیے ماہانہ ایک مشاہرہ
معتد بہ دیتا ہے - اور وہ پوربی آڑی

سے اُس کو خرچ کرتی ہین - اور اپنے
احباب کی محبت مین مسرور رہتی
ہین - حالانکہ تمھارے ملک کے لوگ
زنانے مکان کے جھانکنے پر گولی مار
دیتے ہین - خیالی بات پر جان دیتے
ہین - اس قسم کا قصہ سنکر جو رو کے
گلے پر چھری چلا دیتے ہین - اور یہ
سب بدتر قسم کی بداخلاقی ہے جس کا
تذکرہ سُن کر یہان کی عورتین کانپ
جاتی ہین -

تمھارے نیم وحشی بھائی کے خط کے
ذریعے سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ اکثر
تمھاری طبیعت بدمزہ رہتی ہے -
اور ضعف کے آثار تمھارے بشرے
سے ظاہر ہین - اور حکیم لوگ سڑے
ہوے پتون کا عرق پلا پلا کر تمھاری
جان مارنے کی فکر مین ہین - اگر مجرد
ضعف ہے تو اس قسم کے بے اصول
علاج پر لعنت بھیجو - اور اپنے بھائی
کے ذریعے سے کسی انگریزی دکان
سے ایک بوتل پرانا عرق پورٹ واین کی

ایک نہایت مقوی دوا ہے منگا لو۔
صبح کو ایک تولہ اور شام کو ایک تولہ
پیا کرو۔ پھر ہفتے بھر مین چہرہ گلنار
ہوجائے گا۔ طاقت اور پھرتی آجائے
گی۔ اور خوب بھوک لگے گی۔ یہان کی
عورتین ضعف مین اکثر اس دوا کا
استعمال کرتی ہین۔ اور ہزارون مرتبہ
یہ مجرب عرق تجربے مین آچکا ہے۔ اسکے
پینے سے ایک مزہ دار گرمی مزاج مین
آجائے گی۔ اور دل خوش ہوجائے گا
کیونکہ یہ دوا مفرح ہے۔ مگر اُس
گرمی سے ڈرنا نہین۔

اب اس وقت میل کا وقت
قریب ہے۔ اس لیے مین خط کو بند
کرتا ہون پھر آیندہ میل مین تم کو میرا
خط ملے گا۔

راقم

سعید ازلی

نئی روشنی کا نامہ و پیام

لندن۔ سو ومٹن اسٹریٹ نمبر ۳۲۰۹۶

ستمبر ۱۸۷۸ عیسوی

مائی ڈیر پاپا۔ شاید حضور یہ مختصر
مفید مطلب القاب اور اس کے
نازک اور پیارے اور دل نواز معنی
نہ سمجھین۔ اور مجھسے خفا ہون۔ کہ کیون
مین نے مغلق اور پر شوکت الفاظ القاب
مین استعمال نہ کیے۔ اور کیون ایک
انگریزی القاب سے عریضہ شروع کیا
لازم ہے کہ قبل مضامین ضروری کے
مین آپ کو اس کی کیفیت تصریحی لکھون
اس فقرے کے معنی پیارے ابا جان ہین
مگر انگریزی زبان کی ملاحت کے سبب
ان تینون لفظون کے اجتماع مین ایک
عجیب خوشگوار مزہ پیدا ہوا ہے۔
جو ساری قاموس اور صراح کے لکھنے
سے بھی ممکن نہین۔ کیونکہ مصنوعی اور
اصلی طور کے اظہار محبت مین باہم بڑا
فرق ہے۔ اور مشرقی السنہ کل مصنوعی

ہین۔ اس لیے اُن کا اثر دل پر پورا پورا
نہین ہوتا۔ یہان بادشاہزادے اسی
القاب سے اپنے والد کو یاد کرتے ہین
اور جب کوئی غریب لڑکا اپنے باپ کو
مائی ڈیر پاپا کہکر پکارتا ہے۔ اُس وقت
بلا مبالغہ میری کیفیت صاف وجد
کی سی ہوجاتی ہے۔ چاہے حضور مجھ سے
خفا ہی کیون نہون۔ مگر مین تو اپنے
سچے دل کے جوش محبت سے حضور کو
اس لقب سے حاضر و غائب پکارا اور
خطاب کیا کرون گا۔ اور مین نے اپنے
چھوٹے بھائی حیدر مرزا کو بھی اس کی
ہدایت کی ہے۔ مگر مین نہین سمجھتا کہ
اُس کو اس کی ہمت ہوگی۔ اور وہ اس
لفظ کو ایسا پسند کرے گا جیسا مین نے
کیا ہے۔ کیونکہ اب تک تو وہ اُس
بدرروین بند ہے جہان سے بدتہذیبی
اور تعصب اور بوسیدہ خیالات کے
نجس ابخرے نکلا کرتے ہین۔ آپ نے
چلتے وقت جو عمدہ عمدہ سرمائی کپڑے
شال اور زردوزی کے بنوا دئے تھے
سب یہان بے کار ہوگئے۔ کیونکہ
ایک روز مین اُن مین سے ایک جوڑا
پہن کر ہائیڈ پارک کی سیر کو نکلا تھا۔
بلا مبالغہ دو سو بدذات اور شریر لونڈے
تالی بجاتے ہوئے میرے ساتھ ہوگئے۔
اور صاف ہولی کے سانگ کی قطع میری
بن گئی۔ اُس لباس فاخرہ سے ایک
نقصان یہ بھی ہوا کہ ہوٹل والے صاحب
نے اپنا بل بڑھا دیا۔ اور مجھ سے بہ نسبت
اور معمولی مسافرون کے ہندوستانی
شہزادہ جاننے کے سبب روپیہ زیادہ
لیا۔ مجھے بہ مجبوری یہان کپڑے بنوانے
پڑے۔ اور قریب ۵۰۰ روپیہ کے
خرچ ہوا۔ امید کہ جلدی ہنڈوی
کے ذریعے سے آپ یہ روپیہ عنایت
کرین۔ علاوہ اور نقصون کے ہندوستانی
لباس سے اس سرد ملک مین اعضاے
اندرونی و بیرونی کی پوری حفاظت
بھی نہین ہوسکتی۔ فقط لباس سے
کیا خاک حفاظت ہوا گر غذا گرم نہ کی
جاے اور عمدہ عمدہ ولایتی عرق کا

استعمال نہ ہو۔ کیونکہ یہان مزدور
تک تو پانی پینا حرام جانتا۔ اور بیر یعنے
چراتا اور دشتی جو کا مرکب عرق کشیدہ
پیتا ہے۔ اسی کو آپ لوگ اپنے خیالات
کے مطابق بیر شراب کہتے ہین۔ اور اس
بارے مین آپ لوگون کا سارا ایمان
خانسامان لوگون کے قول پر ہے۔ اُنھون
نے جو کچھ کہدیا وہ ہندوستانیون کے
لیے وحی آسمانی ہے۔ یہان آنے کے
تھوڑے روز بعد میری طبیعت بدمزہ
ہوگئی تھی۔ مین نے فوراً ڈاکٹر لیکنگ کو
بلوایا۔ اُنھون نے دوا بھی دی۔ اور
مجھ سے یہ بھی کہا کہ اگر مین روز چار
پائینٹ (یعنی نا بالغ بوتل) کلاریٹ
سے کم پیون گا تو غالباً مرجاؤن گا۔
اب مجبوری سے مجھے کلاریٹ کا عرق
پینا پڑتا ہے۔ اس خرچ کا حساب بھی
وہان نہین ہوا تھا۔ ضرور ہے کہ اب
جو آپ ایجنٹ کے نام خط لکھین اُس
مین اس خصوص مین ایک عام ہدایت
فرمادین کہ میری حفاظت جسمانی مین

بصلاح اطبا جو خرچ ہو اُس کا بل
وہ پاس کردیا کرے۔ مین یہان نرا
کٹھ ملا بنکر تو رہ نہین سکتا۔
کیونکہ یہ میری طبیعت کے بالکل
خلاف ہے۔ اور علاوہ اس کے آپ
کے نام و نشان مین بھی اس سے فرق
آئے گا۔ اور جب کہ نرا کٹھ ملا مین نہ بنا
تو پان تنبا کو کا خرچ تو ضروری ہے۔
اور یہان پان تنبا کو کے قائم مقام
چاے قہوہ (بیگ) اور چرٹ وغیرہ
ہے۔ پس ضرور ہے کہ اس ضرورت
شدید کا خیال بھی خاطر شریف مین رہے
مین کیا کہون یہان شریف کے لیے
کئی ایک قسم کا خرچ ہے۔ جو لوگ کہ
ہندوستان مین رہ کر یہان کے
حساب کا تخمینہ کیا چاہتے ہین اُن کی
یہ سراسر حماقت ہے کیونکہ کوئی تخمینہ حساب
کا وہان سے ہو نہین سکتا۔ اور انگریز
لوگ جو وہان ہین سب کے سب اپنے
اندازہ کا خرچ بتا دیتے ہین۔ یہان
جب کوئی غیر ملک کا آدمی کسی قسم کی

اچھی صحبت مین ملنا جلنا چاہے تو ضرور
ہے کہ وہ پہلے سے جیب مین حسب
موقع خرچ کرنے کے لیے کافی روپیہ
رکھ لے ورنہ کبھی اس کی رسائی ہو
نہین سکتی - فرض کیجیے ایک تعلیم یافتہ
دوست کی ملاقات کو جاؤن اور
وہ اُس وقت اور چند دوستون کے
ساتھ گنجیفہ کھیل رہا ہو تو مجھے ضرور
یہان کے ولایتی اخلاق کے مطابق
اُس کھیل مین شریک ہونا ہوگا -
اور یہان کا کھیل اللہ کے فضل سے
کوئی سادہ کھیل ہندوستان کی
طرح کا تو ہے نہین کہ مفت مین
کوئی اپنی اوقات ضائع کرے - بلکہ
یہان بغیر بازی کے کوئی کھیل ہی
نہین - روز شاید کروڑون روپیہ
کی ہار جیت کی نوبت آتی ہوگی پس
اس صورت مین اس مہذب کام
کی انجام دہی کے لیے خرچ کی ضرورت
ہے - ہان ہان ایک بات رہ گئی -
کہین آپ میری اس تحریر سے یہ نہ
خیال کرلین کہ یہان کے لوگ عموماً
جواری ہین - کیون کہ لفظ عزت شکن
ہے - حالانکہ یہان کوئی ایسی بات نہین
ہے - بلکہ صرف تفریح اور عقل کی صفائی
کے لیے لوگ بعض بعض قسم کا کھیل
کھیلتے ہین - یہان کے ہوٹلون اور
مکانات عام مین اکثر نوکرون کی
جگہ خوب صورت طرح دار تربیت
یافتہ چست اور چالاک کم سن عورتین
ہین - اور یہی لوگ ہر قسم کا کام دن کو
اور رات کو دیتی اور کرتی ہین - اور
اس خوش اخلاقی اور مروت سے
پیش آتی ہین کہ آدمی اُن پر جان
دینے لگتا ہے - حضور کے سر مبارک
کی قسم میری تو یہ کیفیت ہے کہ بے
اختیار ان کو مارے محبت اور اخلاق
کے گلے سے لگا لینے کو جی چاہتا ہے -
یہ لوگ ایسی شایستہ اور ہوشیار
ہین کہ ان پر سے ہزار بیگم کو صدقے
کر ڈالون تو بجا ہے - جب کچھ دنون
اچھی طرح سے خدمت کرتی ہین اور

جب یہ جان لیتی ہین کہ اُن کا آقا
یا مالک یا مسافر ہوٹل اُن سے خوش
ہوا تو وقت فرصت مین مسکراتی ہوئی
آتی ہین۔ اور اس انداز سے انعام
مانگتی ہین کہ صاف یہ جی چاہتا ہے کہ
منی بیگ اُٹھا کر اُن کے حوالے کر دیجیے
اور جب اُن کو کچھ مل جاتا ہے تو پھر
ایک پھرتی کی ادا سے گون کو چکر
دے کر اور سر کو جھکا کر تھینکس دے کر
کمرے سے اس طرح نکل جاتی ہین کہ اُس
انعام دینے والے کو شہید کر ڈالا۔ اِن کا
ہندوستانیون کی طرح یہ قاعدہ
نہین کہ ہر وقت انعام کے لیے دق
کرین بلکہ موقع اور محل سے خواستگار
ہوتی ہین۔ شاید ہمارے ملک کے
بعض رئیسون کے ملازمون نے
اس قسم کی حور نژاد عورتون سے
کچھ حد سے زیادہ ہندوستانی اخلاق
برتا تھا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہان
بہت سے اکدش بچے ہو گئے۔ یہ بات
بہت بری ہوئی کہ بچہ ہو گیا۔ کیونکہ
یہان کے اخلاق کے مطابق نمایان
طور پر ذلت بہت معیوب ہے خیر
گوشت خرد ندان سگ۔ اُس سے
مجھے کیا کام۔ مین نے فقط اِن کی وسعت
اخلاق کے دکھانے کے لیے اس قدر
بھی لکھا۔ ورنہ اس کی کچھ ضرورت
نہ تھی۔ پرسون ایک رئیس کے مکان
مین ایک ناچ کا جلسہ تھا۔ وہان مین
بھی گیا تھا۔ میری جان پہچان ایک
میم نے مجھسے ناچنے کو کہا اور اس کی
خواہش کی کہ مین اُس کے ساتھ
ناچون۔ مگر مین نے شرمندہ ہو کر انکار
کیا۔ وہ کب مانتی تھی۔ مجبوری سے
مجھے باضابطہ اُس سے لپٹ کر کودنا
تڑپنا اور اُچکنا پڑا۔ چونکہ میرا پاؤن
بے قاعدہ پڑتا تھا۔ اس سے بڑی ہنسی
ہوئی۔ اور بعض طبیعت دار میمون
نے خوب تالیان بجائین۔ اور بعض
مسخرے صاحبون نے ہرّا دیا۔

دوسرے روز مجھے ایسی ندامت
ہوئی کہ مین علی الصباح ایک ناچ

سیکھنے کے اسکول مین چلا گیا - اور
ایک ہفتہ کے دو پونڈ دے کر اپنا
نام لکھوایا اب مین ناچ کی بھی تعلیم
پا رہا ہون - اور یہ عنایت ایزدی
میرے پاؤن خوب اچھی طرح پڑنے
لگے ہین - اور اسکول مین میری بڑی
تعریف ہے - اور میرے ہم درس طلبا
مجھے برہما پونی کہتے ہین - اور یہ نام مشہور
ہوتا جاتا ہے - اس سے یہ غرض نہین
کہ مین جانور ہون - بلکہ میری قدم بازی
کی پلّے سرے کی تعریف ہے - ناچ کے
اسکول کی معلمہ ایک معزز خاتون ہین
اور وہ خود ساتھ ناچ کر ہم لوگون کو
ناچنا بتاتی ہین - حضور اس کو سنکر بہت
خوش ہون گے کہ اب مین کانٹے چھری
سے خوب جلدی کھا سکتا ہون - اور
کانٹے سے سارڈین مچھلی کے کانٹے
بھی صفائی سے اور ضابطے کے مطابق
الگ کر ڈالتا ہون - اور ولایتی پنیر
بھی شوق سے کھاتا ہون - میرا قصد
ہے کہ عمدہ سارڈین اور ولایتی پنیر
اور کچھ نمکین گوشت حضرت والدہ صاحبہ
اور حضور کے لیے بھی آیندہ میل مین
روانہ کرون - یہ چیزین نہایت مقوی
اور خوش ذائقہ ہین - اور یقین کلی ہے
کہ حضور نوش فرما کر غایت درجہ اس
ارادت کیش سے راضی ہون گے -

امّان اور باجی کے ہاتھ کا لکھا ہوا
جو کوئی خط نہین آتا اس سے میرا دل
اکثر غمگین رہتا ہے - اور اکثر مین
افسوس سے اس طرف خیال کرتا ہون
کہ سات سمندر پار مجھے اُن کی پیاری
پیاری باتین سُننی نصیب نہین ہین -
اور نصیب ہون تو کیون کر آپ نے
تو اپنے تعصب انگیز خیالات کے
مطابق اُن کی تعلیم ہی نہین کی - اُنکو
پڑھنے لکھنے سے کیا کام - پھر کون سی
شکل ہے کہ مجھ سے اور اُن لوگون سے
نامہ و پیام ہو - اور جب تک باہمی
خیالات محبت آمیز کا مبادلہ نہ ہوتا
رہے کبھی محبت کا درخت سرسبز
اور تازہ نہین رہ سکتا - وہ لوگ

کبھی کبھی منشی صاحب سے خط لکھوا کر
بھیجا کرتی ہین۔ اُس خط مین بجز دعا
سلام اور خاک پتھر کے کچھ بھی نہین ہوتا
پھر ایسے خط سے مجھ دور افتادہ کی کیا
تسکین ہوگی۔ کیا اب بھی حضور تہذیب
کا چشمہ نہ لگائین گے۔ کیا اب بھی حضور
تعصب کی زنجیر کو نہ توڑین گے۔ کیا
اب بھی حضور تعلیم نسوان کے فوائد کو
نہ دیکھین گے۔ کیا اب بھی حضور
بہار دانش اور مینا بازار کے ورق
گنا کرین گے۔ کیا نئی روشنی کی چمک
اب تک حضور کے آرام خانے مین
نہین گئی۔ کیا ہم لوگون کے بڑے
مغربی پیشوا کی آواز اب تک گوش
مبارک تک نہین پہنچی۔ مین دست بستہ
التماس کرتا ہون۔ کہ اب بھی حضور
خواب غفلت سے چونکین۔ اور
دنیا کی موجودہ اور آیندہ ضرورتون
کو غور اور توجہ سے دیکھین خیر
اماں جان کی تعلیم کا وقت تو باقی
نہین رہا۔ اب لیے سراسر مجبوری ہے

باقی رہین چھوٹی باجی اور منجھلی باجی۔
اِن کو تو للہ کسی اسکول مین بسم اللہ
کرکے داخل کر دیجئے۔ تاکہ قبل شادی
کے زیور تعلیم و تہذیب سے آراستہ
ہوجائین۔ جاہل عورت کو کسی مرد کے
حوالے کرنا صاف ایسا ہی ہے۔ کہ
کسی کو عمر بھر ایک بلائے بے درمان
کے ساتھ رہنے کے لیے مجبور کیا جائے۔
مجھ کو بعض عزیزون کے خط سے یہ
بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ کو میری
شادی کا بھی خیال ہے۔ اور آپ
بغیر اجازت میرے ادھر اُدھر وعدہ
کرتے پھرتے ہین۔ مگر اس کا انجام
اچھا نہین ہے۔ کیونکہ مین کبھی ایک
وحشی اور غیر مہذب عورت کے ساتھ
عمر بھر رہنا پسند نہین کرون گا۔ اور
کبھی اس خصوص مین آپ کی کوئی بات
نہین مانون گا۔ میرے اس التماس
کو اپنے آغوش خیال مین رکھ کر حضور
میری نسبت کوئی بات
کرین۔ تعلیم نسوان کے باب مین اگر

اگر آپ کے خیالات صاف نہون تو
آپ حضور مجتہد عصر حضرت قبلہ و کعبہ
مغربی کے حضور مین حاضر ہون اور
اُن سے اس بارے مین صلاح کرین
پھر وہ بہمہ وجوہ آپ کا رفع شک
کر دین گے۔ اور آپ کے خیالات کی
تاریکی روشنی سے مبدل ہو جائے گی۔
حیرت ہے کہ ایسا شخص آپ سے
دو اسٹیشن کے فاصلے پر رہتا ہے پھر
بھی آپ اُس کی صحبت تہذیب بخش
سے فیض اندوز نہین ہوتے۔ میری
راے ہے کہ اگر حضرت قبلہ و کعبہ کی رائے
ہو تو مغربی کالج مین میری بہنون کو
اللہ کا نام لے کر بڑے دن کے دن
داخل کر دیجئے۔ پھر دیکھیے زمان تحصیل
کے ختم ہونے پر کیسی دو حورین گھر مین
آتی ہین جن کی لیاقت اور سلیقہ اور
نئی روشنی کی چمک سے بزرگون کا نام
روشن ہو جاے۔ اور جنکی زیارت کو بزرگون کی
روح پُرانے مقبرے سے ہمیشہ آیا کرے۔

راقم سعید ازلی

نئی روشنی کا نامہ و پیام

لیڈن ہال اسٹریٹ نمبر ۱۰۹۸۶ - لنڈن۔
تاریخ ۴ - فروری ۱۸۸۹ء
مائی ڈیر پاپا۔

حضور کو معلوم ہے کہ حضور کے
احکام کی بجا آوری مین یہ ارادت
اندیش کس قدر دل و جان سے
کوشش کرتا ہے۔ ہر میل مین عریضہ
روانہ کرنا مین نے اپنا فرض سمجھ لیا ہے
کیونکہ مین جانتا ہون کہ مشرقی خیالات
کے لوگون کو اپنے عزیزون کی خبر خیر و عافیت
کے ہمیشہ نہ ملنے سے بڑا اضطراب اور
سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب کہ
دیر تک کسی عزیز دور افتادہ کی خبر
نہین ملتی تو مستورات بہت پریشانی ظاہر
کرتی ہین اور نہایت بے چین ہو جاتی
ہین۔ اور اس کثرت سے نذر و نیاز
مانتی اور کرتی ہین اور اتنے قل اعوذ یون
رٹا لون۔ اور فال کھولنے والون کو
بُلواتی اور اس قدر درگا ہون مین

شیرینی بھیجتی ہین جس سے ایک خاندان
کی تحویل کو بڑا نقصان پہنچتا ہے اور
اُس کی اسٹیٹ[۱] کی مالی قوت بہت
کم ہوجاتی ہے۔ ایک مرتبہ بسبب کثرت
اشغال کے گزشتہ اگست ۱۸۷۶ء
عیسوی مین کئی مہینے کئی روز تک کوئی
عریضہ ترسیل نہ کرسکا تھا۔ اسپر میری ہمشیرہ
مکرمہ نے کونڈا مانا تھا جس مین آخرکار
قریب تین سو روپے کے خرچ ہوا اور
اس بیوقوفی کی خبر کو سُن کر مین دو تین
روز تک افسردہ خاطر اور ملول رہا
اور اب تک میرے دل سے اُس کا
صدمہ نہین گیا۔ بلکہ وہ صدمہ کبھی دُور
نہ ہوگا۔ کاش وہ زر خطیر کسی تہذیب یافتہ
خیرات یا فائدہ عام کے کام مین خرچ
ہوتا تو بندگان خدا اُس سے کس قدر
فائدہ اندوز ہوتے۔

حضور جس سیر چشمی سے مجھکو خرچ
بھیجا کرتے ہین اُس کا تہ دل سے مین
شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور یہان کے
قابل احباب بھی حضور کی پیشین بینی۔
اور سیر چشمی کی تعریف کرتے ہین کبھی کبھی
میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے اخراجات کا
حساب بھی حضور مین ارسال کرون
مگر یہان کے اخراجات ایسے مختلف
قسم کے ہین۔ جن کے مفصل طور پر لکھنے
کا قصد کرنے سے ایک نوجوان طالب
العلم کا بہت وقت ضائع ہوسکتا ہے
اب فرض کیا جاے کہ میرا کسی معزز
خاتون کی دعوت مین ۳ پونڈ خرچ
ہوجائے یا ہوجاتا ہے تو مین ایسے
خرچ کا حضور کو کیا حساب دون۔
کیونکہ ایک قسم کی عمدہ شام پین[۲] کی
قیمت سُن کر تو حضور متحیر ہوجائین گے
اور علاوہ اِسکے اور بیسیون چیزین
ایسی ہین جن کے نام سے بھی حضور
واقف نہین۔ آپ اکثر سرفراز
نامون مین مجھے جُز رسی کے باب مین
تاکید فرماتے ہین۔ اور یہ لکھتے ہین کہ
حضور ایک مبلغ سنگین میری تعلیم مین

[۱] ریاست و جاگیر ۱۲
[۲] نام شراب ۱۲

خرچ کر رہے ہین۔ اور صرف میری ہی
تعلیم کے حضور جو اب دہ نہین بلکہ
میرے اور بھائیون کی تعلیم بھی حضور
پر فرض ہے۔ اور علاوہ بریں ہندوستان
کے اُمرا اور رؤسا کے جیسے اخراجات
ہوتے ہین ویسے سیکڑون قسم کے ضروری
اخراجات حضور کے بھی ہین۔ یہ ٹھیک
ہے کہ میری تعلیم کی اُجرت یا قیمت
بہت ہے۔ مگر اس کا فائدہ بھی آیندہ
نظر آئے گا۔ جب کہ مین بعد تحصیل
کامل ہندوستان آؤن گا ہندوستان
کے رئیسون کی فضول خرچی کا حد و
حساب نہین ہے۔ اور اُس الزام
سے آپ بھی پاک نہین ہین ہندوستان
کے بے وقوف رحم دل لوگ اپنے ہر
قسم کے عزیزون کو بیکار پرورش کرتے
ہین اور اس طرح کاہلون کی ایک
فوج تیار کرتے ہین۔

حالانکہ یہ بہت بُرا طریقہ پرورش
ہے۔ یہان ہر شخص اپنی قوت بازو
سے کما کر کھاتا ہے۔ اور اپنی کمائی سے
اپنے باپ تک کو ایک حبہ نہین دیتا
باپ کو بیٹے اور بیٹے کو باپ سے کچھ
کام نہین۔ ہر کوئی اپنا سر و سامان جیسا
کرنے اور کمانے مین خود مشغول ہے۔
یہ ہر ملک مین مشہور ہے کہ مان کی
محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔
مگر ولایتی مائین بھی اپنے بے کار اور
کاہل بیٹون کو اپنے پاس آنے نہین
دیتین۔ اور کسی طرح اُن کی تائید نہین
کرتین۔ مگر ہندوستان کے سیدھے
اور بے علم لوگ خود اپنے قرابت مندون
کو تباہ و برباد کرتے ہین۔ ہندوستان کے
نیم وحشی لوگون مین ایک مہمان داری
کا رواج بھی بہت بُرا ہے۔ یعنی ایک
ایک شخص کے مکان مین لوگ
مہینون مہمان رہتے ہین۔ اور اُن
کی خاطر تواضع برابر ایک ہی انداز
سے ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک
مہمان صاحب رونق افروز رہتے
ہین اُن کی آؤ بھگت مین فرق نہین آتا
اور اس حماقت کا نام وضعداری ہے

جس لفظ کے کوئی معنی تا ایندم میری
فہم ناقص مین نہین آئے۔ وضعداری
کے معنے ایک مدت تک میرے ذہن
مین بانکپن تھے۔ مگر اب دوسرے
معنی حماقت بھی معلوم ہوئے۔ جب
تک مین اپنے گھر سے نہین نکلا تھا
روز ایک تازہ افسانہ بھوت اور جن
اور ڈاین وغیرہ کا سُنتے مین آتا تھا۔
اس مدمین بھی ہمارے گھر کی عورتین
ہزارون روپیہ ہر سال اُٹھاتی ہین۔
اور حضور اس کا کچھ بھی انسداد نہین
کرتے۔ جب مین گھر مین رہتا تھا ان
افسانہ ہاے خوف انگیز کو سنکر روز بروز
میری ہمت پست ہوتی جاتی تھی۔ اور
اب تک اُس کا اثر میرے دل پر ہے
گو مین اُس نقش نامہ دیوانگی و حماقت
و تعصب کو اپنی لوح دل سے روز
تہذیب کے پانی سے دھوتا ہون
مگر آج تک اُس کے حروف بالکل محو
نہین ہوے۔ حضور بھی اللہ کے فضل
سے ان باتون مین امان جان اور باجی

کم نہین۔ کیونکہ اکثر آپ یہ ارشاد
کرتے تھے کہ گلی والے پیپل کے تلے سے
ہو کر رات کو اور دوپہر کو کوئی لڑکا نہ
چلے۔ کیونکہ اُس پر بڑے بدذات اور
شوربشت بھوت رہتے ہین۔ چونکہ
آپ کے اور نیز دوسرے عزیزون کے
ایسے خیالات ہین اس لیے عامل اور
جھاڑنے پھونکنے والے فقیر بھی مستورات
کی خاص تحویل پر خوب ہاتھ صاف
کرتے ہین۔ بھلا کب کوئی عقلمند اور
تعلیم یافتہ ایسی خیالی باتون کا قائل
ہو سکتا ہے۔ ہان البتہ قصون کی
آرایش تاریخون کی زیبایش کے لیے
دیو۔ جن۔ پری۔ بھوت۔ یہ سب مصنفون
نے بنائے ہین۔ حالانکہ ان کا کوئی وجود
فی الخارج نہین ہے۔ اور ان کو بھی
ایک طرح کا عنقا کہا جاے تو بجا ہے
اگر آپ لوگون کے خیالی عقیدے
کے مطابق جن یا بھوت ہین تو کیا
وجہ کہ یہ لوگ یورپ مین نہین آتے
اور انگریزون کی گردن پر سوار

نہین ہوتے۔ جن اور چڑیل کی خصوصیت
فقط ایشیائی ملکون مین کیون ہے۔
مجھے دو برس سے زیادہ یہان آئے
ہوا۔ مگر آج تک مین نے جن اور
چڑیل کا نام تک بھی نہین سُنا دیکھنا
تو درکنار۔ ہندوستان مین بھی آج
تک کسی انگریز کو جن نے نہین پچھاڑا
اور چڑیل نے نہین ستایا۔ حالانکہ
مسلمانی خیالات کے مطابق وہ اکثر
ناپاک رہتے ہین۔ کیا بھوت اور چڑیل
کو ہم لوگون سے کوئی خاص محبت ہے
یا وہ لوگ ہندوستانیون پر عاشق
ہین۔ اگر عشق ہے تو چاہیے کہ یورپ
کے عورت اور مرد کو وہ لوگ زیادہ
چاہین۔ کیونکہ اُن مین حُسن زیادہ ہے
اور لباس اور پوشاک بھی اُن کا ہم
سے نفیس اور عمدہ ہے۔ اب مین
چاہتا ہون کہ حضور سے پیرانیون
کے مادّے مین بھی دو چار باتین عرض
کرون کیونکہ ہم لوگون کی ستورات
کے اخراجات ذاتی کی مدمین سب سے

زبردست اور زرریز یہ مدہے۔ شاید
حضور کو تو پتے نشان سے تحقیق ہو
مگر حضور کو اس کی بھی ہمت نہ ہوگی
کہ اُن کی شان مین کچھ بُرا کہین۔
میری راے مین پیر کھیلنا یہ بھی چھنالے
کا ایک رنگ ہے۔ اور اِس
پردے مین اکثر عورتین نیک کردار
بن کر روپیہ بھی کماتی ہین۔ اور در پردہ
مزہ بھی اُڑاتی ہین۔ پیر کیا شے ہے
کہ کسی پر آئے۔ ہان یہ ممکن ہے کہ فکر
یا خلبۂ شہوت سے کوئی عورت مضطر ہو
لوٹنے لگے۔ اس قسم کی پیرانیان
عموماً میری معلومات کے مطابق
فاجرہ ہوتی ہین۔ پھر باوجود علم کے
آپ کو لازم نہین کہ ایسی عورتون
کو زنانے مین جانے کی اجازت دین
انشاء اللہ تعالےٰ مین مع الخیر
وہان پہنچ کر اس کا قرار واقعی انسداد
کرونگا۔ عورتون کی طبیعت پر جو
ایسی بدذات اور مکار عورتون کا
قبضہ ہوجاتا ہے اس کی وجہ فقط

اُن کی جہالت ہے۔ بھلا کسی تعلیم
یافتہ عورت کو کبھی بھی کسی پیرانی یا
پیر میان سے اعتقاد ہو سکتا ہے۔
اُس روز ایک پروفیسر[1] صاحب کی
ذی اخلاق میم صاحبہ نے اپنے باغ
کے مکان مین جو شہر سے دس میل
کے فاصلے پر سمندر کے کنارے واقع
ہے۔ میری دعوت کی تھی۔ اور مین
تین شبانہ روز اُن کے خاندان کے
ذی جوہر اور مہمان نواز اراکین
کے ساتھ رہا۔ اور اس مسرت اور
تسکین سے یہ تین روز بسر ہوے کہ
مین عمر بھر نہ بھولون گا۔ ہمارے معزز
مہمان نواز پروفیسر کی ایک قابل
نوجوان لڑکی ہے۔ اور اُس کو اخبارون
مین تحریرین لکھنے کی قدرت ہے۔ اور
نظم بھی کبھی کبھی لکھ لیتی ہے۔ اس
نوجوان خاتون نے مجھے تعلیم و تربیت
کے متعلق بہت سی نیک صلاحین
دین۔ اور عمدہ عمدہ اخلاقی سبق بھی
پڑھائے اور تین روز تک اپنی محبت
سراپا عشرت سے مجھے ایسا محظوظ کیا
کہ مین تا دمِ مرگ اُن کے احسانات
نہ بھولون گا واقعی جس شخص نے دنیا
مین ایک قابل عالی خاندان اور
ذی اخلاق خاتون انگلستان کی
مہمانداری کا مزہ نہین چکھا وہ گویا
آدمیت اور مہمان پروری کے معنی
ہی نہین جانتا۔ بہت سے ناتجربہ کار
لوگ یہان آنے والے نوجوان کو یہ
صلاح دیتے ہین کہ کوئی یہان آکر
کسی قسم کی شراب منہ سے نہ لگائے
مگر یہان آتے ہی یہان کے حکما اور
ڈاکٹر لوگ یہ غل مچاتے ہین کہ ہلو گ
خلقی طور سے کم زور ہین۔ اور اگر
اس سرد ملک مین مفید شرابین نہ پینگے
تو ہر گز جان بر نہ ہون گے۔ آخر
مجبوری سے اس چیز کو استعمال
کرنا ہوتا ہے۔ مگر یہان ہلو گ حکیمانہ
انداز سے حفظ صحت کے لیے تھوڑا

[1] کسی فن کا اُستاد کامل ۱۲

تھوڑا کلاریٹ شب کو غذا کے ساتھ
پی لیتے ہین۔ اور دعوت وغیرہ مین
جب کوئی لیڈی شام مین کا گلاس
دیتی ہے تو اخلاقاً اُس سے انکار
نہین کیا جاسکتا۔ قریب قریب سارا
صوبۂ بہار اور حیدرآباد تاڑی باز
ہے۔ اس کی شکایت نہین۔ اور ہم
لوگ جو کہین ضرورت سے ولایتی
تاڑی یعنی بیر اور کلاریٹ پی لیتے
ہین تو ہندوستان مین غل ہوجاتا
ہے۔ اور متعصب لوگ تیر ملامت
کا نشانہ بنا دیتے ہین۔ جو حضرات کہ
بادہ نوشی کے خلاف مین وعظ فرماتے
ہین وہ ایک مرتبہ یہان آزادانہ
طور سے تشریف لائین اور چند روز
رہین۔ اور شام مین کا گلاس کسی میم کے
ہاتھ سے نہ لین۔ تو بندہ البتہ تقوی کا
قائل ہو۔ ؎

اور امتحان بغیر تو یہ آپ کا غلام
قائل نہین ہے قبلہ کسی شیخ و شاب کا

ایک بڑے شاعر کا مقولہ ہے۔ کہ جو نہین
پیتے گا وہ کبھی انگریزی لفظون کو صحیح
طور سے تلفظ نہین کرسکے گا۔ اور
امورات تمدن مین اُس کی طبیعت
کبھی نہین لڑے گی۔ حضور اگر اور
دس ہزار روپیہ سے میری تائید
کرین تو مین یہین شادی کرسکتا ہون
اور ایک بڑی قابل حسین اور صاحب
جائداد دوطن کو لے کر وطن آسکتا
ہون۔ اُس کی طرف سے تو کورٹ
شپ[1] کے لیے اصرار ہے۔ مگر مین نے
چونکہ حضور کی مرضی اس بارے مین
دریافت نہین کی اس لیے مجھکو اب
تک انکار ہے۔ اس مین تو شک
نہین اگر میری شادی بعد مراجعت
ہندوستان مین ہوگی تو دس ہزار
روپیہ مصارف بیجا اور ناچ رنگ
مین خرچ ہوجائے گا۔ اور اس کے
علاوہ ہزارون روپیہ اُٹھے گا اسکے
سوا پچاس ہزار کا کابین جو خط غلامی سے

[1] عشق ازدواجی یعنی تمہید شادی کے لیے میل جول ۱۲

کم نہین دینا ہوگا۔ اور اِس قدر برادی
زر کے بعد ایک بدصورت سیاہ فام
اور جاہل عورت ملے گی جس سے
تا زیست مجھسے موافقت معلوم۔
ہان البتہ امان جان اور ابا جان
اُس کو کمخواب کے تھان مین لپیٹ
کر اور سونے سے اُس کے بدن کو
جڑ کر اُس کا تماشا دیکھین گے۔ مگر
ایسی عورت مجھسے تہذیب یافتہ
آدمی کے لیے ایک بلا سے کم نہین
اور آپ کب بھروسا کر سکتے ہین کہ
ایسی عورت کو جورو بنانا مین قبول
کرون گا۔ ہان اگر میری شادی
میری پسند کے موافق یہان ہو جاے
اور مین اپنی بی بی کو لے کر دھان
آؤن۔ اور چورنگی مین برلب میدان
ایک ہوادار اور پُر شوکت ایوان
مین رہون تو اُس وقت حضور دیکھ
سکتے ہین کہ میری ولایتی بی بی اپنی
لیاقت اور اخلاق سے کلکتے کی
اعلیٰ درجے کی صحبتون مین کیسی سمائی
پیدا کرتی ہے اور روز کتنے دیسی ولیتی
اور ولیٹری جن کو خداوند کہتے کہتے
آپ کی زبان خشک ہوتی ہے۔
میری میز پر صبح شام کھاتے پیتے اور
ناچتے گاتے ہین۔ اور ہم لوگون سے
اور یورپین لوگون سے کیسی بے
تکلفی اور دوستی رہتی اور ہوتی
ہے۔ ایسی قابل دولھن کے گھر
لے جانے سے علاوہ اور فوائد کے یہ
بھی ایک بڑا فائدہ ہے کہ ہماری
گھر کی ساری لڑکیان بخوبی تعلیم
پائین گی۔ اور اخلاق سیکھین گی۔
یون میم ہونے کے سبب سے
امان جان اور ابا جان اور خالہ امان
اُس سے نفرت کرین تو یہ دوسری
بات ہے۔ مگر صورت سیرت دیکھکر
تو خدا کی قسم پھڑک ہی جائین گی۔
اس بارے مین اور عزیزون سے
صلاح کر کے حضور مجھے جلد اپنی رائے
سے آگاہ فرمائین۔ کیونکہ اب میرا
کلیجا درد ہجران سے منہ کو آتا ہے۔

اگر وقت معین پر جواب عریضہ نہین
ملا تو شاید مین عالم اضطراب مین
کورٹ شپ شروع کردون۔ اور
اگر بعد اس کے آپ نے خلاف
مین راے ظاہر کی تو آپ کو ہرجہ
دینا ہوگا۔ آج شب کو ایک معزز
گورنر کی دعوت میرے مکان مین ہے
اور ابھی سے اہلکاران ہوٹل سارا
سامان درست کر رہے ہین۔ آج میرے
گھر مین عنایت ایزدی سے ہندو
مسلمان جاپانی اور انگریز ایک ساتھ
کھائین۔ اور ایک گلاس مین پئین گے
وقت کم ہے۔ اور میل کا وقت
بہت قریب ہے۔ اس لیے یہ عریضہ
اب ختم کرتا ہون۔ زیادہ حد ادب۔

عریضہ

بندہ سعید ازلی

مہذب نامہ و پیام

سل اسکوائر۔ لنڈن۔ ۲۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء
وقت شب پیش چراغ در
در عالم سرخوشی دماغ۔

مائی ڈیر عبد الرزاق۔

نیم وحشی القاب و آداب پر
لعنت بھیج کر تم سے عالم تصور مین
بڑے تپاک سے گوڈ نائیٹ کرتا ہون
اور نئی روشنی کی آتشبازی کے
دیو کو میدان خیال مین اڑا کر تمھارے
واسطے چند عمدہ اور مفید مطلب
مضامین لاتا ہون اور واللہ باللہ
صاف اس نامہ محبت آمیز و خلوص
انگیز کو صندپند لقمان کا باوا بنا
دیتا ہون۔

سنو یار۔ تمھارا نیاز کیش جب
سے کہ اس طلسم خانہ لنڈن مین آیا ہے
اُس کے دل کی کوہ آتش فشان کی
قطع بن گئی ہے۔ اور اُس کے دماغ
سے خیالات جدیدہ۔ اور نئی روشنی کے

نئے مضامین کا لاوا (مادہ) اس زور
و شور سے دن رات خروج کرتا رہتا
ہے کہ جس طرح فال آف[1] نایگرہ سے
شبانہ روز پانی - صاف صاف یہ
ہے کہ میرے غریب اور مکفور دماغ پر
مغربی پُر قوت اور تہذیب آموز
خیالات کا وہ حملہ ہے - جس طرح
گورکھے کی پلٹن اور سکھ کی رجمنٹین وہ
خیبر مین دھنستی چلی جاتی ہون - اور
ہر وقت میری میز پر ایک نوٹ بک
رکھی رہتی ہے - جب کوئی تازہ بات
یا نیا مضمون خیال مین آجاتا ہے فوراً
قلمبند کر لیتا ہون - تاکہ آیندہ سوانح
عمری کے لکھتے وقت اِن یادداشت
کی کتابون سے برسر وقت پوری مدد
ملے - تم کو تعجب ہوگا کہ اس ناتمام
اور کم زور اور بیلی زبان مین مین نے
تم کو کیون خط لکھا اور باوجودے کہ
تم بھی کچھ انگریزی مین سند یدہ رکھتے ہو

مگر تو بھی تم کو مین نے زبان مذکور کی
شیرینی سے کیون محروم کیا اس کی
وجہ یہ ہے کہ کثرت اشغال سے مجھے
اس قسم کے عالمانہ خطون کے لکھنے
کی فرصت بہت کم ملتی ہے - اور
جو شخص ولایت مین نہین آتا وہ وقت
کی قدر نہین سمجھتا ہے کہ وقت کیسا
نعمت ہے - اور اس کو کس طرح پر
استعمال مین لانا چاہیئے - چونکہ مین نے
دیکھا تھا کہ جب تم مغربی مدرسے
کے نیچے کے درجون مین پڑھتے تھے
اُس وقت سے تمھارے خیالات مین
ایک قسم کی صفائی تھی - اور تم غیر مدلل
اور خیالی اور بے اصل باتون کو بہت
ناپسند کرتے تھے - چنانچہ تم کو یاد
ہوگا کہ ایک روز تم نے باغ کی روش
پاس یوسف نامی ایک لڑکے کی تقریر کی
بہت کچھ داد دی تھی - اور وہ عربی
دان ایک طالب العلم سے وجود

[1] امریکا مین اس نام کا ایک بہت بڑا معلق آبشار ہے - جو کان کی شکل مین بڑے زور سے
پہاڑ سے کوسون دور جا کر گرتا ہے - اور دنیا کے سات عجائبات مین سب سے بڑا شمار ہوتا ہے ۱۲

آسمان کو معدوم ثابت کرنے مین گفتگو
کرتا تھا۔ مین امید کرتا ہون کہ اس
دو برس مین تمھارے خیالات کو اور
جلا ہوئی ہوگی۔ میری غرض اصلی
اس قدر وقت نامہ و پیام
مین ضائع کرنے اور ایسے مطول اور
خط لکھنے سے یہ ہے کہ مین ہندوستان
کے نوجوانون کے خیالات کو درست
کرون۔ تم کو نئی روشنی سے سینے کو
روشن کرنے مین مدد دون۔ اور تم پھر
اور نوجوان طلبا کے دماغ کی مرمت
کرو۔ اور وہ لوگ بھی ان مضامین فوائد
آگین سے فیض اندوز ہون جو اپنی
بدنصیبی سے زبان انگریزی نہین جانتے
اور صرف عربی و فارسی کی کرم خوردہ
بے معنی کتابون کو پڑھ کر فلاطون اور
بوعلی سینا کی ارواح سے خواب مین
مباحثہ کرتے ہین۔ ایسا نہین کہ تم
ان بے بہا خطون کو برباد کرو۔ یا ایسے
لوگون کو دے دو جن کو ان کے لکھنے
کی لیاقت نہین۔ اور جن کے دل و
دماغ تعصب کے پکّے رنگ سے
رنگے ہین۔ ہان ویسے منصف مزاج
لوگون کے مطالعہ کرنے کا مضایقہ
نہین جو ہو نہار معلوم ہوتے ہون۔
یا جو انصاف کے آئین کے پابند
ہون۔ مین ہندوستان مین کسی
شخص کو بے تکلفانہ خط نہین لکھتا
اور واقعی خانگی خطوط لکھتے وقت
کمیت قلم کی باگ بڑے زور سے
روکے رہتا ہون۔ کیونکہ خدانخواستہ
اگر علی العموم میرے خیالات جدیدہ
مشتہر ہو جائین تو ہندوستان
جانے سے بعض قسم کی تکلیف اور
بعض طرح کی ناکامیابی ہو۔ جیسے
رفارمر[1] مغربی کے بعض عزیزون کو
ہوئی۔ اسلیے مین نہین چاہتا کہ ہر شخص
سے دل کھول کر باتین کرون۔ اور
کسی کو اپنی ضرر رسانی کا موقع دون
تم چونکہ میرے لنگوٹیے یار اور تازہ

[1] مصلح ۱۲

اور درست خیالات کے آدمی ہو اور
چونکہ تمھارا کاسۂ دل ترقی منزل بادۂ
تہذیب مغربی سے معمور ہے۔ اسلیے
مین اپنے خیالات کا پر تو ساتھ اُس
کی اصلی چمک دمک کے تمھارے
دل و دماغ پر ڈالا چاہتا ہون تاکہ
تم کو گھر بیٹھے لندن کے سفر کا فائدہ
حاصل ہو جاے اور تمھاری کوشش
اور ذریعے سے اور نوجوان مسلمانون
کی بہتری بھی ہو اور اُن کے خیالات
پر بھی ولایتی اور مغربی پالش ہو جاے
اپنے عزیزون کو خط لکھنے مین مجھکو
غایت درجے کی تکلیف ہوتی ہے
کیونکہ ہر فقرے اور ہر حرف کو ہندوستان
کے کانٹے مین تول کر لکھنا پڑتا ہے۔
مگر کبھی کبھی پھر آخر نئی روشنی کی
چمک خطون سے نکل ہی جاتی ہے۔
اور میرے عزیز منتشر ہو جاتے ہین۔
اور مجھکو دھمکاتے اور ڈراتے
ہین۔ اور ملامت کرتے ہین۔ اور
مہمل خطون کا تانتا لگ جاتا ہے۔

لندن بیشک بہشت ہے۔ اور شداد
کے باغ اور جشن جمشیدی کی جو گپ
سُنا کرتے ہو وہ سب اس شہر کے
باغون اور جشنون کے مقابلے مین
گرد ہے۔ مگر ہان بہشت سے اور
اس شہر سے صرف اسی قدر فرق
ہے کہ وہان خیالی اور وہمی عقیدے
کے مطابق ہر چیز مفت ملے گی۔ اور
یہان بقیمت بھی گران ملتی ہے۔
اور غور کرنے سے بہشتِ خیالی
سے اس اصلی بہشت کو ہر بات مین
فوق ہے۔ دیکھو خاتونانِ فرنگ اور
حورون مین کیا فرق ہے۔ بھلا
حورین ایسی تہذیب یافتہ اور
قابل اور سلیقہ شعار کہان سے
ہون گی۔ اور ایسے ایسے تماشا خانے
وہان کہان سے آئین گے۔ اور
وہان تو حورین تقسیم پا جائین گی۔
اور ایک تعداد مشخص ہر شخص کو
حورون کی ملے گی۔ یہ نہین ہے کہ
روز ہر شخص اپنی حور بدل سکتا ہے۔

اور ہزار دن حورین ہر شب کو ساتھ
ہر طرح کے سامان کے باغ کریون
مین مل سکتی ہین شراب بھی وہان
ہوگی تو ایک ہی قسم کی ہوگی۔ یہان
تو پچاس ہزار قسم کی۔ میوے کی فہرست
بھی معلوم ہے۔ یعنی صرف ایک انار
تو اُس پر وہی مثل صادق آتی ہے
ایک انار و صد بیمار۔ اب تم ہی بتاؤ
کہ وہ خیالی بہشت اچھی کہ یہ اصلی۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جنت مین کوئی
بیمار نہ ہوگا۔ تو وہ بات یہان بھی ہے
کہ جو لوگ حفظان صحت کے قواعد
کو سرگرمی سے برتتے ہین۔ اُن کی
علالت کبھی سننے مین نہین آتی۔ اور
ہندوستان مین بھی یوروپین جسقدر
بیمار ہوتے ہین اُس کا حال تم کو معلوم
ہے۔ یہان کی تعلیم کا طریقہ ہی کچھ جدا
ہے۔ یہان کھیلنے کودنے گانے ناچنے
پینے کھانے کے ساتھ پڑھنا ہے۔ پھر
ایسی تعلیم مین تو کیسا ہی بدشوق ہوگا
اُس کا بھی جی لگ جائے گا۔ لکچر

سُننے جاؤ وہان بھی ہر ٹیبل مین
کھانا پینا ڈنر وغیرہ ہے۔ گھر مین جو
مدرس صاحب آتے ہین اُسوقت بھی
(بگ) کی بوتل میز پر دھری رہتی ہے
ذہن کو اُس کی آگ سے گرماتے اور
پڑھتے ہین۔ اور مدرس صاحب بھی
ایک آدھ گلاس لیتے ہین اور چرٹ
پیتے ہین۔ مجالس و محافل کی جان بھی
گویا بادہ ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے کسی
مجلس کا رنگ نہین جمتا۔ بغیر اس کے
کوئی لیڈی ناچنے نہین اُترتی۔ کوئی
سوار گھڑدور مین سوار نہین ہوتا۔
ہر وقت دماغ کے روشن رکھنے سے
طبیعت مین ایک اعلیٰ درجے کی
جولانی رہتی۔ اور جس طرف خیال
لگاؤ یا لے جاؤ بسہولت تمام خیال
اُدھر متوجہ ہوجاتا ہے۔ یہان کی
تعلیم یافتہ لیڈیون کا اخلاق وہ
چورن ہے کہ جس نے ایک مرتبہ
اُس کو زبان پر رکھا عمر بھر بداخلاقی
کی بدہضمی نہ ہو۔ اس ملک کی

تین حصہ ترقی فقط عورتون کی گرماگرمی
اور لیاقت اور اخلاق اور تعلیم کی
وجہ سے ہے۔ اور اس سے کوئی منصف
مزاج انگلش مین انکار نہین کرسکتا۔
جوئے کو ہندوستان مین لوگ بُرا
جانتے ہین۔ یہان کون مقام ہے
جہان اِس کا چرچا نہین۔ اکتوبر
مین ایک شب مین نے قریب تین سو
پونڈ کے گنجفے مین جیتے۔ قبل اس کے کہ
ادھر کا قصد کرو لازم ہے انٹابازی
اور گنجفے مین اچھی دست گاہ حاصل
کرلو۔ اور اُن بے وقوفون کی باتون
کی طرف ملتفت نہ ہو جو جوئے اور
تہذیب یافتہ قمار بازی کے ہاجی
ہین۔ یہ کیا ہے یہ بھی ایک قسم کی
تجارت ہے اپنے اور بعض دوستون
کو بھی مین نے تفریحاً کبھی کبھی ایک آدھ
بازی کھیلنے کی صلاح دی ہے۔
اس مین بہت سے فوائد ہین ایک
تو یہ کہ اچھے اچھے قابل لوگون سے
پبلک ہوس مین ملاقات ہوجاتی اور
راہ و رسم بڑھ جاتی ہے۔ علاوہ اس
کے تیز اور تعلیم یافتہ لوگون سے تفریح
کے وقت مجالست اور معاشرت
کی نوبت آتی ہے۔ اور اس طرح
ایک ناتجربہ کار اور بے تمیز نوجوان
کی خصلت بنتی ہے بمصداق کُلُّ جَدِیْدٍ
لَذِیْذٌ یہان کی عورتین ہم لوگون
کو بہت پسند کرتی ہین۔ اور کیون
نہ پسند کرین۔ کیونکہ ہندوستان کا
کوئی قلّاش تو یہان آتا نہین بلکہ
جو نوجوان لوگ آتے ہین وہ نامی
و گرامی خاندان کے رُکن ہین بنگالی
بابوؤن سے مسلمانون کی زیادہ
قدر ہے۔ اور اس کی تفصیل کی
ضرورت نہین۔ یہان تعلیم و تربیت
بہت سستی ہے۔ اور یہان کے
انگریز ہندوستان کے انگریزون
کی طرح ہم لوگون سے الگ تھلگ
نہین رہتے۔ بلکہ بہت کچھ اخلاق
کرتے اور بڑی مہربانی سے پیش
آتے ہین۔ یہان غیر ملک و غیر مذہب

صاحب کتاب سے شادی کرنے مین
کوئی مضایقہ نہین ہے۔ پھر جب کہ
یہ بات ہے تو یہان کس کو انکار ہے
شاید آج کل کوئی کم بخت طالب العلم
ایسا ہوگا جو کورٹ شپ مین مصروف
نہو۔ اور کورٹ شپ وغیرہ کیسا
اِدھر بیاہ ہوا اور اُدھر سے مان
ہر معاملہ تیر بہ ہدف۔ کیونکہ ہر زری
کی ٹوپی والا شہزادہ ہے۔ اب دیکھا
چاہیئے کون کون یہان سے کتخدا جاتا
ہے۔ اگر اخیر مین کچھ بھی نہ ہو جیسا کہ
اکثر موقع پر ہوتا ہے۔ تو بھی جی بہلانے
کے لیے یہ عشق ازدواجی عجیب و غریب
چیز ہے۔ اور اس سے ایک نوجوان
کے خیال مین برہمی اور خرابی نہین
آنے پاتی۔ اور ایک نیک کاربار
کی تکمیل کی طرف اُس کا خیال گٹھا
رہتا ہے۔ اور اس سے وہ ہزارون
بلاؤن سے بچتا ہے۔ اور لاکھون
نفع اُٹھاتا ہے۔ میرے بھائی نے
مجھ کو بہت تنگ کیا ہے اُس شخص کے

خیالات بالکل مولویانہ اور منتشرین
اور وہ اپنے تروتازہ خیالات کے
مطابق ولایت مین بھی مجھ کو چلایا
چاہتا ہے۔ مگر مین حکمت عملی یعنی پولیسی
کی مار سے اُس کو مارتا اور دباتا جاتا
ہون۔ اور یہ پولیسی وہ دوا ہے۔ کہ
جو ہر مرض کے لیے مفید ہے۔ اور جس کا
بھید کالا آدمی ہندوستان مین رہکر
کبھی سمجھ نہین سکتا۔ میرے ایک
دلی دوست نے یہان سے ایک
شوقیہ خط اپنی بی بی کو لکھا تھا کسی
شریر نے اُس خط کو اُڑا لیا۔ اور
اودھ پنچ جو ہم لوگون کی باتون کو چٹکیون
مین اُڑاتا ہے۔ ہماری کوششون
کو خاک مین ملاتا ہے۔ اور محض اس
وجہ سے ہم پر پھبتیون کی بوچھار کرتا
ہے۔ کہ ہماری وضع اُس کی نظر مین
پھبتی طلب معلوم ہوتی ہے۔ اُس
مین چھپوا دیا ہے۔ اس لیے مین بطور
مزید احتیاط تاکید شدید کرتا ہون۔
کہ کبھی میرے خطوط ایسے اخبار

نویسون کے قبضۂ اختیار اور احاطۂ
قدرت مین جانے نہ پائین۔ مین تو
تو اپنے دوست کو اُس اخبار پر
تالش کرنے کی صلاح دی تھی مگر بعض
اور احباب قانون دان کی راے
اس کے خلاف مین ہوئی اس لیے
مقدمہ چلایا نہین گیا۔ تاریخ کے دیکھنے
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سویلیزیشن
کی دھار کوئی روک نہین سکتا۔
پُرانے لوگون نے بہت کچھ زور مارا
آخر کچھ نہ بن پڑی عورتین اب باہر
بھی اندھیرے اُجالے نکلنے لگین۔
بلکہ جلسون مین شریک ہونے لگین۔
پھر ایسا ہی خدا نے چاہا تو اور باتون
کو بھی اوج ہو گا۔ فقط اس صدی کے
درماندہ بڈھون کے مرنے کی دیر ہے
پھر ہم سب بھی تہذیب مغربی سے
وہ آرام اُٹھائین گے جو انگریز بھائی
اُٹھاتے ہین۔ جو لوگ کہ سدِ سکندر
کی طرح ہم لوگون اور سویلیزیشن
کے بیچ مین حائل ہین اُن کے غروب کا

زمانہ قریب ہے۔ اور اُس زمانِ تہذیب
نشان کے دیکھنے نہین نہین زیارت
کے واسطے ہماری آنکھین ترس رہی
ہین جب کہ ہماری عورتین جسامۂ
شایستگی پہنین گی ہماری مستورات کو
آزادی ملے گی۔ جب کہ ہم لوگ
اپنے شہر مین بانکی اور ترچھی اور
وضع دار بیگمون کو لے کر ایوان گورنری
مین ناچین گے۔ جب کہ بڑی بڑی
خاتونین ولایتی چکر مین فٹن پر بناؤ
سنگار کر کے ہوا کھانے نکلین گی۔
جب کہ ہم لوگون کی وضع قطع خصلت
اخلاق مغربی ہو جائین گے۔ اور تہذیب
یافتہ قومون کی آنکھ مین بلند جگہ
پائین گے۔ جب کہ ہم پابندی مذہب
کے جامۂ کہن کو چاک کر ڈالین گے
جب کہ ہمارے لڑکے صحیح المزاج
اور قوی القویٰ ہون گے جب کہ
ہمارے دالان مین بجاے دائی ماما
کے میلے اور بدبو اور بدرنگ لباس
کے چست و چالاک اور تیار آیا

لوگون کا رنگین اور منہرا سایا پھر کے
گا۔ جب کہ حکام کی طرف سے
ہماری دعوتین ہون گی۔ اور ہر
طرح کا عرق بغیر چین برجبین ہوئے
غٹ سے پی جائین گے۔ جب کہ
ہمارے گھرون مین بجاے ٹوٹے
ڈھولون کے چھ چھ سو کا پیانو اور
ہارمونیم بجے گا۔ جب کہ ہمارے
گھر مین کھانے کے وقت میز پر
سالم بط اور بیف کا ٹکڑا لگے گا۔
جب کہ عورتین اپنا گانا بجانا سنا کر
ہمارے محنت زدہ دل کو زندہ
اور تازہ کرین گی۔ جب کہ ہمارے
کمرون مین شام ہین اور سوڈے کا
پٹاخا چھوٹے گا۔ جب کہ ہم لوگون
کے زچہ خانہ مین ڈاکٹر چارلس اپنا
سفید برقی ہاتھ اور چمکتے ہوے ہتیار
لے کر آئین گے۔ جب کہ انگریز ایلان
ہماری عورتون کو بعد بچہ پیدا ہونے
کے برانڈی مین بٹھائین گی۔ اے
میرے دوست یہ زمانہ کہ جس کی

زیارت کی مجھے اس قدر تمنا ہے
بہت قریب ہے فقط حضرت
ملک الموت کو تھوڑی واجبی
تائید کر کے باغ ہند کو خارون
سے صاف کر ڈالنا چاہئے اور پھر
ہم لوگ یہان سے عمدہ عمدہ قسم
کی تہذیب کا پھول اور پھل لے کر
وہان آئین گے اور ہندوستان
کے باغ مین لگائین گے۔ اور اُس
سے منتفع ہون گے۔ ہم لوگون کا
مسلک اس وقت فقط باہمی اتفاق
ہے۔ اور ساتھ اس کے اپنے عقائد
تہذیب آمیز کے اخفا کی بھی اشد
ضرورت ہے کیونکہ یہ گزشتہ صدی
کے درماندے بڈھے واقعی ہر قوم
مین بڑے خونخوار اور مردم آزار
ہین۔ بابو پرشنو کمار ٹھاکر نے اپنے
بیٹے کے ساتھ کیا کیا۔ اور اُس شخص
کا کس قدر نقصان ہوا۔ اس سے
تو بنگالے کا ہر باشندہ واقف ہے
اور وہ غریب تو اب تک یہان

موجود ہے۔ اور اُس کے ساتھ سارا
للدن ہمدردی کرتا ہے۔ اور اب
وہ ایک نہایت رقت انگیز منظر
ہے۔ مین نے اپنے سارے نئے خیالات
سے نوجوان احباب کو ہوشیار
کر دیا ہے۔ اور تم بھی بخوبی اس
کی ہدایت خفیہ طور سے کرو کیونکہ
دولت اصل چیز ہے۔ اور بغیر
روپے کے کوئی کام دنیا مین اب بن
نہین سکتا۔ ایسے حقانی خیالات کا
جوش بہت ہوتا ہے۔ مگر اُس کو
روکنا اور دبانا چاہیئے۔ اور اگر ظاہر
بھی ہو تو حکمت عملی کے ساتھ۔ تاکہ
جب چاہین اُس سے الگ نکل جائین
اور کبھی الزام نہ پائین۔ اور کسی کو
کسی خاص شخص سے شک کرنے
کا موقع نہ ملے۔ ہان ایک خاص
جماعت کی نسبت اگر کوئی کسی قسم
کی راے دے تو وہ دوسری بات
ہے کیونکہ اُس مین راے زنی کا اثر
اور راے زنی کی سختی اُس جماعت کے

اراکین مین تقسیم پا جاتی ہے اور
ایک شخص کو زیادہ آزار اور
نقصان نہین پہنچتا۔ اگر ہم لوگ
ابھی سے بھانڈا پھوڑ دین گے تو
سب سے زیادہ مشکل مسلمانی
قانون کے مطابق یہ ہے کہ کہین
ہمارے ورثہ ہمکو لامذہب و کافر
بنا کر بے حق نہ کر دین۔ اُس وقت
بڑی قباحت ہوگی کیونکہ گدائی اور
فقر و فاقہ کے عالم مین تہذیب بھی
دور رہتی ہے۔ اور سوا اس کے
ہم لوگون کے لیے کوئی امن کی جگہ
دنیا مین نہین ہے۔ کیونکہ جب
مسلمانون کی جماعت سے خارج
کئے گئے تو ہمارا گزر پھر کہان ہندو
کے مذہب مین ہندو بنانے کا کوئی
مسئلہ نہین۔ نصرانیت پر جس قدر
عقیدہ ہے معلوم۔ اور خلاصہ یہ کہ
پھر تو ہم کسی مذہب کو بہ رغبت
قبول نہین کر سکتے۔ پہلے ہم لوگونکا
سب سے بڑا کام یہ ہے کہ یہ ساری

کارروائی خفیہ طور پر ایک حکمت عملی
کے ساتھ ہوتی رہے۔ جب خدا
وہ دن دکھائے گا تو پھر سارے
حوصلے نکل جائین گے۔ تم نے دیکھا
کہ مغربی رفارمر صاحب سے زور آور
قابل اور رسا آدمی نے یکایک
اعلان عقائد جدیدہ کرکے کیا پایا۔
سارا زمانہ اُن کا دشمن ہوگیا۔
ہندوستان کے متعصب اخبارون
نے اُن کو کاٹ کھایا۔ اُن کا رسالہ
تہذیب بند ہوگیا۔ اِس سے اُن کی
کامیابی کو نقصان پہنچا اور اس کو
ضرور وہ بھی خود سمجھتے ہون گے۔
اُنھون نے ولایت مین آنے کے
قبل ہی جہاز پر رہتے رہتے سارے
ہندوستان مین ایک مرغی کی
گردن کے ذریعے سے کھل بلی مچادی
پھر وہان جاکر پادری نما انگریزی
لباس پہن کر نئے خیالات کا وعظ کرنے
لگے اس سے ہر قسم کے مسلمان اُن
سے یکایک متنفر ہوگئے۔ اور یہ اُنکی
حکمت عملی کی غلطی تھی جس کو سارے
روشن رائے لوگون نے لندن
مین بھی قبول کرلیا ہے۔ سب سے
بڑے متعصب تو یہ اُردو اخبار
نویس ہین جو دم لینے نہین دیتے
اور ذرا سی بات پر اتنا بے محل
غل مچاتے ہین کہ دماغ منتشر ہوجاتا
ہے۔ بنگالے مین اور بھی بہت سی
سخت قباحتین ہین۔ یعنی بنگالے
مین بعض بعض مسلمان ایسے رسا ہین
جو گویا مسلمانون کی زبان ہین اور
یہ لوگ متعصب انگریزی دان ہین
اور ان پر انگریزی زبان اور خیالات
جدیدہ نے اُلٹا فعل کیا ہے۔ یعنی
ان کے عقائد و خیالات کو اور
مضبوط اور پختہ اور ریختہ بنا دیا ہے
ان کے سامنے بھی نئی روشنی کا
چراغ مشکل سے روشن ہوگا۔ مگر
ہماری جماعت کے لوگ اِن لوگونکو
حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہین۔
اور اِن سے واقعی کبھی دل سے

نہین ملتے - مگر بظاہر ملاقات رکھنا
اور اطاعت سے پیش آنا ہی پڑتا
ہے - کلکتے مین اللہ کی عنایت سے
پرانی جماعت مین بھی ایک خاص
فرقہ مولویون کا ہے - اور یہ لوگ
ضرور کسی وقت مین ہم لوگون سے
مل جائین گے - اور اپنا سایۂ مربیانہ
ہم کو دین گے - کیونکہ ان کے خیالات
صاف ستھرے اور پاک صاف
ہین یہ لوگ اب بھی ہم لوگون کو
در پردہ مدد دینے کے لیے تیار ہین
ان کے خیالات کی کیفیت بطور
مشتے نمونہ از خروارے مین تم کو
یہ دکھاتا ہون کہ یہ لوگ اولیاء اللہ
کی کرامت اور وجود ولایت کے
بالکل قائل نہین - اور ولیون کا
ذکر سن کر بے اختیار قہقہے لگاتے
ہین - اور ان لوگون نے بہت بڑا
احسان کیا ہے کہ پیر کی حلت کا بھی
فتوے دے دیا ہے - اور اس کو
بے تکلف پیتے ہین - ہم لوگون کی

تہذیب کے پھیلانے اور اُس کو مقبول
کرانے کے لیے بس ایسے آزاد مزاج
اور وارستہ خیال بڈھون کی
ضرورت ہے - اور اگر یہ لوگ
ہم لوگون کی پشت پناہی کرین
تو بنگالے مین لوگون کا حقانی
مشن قائم ہو سکتا ہے - اور
بعنایت ایزدی ایک طرح سے
تو قائم ہوا بھی ہے - ان مین بعض
حضرات ایسے ہین جو مغربی قبلہ و کعبہ
کو بھی تہذیب کے قاعدون مین سبق
دین اور دم کے دم مین جعلی
تذکرۃ الاولیا لکھ ڈالین - ان لوگون
سے تم نامہ و پیام رکھو - اور جب
کلکتے جاؤ ان سے دل کھول کر ملو
اور سارا پردۂ تکلف بیچ سے اُٹھا
دو - اب اس وقت میل کا وقت
قریب آگیا ہے - اور مجھے اور چند
ضروری خطوط ہندوستان لکھنے
ہین اس لیے اور خیالات کو آیندہ
خط مین لکھنے کے لیے تحویل حافظہ مین

امانت رکھتا ہون۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر دوسرے میل مین تم کو خط لکھون گا۔

اس وقت آٹھ بج چکے ہین آج بڑے زور سے برف باری ہو رہی ہے۔ سردی خوب ہے۔ آتش دان روشن ہے۔ میز پہ بیور کا کوٹ پہنے بیٹھا ہون۔ ایک لکھنے کا لیمپ میز پر جل رہا ہے۔ گوشے کے کمرے مین ایک میم صاحب باجا بجا رہی ہین۔ تھوڑا تھوڑا کلارینٹ پیتا جاتا ہون اور یہ خط لکھ رہا ہون احباب کو میری طرف سے سلام کہدینا۔ اور نارنج کا مربے جو تم سے مانگا ہے جلد بھجوا دو کیونکہ مین نے بعض میرے صاحبون کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ والسلام بالوف الاحترام۔

تمہارا صادق دوست

سعید ازلی

اخلاق آموز نامہ و پیام

واٹرلو اسٹریٹ نمبر ۳۵۹۶۔ لنڈن

فبروری ۱۸۸۶ء

مائی ڈیر پاپا

دو دو ہاتھ کے القاب و آداب لکھنے اور بیش قیمت وقت ضائع کرنے کی فرصت نہین۔ اسی وجہ سے حضور کے سرفراز نامون کے پڑھنے مین مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خرچ وغیرہ کے مضامین پڑھ کر اُن کو بکس مین بند کر دیتا ہون مہینے دو مہینے بعد فرصت مین اور مضامین (جن کو حضور ضروری جانتے ہین اور جن سے میرا وقت برباد ہوتا ہے) دیکھتا ہون۔ حضور کے سرفراز نامون مین نہ تو کہین اصول تمدن پر رائے زنی ہوتی ہے۔ نہ کسی مسئلہ اخلاقی پر بحث۔ نہ گورنمنٹ کی کارروائی پر نکتہ چینی

نہ جنگ کابل کا حال۔ پھر کیا آپ
نے مجھے بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ
کرکے حمامی امان کی خفگی امان جان
کی بدمزگی خالہ امان کی لڑکی کی شادی
چھوٹے بھائی کے مکتب اور محلے
والون کی شادی وغمی کی خبرون
کے سننے کے لیے یہان بھیجا ہے۔
مین حضور کے سرفراز نامون کو اس
طرح چھپاتا ہون جیسے عورت عمر
میروص داغ۔ کیونکہ خدانخواستہ
اگر حضور کا غیر مہذب مراسلہ یہان
کسی کے ہاتھ پڑجاے تو پھر لندن
مین میرا رہنا مشکل ہوجائے اور
شاید فرط غیرت سے مین خودکشی
کرون۔ کبھی گھڑی کی فرمایش آتی
ہے۔ کبھی حضور کسی نواب کے لیے
بندوق مانگتے ہین۔ کبھی خالہ جان
پتھر کی چوڑیان یا کنگھی خرید کرکے
بھیجنے کا حکم دیتی ہین۔ کبھی آپ کے
معزز دوست حجامت کا بکس
طلب کرتے ہین۔ آخر مین طالب العلمی

کرنے یہان آیا ہون یا کسی تاجر کی
ایجنٹی۔ آپ کو ٹائم (وقت) کی کیا
قدر۔ گھڑی کو بھی آرایش کی چیز
سمجھ لیا ہے۔ بندوق سے نواب
صاحب کہان کے تیس مارخان
ہوجائین گے۔ کیا گھر کی مکھیون پر بندوق چلائین گے؟ اور خالہ جان
کی عقل پر تو پتھر ہی پڑے ہین۔ جو نہ
کہین کم ہے۔ آپ کے دوست نے
بھیڑ کا دودھ پیا ہے۔ تب ہی مسند نے
کا بہت شوق ہے۔ غرض ان بیکار
فرمایشات کے بھیجنے مین میرا جسقدر
وقت ضائع ہوا ہے اُس کا صدمہ
آپ کی تحویل کو پہنچے گا کیونکہ ایک
سال کی پڑھائی میری برباد ہوگئی۔
حضور برابر تاکید فرما رہے ہین کہ یہ
ہیچ میرز بھی چھوٹی بیگم کی شادی کے
بارے مین راے دے مین نے
بہت چاہا کہ حضور کے حکم کی تعمیل
مین پہلوتہی کرون۔ مگر اب بغیر اظہار
راے چارہ نہین۔ آپ اس کو خوب

جان گئے ہین کہ میری رگ وپے مین
مغربی آزادی ساری ہوگئی ہے۔
اور میرے خیالات بالکل یورپی
انداز کے ہوگئے ہین۔ اور مین عورتون
کے حقوق کو انگریزی چشمے سے دیکھتا
ہون۔ ایسی حالت مین میری رائے
کبھی آپ کے دل ودماغ کو آرام
نہین دے سکتی۔ آپ نے لکھا کہ
جس لڑکے سے بات ٹھہری ہے
وہ شاہ شجاع کے وزیر کے خاندان
سے ہے اور اُس کا نسب نامہ ایک
کاشتکاری پٹے کے برابر ہے۔ اور
فارسی مین ظہوری وغیرہ پڑھ چکا
ہے۔ اور عربی مین نور الانوار اور
شرح ملا پڑھتا ہے۔ اب آپ کے
خیالات کے مطابق تو یہ شخص مایۂ فخر
ہونے کو کافی ہے مگر بخدا میری
آنکھون مین ایسے آدمی کی وقعت
آلو کے کھیت مین چرنے والی نیم مردہ
بھیڑ سے بھی کم ہے۔ حکیمانہ خیالات
کے مطابق شرافت تو دنیا مین

کوئی چیز ہی نہین ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگراند
کہ در آفرینش زیک جوہراند

باقی رہی لیاقت تو اس شخص مین
بجز اس کے اور کیا لیاقت ہے کہ اس
نے چند بوسیدہ اوراق دیسی کتابون
کے دیکھے ہین جن مین بجز جھوٹ
اور بے بنیاد باتون اور قصون کے
اور کچھ نہین۔ افسوس ہزار افسوس
کہ اب تک خیال شریف مین یہ
موٹی بات بھی نہین آتی کہ جب تک
آدمی انگریزی نہ پڑھے کبھی زیور علم
و اخلاق سے واقف اور نسوان
کے فرشتہ سیرت اور حور نژاد فرقے
کی قدر و منزلت سے آگاہ نہین
ہوسکتا۔ لہذا ایک بار لندن آیئے
اور خاندان کی ساری مستورات کو
لیتے آیئے پھر دیکھئے عورتین کس
طرح رہتی اور مردون کی جودت
کی کل کو اپنی گرما گرمی اور باضابطہ
اور پاک نازنخرے سے کس طرح

گرماتی رہتی ہین - یہان آنے سے
حضور کی آنکھین کھل جائین گی -
اور حضور اس کو خوب اچھی طرح
سے جان جائین گے کہ عورتین صرف
اوڑھنے پکانے رندھنے سینے پرونے
اور ڈربون مین بند کرنے کے لیے
نہین ہنین - بلکہ قادر مطلق نے انکو
اور مصرفون اور بڑے بڑے پاک کامون
کے لیے دنیا مین اُتارا ہے - میری
راے مین چھ برس تک تو شادی کا
ذکر ہی نہ کرین - ابھی اس کی عمر ہی
کیا ہے صرف ۱۷ برس - اور یہ عمر
شادی کے واسطے مہذبون مین
نہین ہے - چھ سال بعد اُس کو دولھا
پسند کرنے کا موقع دینا چاہیئے -
اُس وقت مین بھی فارغ التحصیل
ہو کر ہندوستان آجاؤنگا - کل ایک
لارڈ سے اور مجھ سے اس معاملے
مین دیر تک گفتگو رہی اور اُنھون
نے بڑے زور سے کہا کہ مین چھوٹی
بیگم کو یہان منگوالون - اور جب کہ
وہ بھی علم و اخلاق سے آراستہ
و پیراستہ ہو جاے تو اُس کو اپنے
ساتھ ہندوستان لیتا آؤن -
پس میری خواہش یہ ہے کہ آپ
جلد اُس کا سامان سفر درست
کرین - اور متعصب اور تیرہ عقل
عزیزون کی بانگِ بے ہنگام کی
طرف مطلق خیال نہ فرمائین - اس
فصل سرما کے قبل اُس کو روانہ کرنا
پُر ضرور ہے - اور اُس کے وہان سے
آنے کا بندوبست بخوبی سہل طور
سے ہو سکتا ہے - یعنی حضور اخبار
دیکھتے رہین جب کوئی طالب العلم
یہان آنے والا ہو اُس کے سپرد
کر دین اور اگر یہ نہو سکے تو کسی حاکم
یا نیل والے کے ساتھ بھیجین کیونکہ
ایک یوروپین کے ساتھ وہ زیادہ
آرام سے آسکے گی - نیٹو لوگ
مستورات کی قدر نہین جانتے -
یہ بھی یقینی ہے کہ اس تحریک کو
حضور کبھی پسند نہین کرینگے - اور

اگر دل سے کسی بات کو مان بھی
لین تو شرم وخوف سے مُنھ سے
نہ نکالین گے۔ ہان شاید آپ یہ
کہین کہ اما جان کی مفارقت چھوٹی
بیگم کو گوارا نہوگی۔ اس کا جواب
یہ ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ کے
آنے مین کون سی قباحت ہے
کیونکہ حکام عالی مقام کی میم لوگ
جب برسون اُن سے جدا رہ سکتی
ہین تو آپ نے اگر اُن کو تھوڑے
عرصے کے لیے اپنے سے جُدا کیا تو
مضائقہ کیا ہے۔

خیر اب مین تو بری الذمہ ہوگیا
آپ مجاز ہین اُس مظلومہ کے
ساتھ جیسا سلوک چاہین کرین۔
کیونکہ آپ اُس کے قانونی اور
شرعی مربّی اور محافظ ہین۔ مگر تاہم
اس قدر عرض کردون گا کہ نواب
زادون سے قرابت نہ کیجئے گا۔
کیونکہ کوئی نواب زادہ اور امیرزادہ
ایسا نہین جس کی ہاف درجن سے

کم بیگمات ہون۔ مین ایک خط
چھوٹی بیگم کو بہ راہ راست بھی
لکھنے والا ہون اور اُس مین مین
حق برادری ادا کردونگا۔ باقی رہا
ماننا نہ ماننا وہ میرا کام نہین۔ ۶

زمن گفتن شنیدن اختیار است

ایک تہذیب یافتہ بنگالی بابو
صاحب چند روز سے وارد لندن
ہین۔ اور صرف تعلیم کے خیال سے
اپنی دو جوان لڑکیون اور ایک
بہن اور بیوی کو ساتھ لائے ہین۔
لندن کی عمدہ صحبتون مین یہ عورتین
اب روز ملتی جلتی ہین اور ان کی قومی
شرم اس طرح سے کافور ہوگئی ہے
جس طرح پارہ آگ پر رکھنے سے
آج ایک ڈیوک کے ساتھ اُن کی
بیٹی پارک مین ہوا کھانے جاتی ہے
کل دوسرا لارڈ اُن کی بہن کو تماشا
خانے لے جاتا ہے۔ شام کو کسی ممبر
پارلیمنٹ کے مکان مین خاتونان
بنگالہ کی دعوت ہوتی ہے۔ صبح کو

کسی تاجر کے باغ مین جلسۂ چائے
نوشی گرم ہے۔ اور اُس مین یہ تہذیب
یافتہ قافلہ شریک ہے۔ غرض اِن
نازنین عورتون کو لندن والون نے
اپنی آنکھون کا تارا بنا لیا ہے۔ اور
مین دیکھتا ہون کہ یہ عورتین عمدہ
صحبت کے فقط اثر ہی سے ایسی
تعلیم یافتہ اور برق ہو جائین گی کہ
کسی اسکول مین جانے کی ضرورت
نہین ؎

سگِ اصحابِ کہف روزے چند
پئے نیکان گرفت مردم شد

بابو صاحب کا قصد ہے کہ
اپنی لڑکیون کو یہین ایک معزز
دوست کی حفاظت مین لندن
کی صحبت بخش اور تہذیب آموز
صحبت سے فائدہ اندوز ہونے
کے لیے چھوڑ جائین۔ اِن عورتون
کی تعظیم و تکریم دیکھ کر مجھے بڑا رشک
ہوتا ہے۔ اے کاش سیم تن بیگمات
یہان آتین تو مین کس غرور اور عجب
اور نازش کی ادا سے اُن کے دست
نازک کو بغل مین داب کر جلسون
مین جاتا اور کس طرح ہماری آمد
آمد کا انتظار اہل محفل کو رہتا۔
اور کس عمدہ طور سے اور ادب
کے ساتھ یہان کے معزز لوگ ان
لوگون کو گاڑیون سے اُتار کر لے
جاتے اور کس نزاکت اور اخلاق
کے ساتھ اُن کے ساتھ ناچتے۔

واقعی جس قوم مین اللہ اقبال
دیتا ہے۔ اُن مین خود بخود ہر طرح
کی ترقی کے سامان بھی فراہم ہو جاتے
ہین۔ مجھے بہت خوف ہے کہ آپ
میری آزادانہ تحریرون کے مطالعے
سے بہت برہم ہون گے مگر مین کیا
کرون حق گوئی سے کس طرح باز
آؤن۔ یہ تو آپ ہی لوگون کا قول
ہے کہ جو حق بات کو چھپائے وہ
گونگا شیطان ہے۔ پھر مین کیونکر
دیدہ و دانستہ اپنے کو گونگا شیطان
بناؤن۔ اور یہ عزت شکن لقب لون

فدوی نے حضرت کے لیے تھوڑے
نفیس آلو اور سارڈین مچھلی بھیجی ہے
اور بکس مین حضرت والدہ صاحبہ اور
چھوٹی باجی کے لیے دو تین قسم کا
عمدہ پیٹیم اور لونڈر اور دو تین ٹھتی
دانت کی کنگھیان بھی بند ہین۔
کھانے کی چیزون کو غالباً حضور
اور حضور کے احباب پسند کرینگے
اور ان خوشبو کی چیزون کو جب کہ
مستورات سر مین ڈالین گی تو سارا
مکان بلا مبالغہ زعفران زار کشمیر
بن جائے گا۔ میرے ایک ہم درس
دوست نے ایک معزز میم سے
اپنی شادی کا بندوبست کیا ہے
اور غالباً آیندہ ہفتہ مین شادی
ہو جاے۔ یہ کم سن عورت نہایت
حسین اور قابل ہے۔ اور اس
کی عمر ۳۵ برس کی ہے اسکے باپ کا
بہت سا روپیہ بنک مین جمع ہے
اور وہ شخص مدراس کا ایک
نامی فوجی افسر ہے جب سے کہ
انگشتری بدلی گئی اکثر ہم لوگون
کی دعوت اُس کے مکان مین ہوتی
ہے۔ اور اس دریادلی سے شامپین
اور کلاریٹ کا میز پر خرچ ہوتا ہے کہ
ہم لوگ واللہ پیتے پیتے تھک جاتے
ہین۔ ہان حضور نے جو دو ہزار کا
چک عنایت کیا ہے اُس کا شکریہ
ادا کرنا تو مین بھول ہی گیا۔ مجھے
میرے دوستون کو خوب گرما گرمی
سے یاد دلائیے اور بڑی باجی
اور اماں جان کو تسلیم کہیئے۔
میل کا وقت قریب ہے۔ اسلیے
عریضے کو تمام کرتا ہون۔

راقم

سعید ازلی

اخلاق آموز نامہ و پیام

رسل اسکوائر نمبر ۶۷۹۵۔ لنڈن

مارچ ۱۸۷۹ء

مائی ڈیر عبدالرزاق تمھارا

مہربانی نامہ جس کو ہندوستان کا
ٹائمز کہنا چاہیئے عین جوش انتظار
مین ملا۔ مین یہ سُن کر بہت خوش ہوا
کہ میرے خطون کو میرے نوجوان دوست
بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہین
اور میرے خیالات کا پر تو اُن کے
قلب پر پورا پورا پڑتا ہے۔ اور میرے
خانگی مراسلون کو ایک دستور العمل
جانتے ہین۔ خداوند عالم نے تم کو
اس کے دیکھنے کی آنکھ دی ہے کہ
دنیا مین ایک قوم کیونکر شایستہ
اور تہذیب یافتہ ہوسکتی ہے۔
اور ایک قوم کے نوجوانون کی
تعلیم و تربیت سے آیندہ کس قسم
کا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے میرے
خیالات تو سراپا بلون[1] ہو رہے
ہین۔ یعنے بلون کے اُڑانے اور
بنانے والون کو اب تک جیسے اس
کی قدرت نہین کہ جہان چاہین
روکین اور اُتارین۔ اسی طرح
مجھے بھی خیالات پر قابو نہین۔ جہان
میرے خیالات ایک بار میرے
دماغ سے اُڑے تو پھر مجھے اُن کے
روکنے اور ٹھہرانے کی قدرت
نہین ہوتی۔ مین اس مژدۂ جانفزا
کو سُن کر بہت خوش ہوا کہ تملوگون
نے آپس مین ایک خفیہ جلسہ
کرکے ایک عہد نامہ لکھا ہے کہ تم لوگون
مین سے کوئی شخص قبل فارغ التحصیل
ہونے اور سن بلوغ کو پہنچنے کے شادی
نہ کرے گا۔ اور اس خصوص مین متعصب
بڈھون کی جن کو دنیوی امور مین
بالکل عقل نہین مطلق بات نہ مانے
گا۔ واقعی شادی ایک ایسا قانونی
معاہدہ ہے جس سے ایک شخص
کی دائمی راحت و تسکین اور آیندہ
ترقی کو تعلق ہے۔ پھر اگر ایسی حالت
مین دوسرون کو خوش کرنے کے
لیے دوسرون کی پسند سے ہر ایک
شادی کیا کرے تو یہ غضب نہین تو

[1] غبارہ ۱۲

اور کیا ہے۔ اور اس سے ایک
نوجوان کے خرمنِ عشرت و راحت
مین آگ نہ لگے تو اور کیا ہو۔

ہم لوگون نے بھی ایسا ہی ایک
معاہدہ کیا ہے۔ کہ ہم لوگ ہندوستان
مین جاکر کیا کرین گے۔ کس طرح رہینگے
وہان کے لوگون سے کس طرح سے
ملین گے۔ اُس کی اخیر دفعہ یہ ہے
کہ ہم لوگون کی جماعت کا کوئی شخص
اپنی بی بی کو ایک وحشی جانور کی
طرح ایک تیرہ و تار و غلیظ مکان
مین بند نہ رکھے گا۔ بلکہ ہم لوگ جس
جس مذاق دنیوی سے اپنے دل کو
بشاش کرینگے اُس کا حصہ دار اپنی
اپنی میم کو بھی بنائین گے۔ غالبًا تم
اس دفعہ کے سارے مضامین سے
بہت خوش ہوگے۔ اگر خدا نے
چاہا تو آیندہ میل مین مین اُس مین سے
دستاویز کی ایک نقل تم لوگون
کی ہدایت کے واسطے روانہ کرونگا
مگر دیکھو اُس کے مضامین کے اخفا مین

غایت درجے کی ہوشیاری اور احتیاط
شرط ہے۔ اور سوائے فرمیسن لوگون
کے اور کوئی اُس کو نہ دیکھے۔

ایشیائی ملکون کے رسم و رواج
اور طریق معاشرت اور تاریخ کو اگر غور
سے دیکھوگے تو مثل روز روشن تم کو
یہ بات نظر آئے گی کہ وہان انصاف
کا وجود ہی نہین۔ اور ہندوستان
کی تاریخ سے اس کی پوری تصدیق
ہوتی ہے۔ دیکھو متوالے جہانگیر نے
کیا کیا تھا۔ دوسرے کی بی بی کو بردوان
سے چھنوا منگوایا اور اُس کے شیر دل
شوہر کی جان بھی اس بیچ مین گئی۔
مینا بازار کی حقیقت سے بھی شاید
تم واقف نہین ہوگے کیونکہ تم نے
ہندوستان کی تاریخ کو خوب نہین
دیکھا۔ مینا بازار بھی ایک زنا خانہ
تھا۔ اُمرا کی بیویون اور محل کی دوسری
عورتون کو جوان شہزادے گھورا
کرتے تھے۔ اور جہانگیر نے بھی پہلے
پہل نورجہان کو اُسی بازار ادبار

آثار و ذلت بارین دیکھا تھا۔
عالمگیر کی کیفیت کیا تھی۔ اس شخص
نے ہندوؤن کے مذہب مین ناحق
جابرانہ دست اندازی کی اور اُس کے
اسی ظلم سے ہندوستان کی سلطنت
کی بیخ کنی ہوگئی اپنے بھائی کو کس ظلم
سے قتل کیا۔ اور اس بیداد کو دینداری
ثابت کرتا رہا۔ باپ سے کیا سلوک
کیا۔ گو بظاہر یہ بادشاہ شہوت پرست
نہ تھا مگر اس کی بیگمون کی تعداد بہت
تھی جب کہ سلطنت انگریزی ہندوستان
کے بہت سے حصون مین ہو چکی تھی
اُس وقت تک اودھ کی کیا حالت
تھی۔ اور وہان کی عیش پرست سلطنت
یا ریاست کیونکر مٹی۔ اس قصّے کو بھی
تم جانتے ہو۔ آج تک ہندوستان
کے والیان ملک کے ناجائز عیش و
عشرت اور جابرانہ احکام کی کیا
کیفیت ہے۔ اس کو بھی شاید سُنتے
ہوگے۔ گو اب تہذیب کی روشنی
اُن کی محل سراؤن مین گھستی جاتی ہے

مگر پھر بھی ایک عمر چاہیئے۔ نور جہان
بیشک ایک قابل اور ذکی اور
ذی لیاقت عورت تھی مگر اُس کے
اطوار اور اخلاق اور عصمت پر
بڑا داغ آگیا تھا جس کی صفائی
غیر ممکن ہے۔ جہان گیر سے جو وہ
راضی ہوگئی یہ بھی اُس کی خصلت کا
ایک نقص اور بڑی کمزوری تھی۔
کرنل ولنٹاین بیکر کے ریل گاڑی
والے خوش اخلاقی کے قصّے سے
تو تم بھی واقف ہوگے پھر دیکھو تو
اس مجبوری کے عالم مین تعلیم مغربی
کس طرح سے اُس کم سن عورت کی
عصمت کا سد بن گئی۔ اور کیسے
زبردست حملہ حرارت انگیز کو
اُس کی خصلت کے زور نے روکا۔
اس آزادی بارسر زمین مین واقعی
پوری آزادی ہے۔ اور عورت و
مرد دونون کے ساتھ پورا پورا انصاف
ہوتا۔ اور کیا جاتا ہے۔ یہان کی
عورتین بھی لیاقت اور تعلیم و تربیت کے

سبب اپنے حقوق کو جانتی اور پہچانتی
ہین اور اُس کے لیے لڑتی ہین ہندوستان
مین جہان ایک بار کسی عورت پر مذاق
دنیوی کے حاصل کرنے کے سبب
کوئی الزام آیا پھر اُس کا شیشۂ
عصمت بالکل چور ہو جاتا ہے۔
اور وہ گویا پنچایت سے نکال دی
جاتی ہے اور پھر عمر بھر اُس سے
کوئی نہین ملتا اور نہ اپنی صحبت مین
آنے دیتا بلکہ اکثر ایسی عورتین مجبوری
سے کسبی بن جاتی ہین۔ اور اپنا دل
بہلاتی ہین۔ کیونکہ انسان بغیر انسان
کی صحبت و محبت کے دنیا مین
رہ نہین سکتا۔ میری رائے مین ایسی
عورتین محض بے قصور ہین۔ اور بربریت
ہمارے ہم قوم اور ہم وطن اُن کو کسبی
اور فاجرہ بناتے ہین۔

عورت و مرد دونون بندۂ خدا
ہین۔ پھر کیا وجہ کہ انصاف برابر نہ
کیا جاے مرد عمر بھر بدمعاشی کرین
شراب پئین دو دو سو خاص عورتین
اُن کی خدمت مین حاضر رہین مگر عزت
و عظمت مین کوئی فرق نہین۔ بڈھے
بدمعاش اور بچے جن کو دنیا مین اور
کوئی امید باقی نہین رہتی نماز پڑھنے
لگتے تسبیح لٹکاتے پیشانی پر گھٹے بناتے
اور خوش اخلاق بھلے مانس بن جاتے
ہین۔ پھر کیا وجہ کہ ایک عورت جس
نے مذاق دنیوی کے خیال سے
ایک آدھ مرتبہ بے اعتدالی کی ہو
بعد اپنی خصلت درست کرنے کے
قابل معافی نہ ہو۔ عورت کے
واسطے تو ؎

شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل است

ہے۔ لیکن مرد کی خصلت کا شیشہ
نہین معلوم کس طلسم کا بنا ہوا ہے۔
کہ اس کو کچھ آفت نہین۔ بھلا اس
خیال کی تائید مین کوئی عقلی دلیل ہے
انگلستان مین ایسی بے انصافی
کبھی نہین ہوتی۔ انصاف کا پلہ عورت
و مرد دونون کے واسطے برابر ہے۔
بلکہ عورتون کی نزاکت کے سبب

کچھ انھین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ امریکا
والے واقعی آج ہر قسم کی ترقی مین
ساری دنیا سے بڑھے چڑھے ہین۔
اور تہذیب اور آزادی کے اصول
کو اس زور و شور سے برتتے ہین کہ اہل
انگلستان بھی اب اُن کی گرد کو
نہین پہنچ سکتے اُن مین اب یہ خیال
زور پکڑتا جاتا ہے کہ دنیا مین ایک
عورت کو ایک مرد کے ساتھ عمر بھر
زندگی بسر کرنا سراسر فضول اور بیکار ہے
اور اس سے دو بندۂ خدا کی آزادی
مین فرق آجاتا ہے۔ طبیعت انسانی
مین استقلال کامل تو ممکن نہین۔ اور
کیفیت مذاق و خواہش انسانی
بوقلمون ہے۔ پھر ایسی صورت مین
بڑا ظلم ہے کہ دو شخصون کو ایک قانونی
معاہدے کی رسّی سے خواہ مخواہ باندھ
دیا جائے اور اس طرح کہ عمر بھر جُدا
نہ ہو سکین۔ اس لیے امریکا کے حکما
اور روشن دماغ لوگ قدیم مضمون
شادی کو اُٹھا دیا چاہتے ہین۔ اور
اس خصوص مین ایک نیا قانون معاہدہ
بنانا چاہتا ہے۔ انگلستان کے قابل
لوگ بھی دل و جان سے اس جدید
اصول پر فدا ہین۔ مگر چونکہ یکایک
پُرانے رسم و رواج کا توڑنا مشکل
ہے۔ اس لیے کوئی سرگرمی سے اس
خصوص مین دخل نہین کرتا۔ اور
سب سے زیادہ یہان کے پادریونکا
خوف ہے جن کا دماغ مذہبی خیالات
سے بالکل پُر ہے۔ اس اصول کو
ہم لوگ ایسا پسند کرتے ہین کہ
یہان کے بہت سے نوجوان
احباب تو اب امریکا مین جا کر
بسنے پر مستعد ہین۔ مذہبی خیالات
اور عقائد کی پابندی سے آدمی کی
ترقی اور آزادی کو بڑا ضرر پہنچتا ہے
ہان بظاہر دنیا کے لوگون کی آنکھ
مین وقعت پانے کے لیے کسی مذہب کا
پابند رہنا اچھا ہے مگر مین صاف دیکھ
رہا ہون کہ یورپ کے قابل لوگ
دل سے شاید کسی مذہب کے پابند نہین

کیونکہ حکیمانہ خیالات کی کسوٹی پر چڑھانے
سے کسی مذہب کا کامل العیار اُترنا
نہایت مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ میرے
خیال مین تو کوئی مذہب بھی ایسا نہین
جس پر اعتراض نہ ہوسکتا ہو۔ دیکھو
بنگالیون نے کیسی ترقی کی ہے۔ اور
اپنی ترقی سے اہل عالم کو کیسا متحیر
کردیا ہے۔ اُنھون نے برہمو کا مذہب
کیا صلح کل مذہب نکالا ہے جس کو
بیسیون حکماے یورپ دل سے
قبول کرتے جاتے ہین۔ بابو کیشب
چندر سین جب کہ ولایت آئے تھے
تو اُن کی تعظیم اس لیے زیادہ ہوئی
تھی کہ وہ ایسے مذہب کے واعظ یا
پیشوا ہین جس کا ڈنکا ایک روز
ساری دنیا مین بج جائے گا۔ اور
جس کے ایک زمانے مین سارے
بندگان خدا پابند ہوجائین گے۔ یہان
جو یہ ہزارون آدمی گرجون مین جاتے
اور پادریون کو لاکھون روپیہ دیتے
ہین یہ بھی سبب اخالی از فشن[1] نہین ہے
وگرنہ سچے عیسائی اب یورپ مین
بہت کم ملین گے۔ محرم کی تعزیہ داری
اور فاتحہ دوازدہم اور مجلس میلاد کی
دھوم دھام کو مین اس سے پسند
کرتا ہون کہ اس مین ایک قومی شوکت
پائی جاتی ہے۔ اور غریب لوگون کو بھی فائدہ
پہنچتا ہے۔ اور شاید تمھارے خیالات
بھی ایسے ہی ہون گے۔ عبدالکریم
موسیٰ اور قربان علی کو میرا سلام کہو
اور مجمع احباب مین یہ خط پڑھ کر سنا دو
اور میرے خیالات کی نسبت جو کوئی
کچھ راے دے اُس کو لکھو۔ گزشتہ
میل مین مین نے تمھارے واسطے
دو در جن عمدہ یاقوتی برگنڈی بھیجی
ہے۔ یہ تحفہ یورپ قبول ہو۔

تمھارا صادق دوست

سعید ازلی

---

[1] وضعداری ۱۲

تہذیب آموز نامۂ پیام

تاریخ ۲۔ فروری ۱۸۷۹ء

میرے نوجوان دوست۔ ایک بے تکلفی اور یک رنگی کے رنگ سے رنگا ہوا گوڈا بونگ لو۔ اور پھر میرا قصہ سنو۔ گو میری کہانی بہت طولانی ہے مگر مین اختصار کے ساتھ تمہارے تاریک دماغ کی صفائی کے لیے اپنے قلم سے کچھ تھوڑا سا کام لیا چاہتا ہون اور اپنے بیش بہا وقت سے تھوڑا وقت تم کو دیتا ہون۔ اس وقت مین سیلرس یونین ہوٹل مین سمندر کے کنارے ایک چھوٹے سے گاؤن مین بیٹھا ہون۔ اور رات کا وقت ہے۔ دیہاتی ہوٹل کا ایک روشنی کش لمپ میز پر رکھا ہے۔ سمندر کی ہوا چل رہی ہے۔ جس سے مردہ زندہ اور بیمار توانا اور تندرست ہوتا ہے ہوٹل کے (بار)[۵۲] مین خلاصیون کا ہجوم ہے اور بدہ بدہ اور بنوش بنوش کا وہ غل ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے۔ کل کا ڈیلی نیوز میرے سامنے دھرا ہے۔ اور ایک شیری کی بوتل بھی ایک سمت کو الگ کھلی ہوئی رکھی ہے۔ جب سردی کا خلبہ ہوتا ہے دو ایک وین چڑھا جاتا ہون۔ آتش دان مین آگ بھی روشن ہے۔ مالک ہوٹل اور خدمتگار بڑے وسیع الاخلاق اور ذی شعور ہین گو ان کا لباس کسی قدر میلا ہے کل میرا قصد ہے کہ یہان سے ڈبلن کو روانہ ہون اور وہان جو خط مجھے لکھو۔ ڈبلن رائل ہوٹل کے پتے سے لکھو تو ضرور مجھے مل جائے گا۔

مین نے اپنی محنت و مشقت کے زور سے ایک امتحان معمولی پاس کیا ہے اور اب کونسلی بن رہا ہون یعنی قانونی تعلیم میری ہو رہی ہے۔ قانونی تعلیم مین بڑا لطف ہے۔

---

۵۱ سلام شام ۱۲ ۵۲ دکان شراب ۱۲

یعنی کھاؤ پیو مزے کرو۔ اور اس کے
ساتھ ساتھ تحصیل علم۔ بعض وقت
بڑی حسرت سے مجھے تیری بربادی یاد
آتی ہے۔ اور مین دیکھتا ہون کہ تیرا
بیش بہا وقت اُس نیم وحشی ملک مین
جہان کسی قسم کی کامل تعلیم کوئی نوجوان
پا نہین سکتا برباد ہو رہا ہے۔ اور تیرے
بزرگون کو مطلقاً اس کا خیال نہین کہ
ہندوستان مین اب آج کل جوان آدمی
کے لیے تعلیم پاکر ترقی کرنے کا کوئی ذریعہ
اور راستہ باقی نہ رہا اور بغیر لندن
آئے کوئی چارہ نہین ہے تم خود خیال
کر سکتے ہوگے کہ میرے خیالات کسقدر
جلد یہان آنے سے درست اور روشن
ہو گئے ہین۔ اور اب ہر بات کو مین
کس طرح مغربی انداز سے سوچتا ہون۔
ہان یہ تو کہئے میری نسبت احباب
وطن کی راے کیا ہے۔ اور میرے
خیالات اور تحریکون اور راے
زنیون کو میرے عزیز اور ہم وطن کیسا
پسند کرتے ہین۔ کہین یہ تو کسی کے
خیال مین نہین سما گیا کہ مین ولایت
آکر نیم یوروپین ہو گیا ہون۔

بھئی سچ تو یہ ہے کہ اس سرزمین
پر بغیر آئے طبیعت انسانی پر قلعی نہین
ہو سکتی۔ انسان اپنی دنیوی ضرورتون
اور اپنے فرائض سے واقف و آگاہ
نہین ہو سکتا۔ خیالات مین وسعت
نہین آسکتی۔ آزادی کی بو دماغ
مین نہین سما سکتی۔ اپنے بزرگون کے
پراگندہ دماغ کو آدمی مرمت نہین
کر سکتا۔

خلاصہ یہ کہ یہان نہین آنے سے
کوئی آدمی میری راے ناقص کے
مطابق تہذیب یافتہ نہین ہو سکتا
تمھارا یہان آنا کوئی مشکل بات نہین
مگر تم اس طرح کم سنی مین شادی
کر کے مقید اور پابند ہو گئے ہو کہ تمھاری
آزادی مین فرق آگیا ہے۔ اور گویا
اب تم پر سسرالی قرابت مندونکا
بھی ایک قسم کا دباؤ اور اختیار ہے
تمھاری بی بی کی عمر شاید ۱۳۔ برس ہے

اور ابھی تک شاید وہ الف لام ہی
پڑھتی ہونگی۔ پس میرے خیالات کے
مطابق اور پانچ برس تک تمھین اُنسے
مُہلت ہے۔ پھر ایسی حالت مین پانچ
برس تک بیکار مقید رہوگے۔ اور
کوئی فائدہ تعلیمی تم کو اُس قسم کا
نہین پہنچے گا جس سے تم اپنے آیندہ
حصۂ عمر مین دنیا مین چمک سکو۔ یا کوئی
بڑا کام انجام دو یا قوم کے مصلح یا
ہادی بنو۔ اگر خوبی قسمت سے کوئی
عہدہ سرکاری مل گیا پھر شبانہ روز
بحالت ماتحتی ناجائز خوشامد مین تم
مصروف رہا کروگے اور کوئی آزادآنہ
کام تم سے نہ ہوسکے گا۔ ہان آجتک
کوئی مسلمان اپنی بی بی کو لے کر
ہندوستان سے بنظر تعلیم
یہان نہین آیا۔ اور ایک روشن
رائے شخص نے جو قصد کیا تھا وہ
غریب مرگیا۔ اور اُس کے مرنے کو
تیرہ عقل اور کمزور رائے کے ظالم
لوگ اپنی دعا کی تاثیر بتاتے ہین۔

اگر تم کسی طرح اپنی نوجوان جورو کو لے کر
یہان چلے آؤ تو بہت ہی خوب ہو۔ اور
میرے بھی تمھاری نیشو میم کے ذریعے
سے بڑے بڑے کام نکلین۔ اگر تم ایک
استقلال کے ساتھ کارروائی کرو تو
کوئی مشکل بات نہین۔ اور تم اس کام
کے انجام دینے سے ایک نامی تاریخی
آدمی بن سکتے ہو۔ یعنی آیندہ تاریخون
مین تمھارا اور تمھاری نوجوان بی بی
کا تذکرہ یادگار رہے گا۔ اور (آیندہ
نسل) کی عورتین گویا ایک دیوتا کی
طرح تمھاری جورو کی پوجا پرستش
کرینگی۔ پہلے تم روپیہ جمع کرلو اور جب
دیکھو کہ کافی روپیہ ہولیا تو بس ایک
روز صاف اپنی میم کا ہاتھ بغل مین
دبا کر بمبئی چل دو۔ اور وہین سے
مجھکو بھی تار مین خبر دو۔ تاکہ ہم لوگ
سب کے سب کچھ دور تک آکر تم
لوگون کا استقبال کرین۔ میرا
تو قصد ہے کہ اگر تم اس معرکے مین
کامیاب ہوے تو مین سوئزسے تم کو

چاکر لے آؤن گا۔ گو بعد اسکے مسلمانان
ہند بڑا غل مچائین گے۔ اور اخبارون
مین یہ مضمون چھپے گا۔ مگر مہذب اخبار
ضرور تمھاری پیروی کرین گے۔ گو دیسی
اخبار مرغ بے ہنگام کی طرح چلائین بلا سے
اُن کی سُنتا کون ہے۔ ادھر تم یہان
پہنچے کہ مین نے اپنے عزیز بہنون کے
منگوانے کے لیے زور لگایا۔ کیونکہ
بغیر تعلیم یافتہ عورت کے مرد کے لیے
دنیا جہنم سے بدتر ہے۔ گو آپ کے
باپ اور چچا وغیرہ بہت برافروختہ
ہون گے مگر اس قسم کے پرانے بیوقوف
اور سیدھے بڈھون کا پھسلا لینا
کون مشکل بات ہے۔ یہ میرا ذمہ ہے
کہ مین تم سے اور اُن سے صلح کرادونگا
تم پہلے میری صلاح پر عمل تو کرو اور
یہان چلے تو آؤ۔ پھر دیکھو تمھاری
بی بی یہان کیسی مقبول ہوجاتی ہے
ضرور بالضرور بڑی بڑی لیڈیون
حتیٰ کہ قیصرۂ ہند تک اُس کی رسائی
ہوجاے گی۔ اور پھر اُس وقت دیکھنا

تمھارے ساس سُسرے کس طرح
فرطِ مسرت سے اپنے جامے مین پھولے
نہین سماتے۔ اور پھر تمھاری ہر طرح
کی تائید کس سرگرمی سے ہوتی ہے۔
تم جانتے ہو لڑکون کی تعلیم و تربیت
زیادہ تر اُن کی مان کی لیاقت پر
موقوف ہے۔ پھر اگر ہم لوگ ان
عورتون کی عمدہ تعلیم کا سامان نہ
کرین تو (آیندہ نسل) کی تعلیم و تربیت
کا کیا سامان۔ ہم لوگون مین گلیڈسٹون
اور ڈسرلی سا قابل اور عالی دماغ
آدمی کیون نہین پیدا ہوتا؟ اس کا
سہل جواب یہ ہے کہ ایسی مائین
ہندوستان مین کہان ہین کہ اس
قسم کے نادر نامور اور زور آور لڑکے
جنین۔ میری خصلت مین جو جو نقص
اور کمزوری ابھی تک باقی ہے۔
یہ سب اماں جان کا قصور ہے۔
جس لیے میرا دل شبانہ روز روتا
ہے کاش مین ایک قوی ہیکل اور
تعلیم یافتہ ہائلنڈ کی کوہستانی عورت کے

بطن سے پیدا ہوتا تو میرے کال گلاب
بصری کے پھول کی طرح سرخ رہتے دماغ
پُرقوت دل توانا اور قوی ہوتا۔ اور
یہ خصلت کی کمزوری کبھی ظاہر نہ ہوتی
مگر تاہم شکر ہے کہ یہان کی عمدہ صحبت
اور آب وہوا اور غذا کی بدولت
مین نے اپنے کو اور اپنے دل ودماغ
اور خصلت کو مرمت کر ڈالا ہے۔
اور انشاء اللہ تعالی تم یہان آؤگے
تو تمھاری خصلت کا نقص بھی سب
نکل جائے گا۔ ہم لوگ جب تک
باہمی کوشش اور تدبیر اور ولایتی
حکمت عملی کے زور سے ہندوستان
کی بدعقل تیرہ رائے اور متعصب
عورتون کی ناجائز آزادی کش
اور جہالت بارشرم کی ہتھیلی کو جلا
نہ دینگے تب تک کبھی وہ دولت
حاصل نہین ہوسکتی جس نے سارے
ممالک یورپ کو ہر قسم کے فوائد
سے مالا مال کر دیا ہے یا تم شاید
نہین جانتے کہ ولایت کے حکما کی

یہ بھی ایک حکمت عملی اور بڑی موثر
حکمت عملی ہے۔ کہ جب کسی وحشی اور
جنگلی قوم کے لوگون کو مہذب بنانا
اور اُن کے ملک مین نئی روشنی کا
چراغ جلانا چاہتے ہین تو اُس قوم کے
کسی آدمی کو کسی طرح یورپ مین لے
آتے ہین۔ اور یہان لاکر اُس کو عمدہ
طرح سے تعلیم و تربیت کرتے ہین۔
اور جب وہ زیور تعلیم سے آراستہ
ہوتا اور سن شعور کو پہنچتا ہے تو
اُس کو اُس کے وطن مین لے جاکر
چھوڑ دیتے ہین۔ اور وہ پھر اپنی قوم
کے لوگون کو سمجھا کر اور تعلیم اور
تہذیب کے فوائد دکھا کر راہ پر
لے آتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ساری
قوم تربیت یافتہ ہوجاتی ہے دیکھو
سونتال لوگون سے اسی حکمت عملی کا
برتاؤ ہورہا ہے۔ اور افریقیہ مین
بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ مین نے بھی
تم کو جو صلاح دی ہے اُس کی بنا
اسی حکمت عملی پر ہے یعنی جہان

کسی طرح ایک معزز مسلمان کی عورت
یہان آئی اور تعلیم یافتہ ہو کر مع الخیر
ہندوستان گئی۔ پھر ہر میل مین ایک
درجن بیگمات ولایت مین آئین گی
اور اہل یورپ بھی اس کو دیکھین گے
کہ ہان ہم لوگون کی عورتین کیسی ذکی
حسین اور نازنین ہوتی ہین۔ ایسا
ایک زمانہ تو آنے والا ہے۔ کہ جب
تربیت یافتہ بیگمات کلکتے مین گاڑیون
مین سیر کرین گی۔ جلسون مین جائین گی
لکچر دین گی۔ اپنا کلب بنائین گی۔
مگر چونکہ میری بڑی تمنا ہے کہ اس
ترقی کی ابتدا اپنے زمانے مین دیکھون
اور جلد دیکھون اس لیے مین بڑی
سرگرمی سے اس معاملے مین کوشش
کر رہا ہون۔ اور میرے بہت سے
نوجوان دوست اور معتقد بھی
ہندوستان مین ان خیالات کی
اصلاح مین مصروف ہین۔ اور میرا
پاک (مشن) بعنایت ایزدی اچھی
ترقی پکڑ رہا ہے۔ گذشتہ میل مین
ایک معزز کم سن نوجوان نے یہان
آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور
تم غالباً جان گئے ہوگے کہ وہ کون
ہے۔ مین اسکو صلاح دینے والا ہون
کہ یہان ڈبل ہو کر آئے تاکہ اس کی
ڈبل تعظیم اور تعلیم ہو اب اس وقت
(ڈنر کی گھنٹی بجی۔ مین کھانا کھانے
جاتا ہون۔ اور خط کو بند کر کے ہوٹل
کے آدمی کے حوالے کرتا ہون۔
عبد الرزاق۔ مرزا ہاشم علی وغیرہ کو
سلام کہو۔ اور یہ خط پڑھوا دو۔

راقم

سعید ازلی۔ از یورپ

پرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۱

لنڈن۔ رسل اسکوایر

مائی ڈیر مولنا اودھپنج۔ تسلیم

لہ مقصدِ عظیم یا وہ گروہ جس کا کوئی مقصد عظیم ہو ۱۲ لہ طعام شام ۱۲

اُس روز آپ نے مجھے کانپور کے
اسٹیشن پر آکر رخصت کیا اور
احباب نے رنگا رنگ کے امام
ضامن بازو پر باندھ کر خیر باد کہی
اور آج دیکھئے بندہ عنایت ایزدی
سے لندن مین ایک مکلف اور
آراستہ اور ہوادار ہوٹل مین
ایک غرور اور مسرت کی ادا سے
ایک عمدہ اور نفیس کرسی پر بیٹھ کر
آپ کو یہ خط لکھ رہا ہے۔ اس خط
کے مطالعے سے آپ کو بخوبی معلوم
ہو جائے گا کہ مین اپنے قول کا اور
اپنے وعدے کا پکّا ہون۔ اور شاید
قلیل ہی عرصے مین آپ اور ہمارے
وطن کے دوسرے احباب اس کو
تسلیم کر لین گے کہ ہان بعد مدت کے
اب ایک شستہ اور تہذیب یافتہ
خیالات اور پکے تجربے اور پختہ
عقل اور ہشدھاتی عقیدے کا
آدمی اس ترقی انگیز ملک مین آیا
ہے جو آیندہ یہان کے ہر قسم کے

اصلی اور واقعی حالات اور تمدنی
اور اخلاقی خیالات سے اپنے
نیم وحشی ہم وطنون کو آگاہ کر سکے
گا۔ اور جو خدانخواستہ ولایتی
اخلاق اور تمدنی دیوتا کو برہنہ دیکھنے
کی دوربین بنے گا۔ آپ تو جانتے
ہین کہ مین پُرانے اسکول کا آدمی
ہون۔ اور میرے دل مین قدیم مدرسے
اور اُس کے علوم وفنون اور پرانے
خیالات کا کیسا فیض بخش گنجینہ ہے
اور مین اپنی وضع کا کیسا پاس دار
اور پیار کرنے والا ہون۔ کہین
جاؤن۔ کسی ملک کا سفر کرون۔
مگر کیا معنی کہ اپنی وضع مین فرق
آئے۔ اور اپنی قطع بدل جائے۔
یہ تو بہروپیون کا کام ہے۔ کہ روز
ایک نیا روپ لاتے ہین اور
اس ذریعے سے کسی طرح روٹی
کما کھاتے ہین۔ بندے نے دوڑ کے
قریب ہی جہاز پر اپنے ڈبل اور
پر شوکت اور سایہ دار اور کامدار

چُغے مین اپنے کو لپیٹا۔ اُس پر سے
ایک تیس۳۰ فٹ کا شالی کمربند بھی
جڑ لیا۔ پھر اپنی پنسیری دستار علم
کو بھی سر پر رکھا۔ اور سبز رنگ کی
بلند ایڑی والی کفش کو بھی ڈانٹا۔
پھر کیا تھا ادھر جہاز سے اُترکر ریل
پر سوار ہوا کہ تماشا بن گیا۔ جس کو
دیکھو وہ مجھ ہی کو دیکھتا ہے۔ جس
لیڈی کی آنکھ پڑ گئی ہمہ تن تحیر بن گئی
اسٹیشن والے جوق جوق گاڑی کے
دروازے کے پاس آرہے ہین۔
بیسیون صاحبان عالیشان گاڑی
مین گھسے چلے آتے ہین۔ لیڈیون نے
صاف مجھے عجائب المخلوقات ہی
بنا ڈالا۔ اور مین اُن کے اس استعجاب
کو دیکھکر ہر دم زیادہ متحیر ہوتا جاتا
تھا۔ معلوم ہوتا ہے یہان کے انگریزون
نے آج تک کسی ایمان دار متصب
اور خرانٹ مولوی کو اُس کے اصلی
لباس اور شان و شوکت اور ہیئت
کے ساتھ نہین دیکھا تھا۔ اور اسی لیے
میری پزیرفتگاری کا وہ سامان ہوا
جو جزیرون کے وحشیون کے لیے
ہوتا ہے۔ خیر اُن کا جو جی چاہے مجھے
سمجھین مگر مین بھی اپنے دل مین
اُن کو کچھ سمجھ لیتا ہون۔ اور اس
لیے کسی فریق کو جاے شکایت نہین
ہے۔ عوض معاوضہ گلہ نہ دارد۔
مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقل سلیم
بڑے زور سے میرے دل مین اسکی
تحریک کرتی ہے کہ اس کے قبل
جو ہندوستان کے لوگ یہان آئے
ہین وہ لوگ جہاز ہی پر سے نہین
نہین بلکہ کلکتے اور بمبئی ہی سے
صاحب بن کر اُترے یا سوار ہوے
تھے۔ اور اس لیے وہ لوگ
عجائب المخلوقات نہین تصور
کیے گئے۔ اور یہان کے لوگون نے
اُن کو ہندوستان کی نئی روشنی
کے فرقے کا وکیل یا کالے صاحبونکا
زندہ یادگار عزت آثار تصور کیا۔
اور اُن کے ساتھ اُس قسم کا برتاؤ

خاص اور عام مجلسون اور صحبتون
مین ہوتا ہے جو اپنے خاص لوگون
کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مگر یہان کے
لوگ بدل اس کے خواہش مند
اور متمنی تھے کہ کوئی قدیم اسکول
کا آدمی بھی یہان آئے تاکہ اُس سے
بہت دیسی باتین جن کے بیان
کرنے مین نئی روشنی والون کو بہت
سی وجہون سے تامل ہوتا ہے
دریافت ہون۔ اور وہ اپنے ہندوستانی
بھائیون کی شکایت اور حکایت کو
اصلی آب ورنگ اور دیانتداری
کے ساتھ بیان کرے۔ یہان کے
قابل اور بیدار مغز وزراہم لوگون
کے قومی رسم ورواج۔ تعصب انگیز
خیالات اور قدیم مدرسون کے
حالات سے واقف ہونے کے
بڑے شائق ہین۔ اور اُن کا قول
ہے کہ اس قسم کی معلومات کتاب
اور انگریزی دان اور انگریزی
خوان ناتجربہ کار طلبا سے حاصل ہو

نہین سکتی۔ کیونکہ اول تو اُن کو خود
اپنی خبر نہین۔ اور ثانیاً انگریزی تعلیم
کے اثر نے ابتداے شباب ہی مین
اُن کے خیالات پر مغربی تہذیب
کی پالش کردی ہے۔ ان وجہون
سے میری خاطر تواضع حد سے زیادہ
ہوتی ہے۔ اور میرے ساتھ یہان
کے لوگ اُس طرح پیش آتے ہین
جس طرح غیر ملک کے کسی دیندار
اور نیک کردار عالم سے پیش آنا
لازم ہے۔ اور میرے ہوٹل کے
دروازے پر گاڑیون کا ہجوم رہتا
ہے۔ اور ہر شب کو کسی خاص یا عام
جلسے مین میری دعوت ہوتی ہے۔
شاعر نویلیسٹ محرر ریفارمر سفرا
وزرا ممبران پارلیمنٹ تجار شاطر
پادری اور بعض بعض دیسی خوشحال
بانام ونشان جو ہندوستان کی
آیندہ ترقی کے اسباب کے مہیا
کرنے اور بہم پہنچانے اور ہندوستان
کے باشندون کی ہمدردی کا چراغ

یہان کے لوگون کے دلون مین روشنی
کرنے کی کوشش کرتی ہین اس فقیر
کی ملاقات کو آتی ہین۔ اور مختلف امور
اور مسئلون کے متعلق سوالات
کرتی ہین۔

یہان کے علما اور پادری لوگ
بڑے وسیع الاخلاق منکسر المزاج متحمل
اور ذی ہوش ہین۔ اور اسی قسم کے
لوگون سے خاکسار سے زیادہ ملاقات
رہتی ہے ؎

کند ہمجنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

آپ کو حیرت ہوتی ہوگی کہ ابھی تو
مجھے یہان آئے جمعہ دو جمعہ ہی ہوے
ہین اور اسی عرصے مین مین قلم ہاتھ
مین لے کر یہان کے حالات اور
خیالات اور رسم و رواج اور طریق
معاشرت و تمدن وغیرہ وغیرہ پر
راے دینے بیٹھ گیا اور کے آمدی کے
پیر شدی کا مصداق بن بیٹھا۔ مگر نہین
مجھے اس تھوڑے عرصے مین یہانکے
لوگون کے اندرونی و بیرونی حالات
کے دیکھنے اور جانچنے کا جو موقع کہ
ملا ہے ایسا شاید کسی کو سالہا سال
مین نہین ملے گا۔ کیونکہ میری رسائی کا
حلقہ بہت بڑا ہے اور میرا گزر ایسے
ایسے مقامات مین ہوتا ہے جہان
فرشتون کے بھی پر جلتے ہین۔ یہان
کے لوگ گویا آزادی کے عاشق
ہین اور نقش آزادی گویا ان کے
دلون پر کندہ ہے۔ ان کو دولت
حشمت اور ریاست کسی چیز کی
پروا نہین۔ مگر جہان ان کی آزادی
کو کسی نے انگلی دکھائی فوراً خون بہانے
کو موجود ہین آزادی کے نشے سے
انگلستانی لوگ کچھ ایسے مدہوش
ہین کہ اس کی ترنگ مین انھون نے
اپنے سب قسم کے حقوق کو عورتون
کے ساتھ بانٹ لیا ہے اور مرد و عورت
کی حالت مین کوئی فرق نہین معاذ اللہ
یہان عورتین گھوڑا دوڑاتی ہین
ناچتی ہین غیر مرد کے ساتھ پھرنے

جاتی ہین دکانون مین بیٹھتی ہین اور
خدا جانے اور کتنے دھندے کرتی
ہین ہمارے عفت آباد ہندوستان
کی عورتون سے اگر یہان کی عورتون
کی بے پردگی اور بے شرمی اور دلیری
کی کیفیت بیان کی جاے تو اُن کو
فوراً شرم اور خوف اور غصے سے
اُس قسم کی حارتپ آئے جو شل
شاخ چنار اُن کو جلا دے۔ یہان
کے مکانات سواریان سب بے پردہ
ہین۔ اور یہان کے لوگون کا قول
ہے کہ کھلے مکان مین ہوا آتی جاتی
رہتی ہے جس سے صحت جسمانی مین
ترقی ہوتی ہے۔ خیر مردون کے
واسطے یہ مکانات بیشک عمدہ
ہین مگر نہ ویسے صاف و شفاف
جیسی ہمارے دہلی اور لکھنؤ کے
امرا کی دولت سرائین اور زنانون
کے لیے تو یہ مکانات بالکل ناموزون
ہین نہ بلند دیوارین نہ متعدد
ڈیوڑھیان نہ تہ خانے نہ کنج تنفس

کی طرح پردہ دار پائین باغ نہ چھوٹے
چھوٹے دروازے کی کوٹھریان نہ
محرابی بارہ دریان نہ ہوادار اور
پردہ دار کوٹھے۔ مکانون مین فن
عمارت کے اصول سے دیکھنے سے
کوئی تعریف کی بات نہین۔ کیونکہ
صرف لکڑی اور اینٹ کی سرخی کا
سادہ کام ہے اور بڑے بڑے آئینے
لگے ہین البتہ کوچ میز اور کرسیان
اور بھی دوسرے سامان آرایش
قابل تعریف ہین مگر نہ اتنے کہ اُنکو
ہم اپنے نواب زادگان ہند
اور والیان ملک کے مکانات
اور ایوانون کے ایرانی قالینون
مخملی گاؤتکیون فیل دندان کی
چارپائیون سونے چاندی کے
جھاڑون رنگ برنگ کے شیشہ آلات
اور طلائی اور نقرئی آگالدانون
اور جلبی آئینون سے تشبیہ دے
سکین۔ یہان کے عام مکانات اور
عمارات شاہی کی بھی بڑی تعریف

سنی تھی مگر جب جا کر اندر باہر سے
نظر غور سے دیکھا تو کوئی مکان یا
ایوان فقیر کی آنکھ مین نہ جنچا ہان
یہان کے لیے یہ عمارات مایۂ غرور
ہو سکتی ہین مگر واللہ تاج جامع مسجد
دیوان خاص دیوان عام اور
آصف الدولہ والے امام باڑے
کے جوڑ کا ایک مکان بھی نہین تھا
یہان کیا تمام جہان مین تو ان عمارتون
کا جواب ہی نہین مگر ہان جو نوجوان
کہ اپنی بود و باش کے جنگل سے یکسر
یہان آئے ہین - اور آثار صنادید
ہند کی زیارت سے مشرف نہین
ہوے اُن کو تو اِن مکانون کے
دیکھنے سے وجد ہو جاتا ہے اور
وہ بے تکلف انگریزون سے کہہ
دیتے ہین کہ ہندوستان مین ایسی
عمارتین کہان نصیب - جب کہ
مین اِن عام مکانات کو دیکھنے گیا
تھا تو میرے ساتھ بہت سے ایسے
جلیل القدر انگریز تھے جنھون نے

عجائبات روزگار کی سیر کی تھی اور
ہندوستان کے سلاطین کی عمارتون
کو بھی دیکھا تھا - مین نے اُن سے
پوچھا کہ باوجودیکہ فن انجنیری مین آپ
لوگون نے یہ کمال حاصل کیا ہے
اور لاکھون روپیہ اس خاص فن
معماری کی تعلیم مین خزانۂ شاہی سے
خرچ ہوتا ہے - مگر ولایتی معمار ایک
نقش ایک کمرہ ایک دیوار ایک
پُل اُس استحکام اُن نقش و نگار
اور اُس تراش خراش کا کیون
نہین بنا سکتے جو قدیم زمانے مین
مسلمانون کے بائین ہاتھ کا کھیل تھا
اور جس سے بخوبی اُس کمال کی
تصدیق ہو سکتی ہے جو ہمارے
ہمقومون کو کسی زمانے مین اس
فن خاص مین حاصل تھا - بعض صاحبون
نے کہا کہ وہ سامان اور اسباب
اور مصالح یہان میسر نہین - بعضون
نے فرمایا کہ وہ قدیم طرز ین اب
نامطبوع اور ناپسند ہین بعض

انصاف پسند دوست نے یہ کہدیا
کہ دنیا مین ایسی کون سی چیز ہے
جس کی نقل اس جزیرۂ مردم خیز
کے باشندے نہ اُتار سکتے ہون
اور کون سی قسم کی عمارت ہے جس کے
بنانے سے ہمارے ولایتی معمار
قاصر ہون۔ مین نے عرض کیا کہ
ہندوستان کے امرا کو تو وہ ہی
کاریگران صنعت اور وہی پرانے
فشن کے مکانات پسند ہین پھر
وہان انجنیر لوگ ایک مختصر سی سا
نمونہ کیون نہین طیار کر کے دکھاتے
اس پر ایک انجنیر صاحب جو شریک
سیر تھے بول اُٹھے کہ کیا ہماری عمارتون
مین مضبوطی اور استحکام نہین اور
واللہ ہم لوگون کا نسخہ کم خرچ
بالانشین ہے لاکھون روپیہ بیکار
برباد کرنے اور فضول خرچی مین دولت
لٹانے کا نتیجہ کیا ہے۔ استحکام کی
نسبت تو مین نے یہ عرض کیا کہ کلکتے
کے عجائب خانے کی دھنسی ہوئی دیوار
اور ہائی کورٹ کی مشبک چھت
اور حضرپور کے پُل کے گرنے کا
حسرت انگیز واقعہ بدیہی دلائل اور
زندہ نظیرین ہین۔ کئی لاکھ روپیہ
خرچ ہو کر یہ پُل بڑے اہتمام سے
تیار کیا گیا تھا مگر اس بے تکلفی سے گرا
جیسے درخت سے پکا آم۔ چھت
سے چھپکلی۔ بڈھے کے مسوڑھے
سے دانت۔ تاڑ کے درخت سے
پاسی۔ ہندوستانی رئیسون کی
آنکھون سے اُن کے اہلکار۔ اور
سنتونا ین سے پیٹ کے کیڑے
فضول خرچی کی نسبت مین نے یہ
جواب دیا کہ ہندوستان کی عمارت
کے سررشتے کے اخراجات ناجائز
پر پھر ایک مدت سے مدبرون کے
جلسے مین ماتم کیون ہے۔ اور ہر
دوسرے تیسرے سال ایک
تحقیقات کی کمیشن کی ضرورت
کیون ہوتی ہے۔ اور روز ولایتی
معمارون کی شکایت اخبارون مین

کیون چھپتی رہتی ہے - اس بدمزہ اور
ناخوشگوار جواب کے پانے سے صاحب
کا رنگ فق ہوگیا - اور اُن کے
بشرے سے اُس حیرت آمیز انقباض
کی کیفیت ظاہر تھی جو اُن کو پُرانے
باجے سے نئی گت کے سُننے سے ہوا
تھا - میرا قصد ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ
یہان سے مع الخیر ہندوستان کو
لوٹتے وقت اندلس کی نادر روزگار
پائدار بے نظیر خوب صورت اور
شوکت ریز اسلامی عمارتون کی بھی
زیارت کرتا جاؤن - کیونکہ مدت
سے میرے کان اِن کی تعریف سے
بھرے ہین اور زمانۂ طالب العلمی
مین جب کہ مین کلکتے مین تھا تو
مجلس مذاکرۂ علمیہ کے ایک جلسے مین
مسٹر اوڈرو نے بڑی دیانت داری
گرم جوشی اور قدردانی سے اِن
عمارتون کی تعریف کی تھی جس
طرح ہمارے خمار زدہ چالاک بزدلے
محنتی چینی بھائیون کو افیون اور
اُس کے مرکبات کے کھانے کا ذوق
وشوق ہے اور جس طرح ہمارے
ہندوستان کے لوگ کیمیا دعا
تعویذ جادو طلسم اور شاعری کے
عاشق ہین اسی طرح یہان کے ہر درجے
اور ہر طبقے کے لوگون کو خواہ عورت
ہون یا مرد امورات تمدن کے
جاننے اُن پر بحث کرنے اُن مین
نکتے نکالنے اُن پر زانے دینے کا
شوق اور دعویٰ ہے اور ہر متنفس
اپنے کو تمدن یعنی (پولیٹکس) کا پُتلا
جانتا ہے خواہ وہ تمدن کے معنے
سے بھی واقف نہو - وقت فرصت
مین ہر شخص کے پاس ایک اخبار
کسی قسم کا ضرور ہوگا اور وہ اُس
سے چند مضامین حلقۂ احباب مین
بیان کرنے کے لیے چُن رکھے گا
اور پھر جب کسی قہوہ خانے یا شراب
خانے یا قمار خانے مین جاے گا تو
وہان ضرور مسٹر ڈزریلی یا مسٹر
گلیڈ اسٹون یا لارڈ ڈلٹن کی

غلطی نکالے گا یا کسی کی حکمت عملی
اور رائے کی تعریف کرے گا اور
کسی کو بُرا کہے گا۔ شاید کوئی آدمی
بھی اس جزیرے مین ایسا نہ ہوگا
جس کی چھوٹی حاضری کے ساتھ
صبح کو ایک تشتری مین تمدن کا
حلوایا بسکٹ نہ رکھا جاتا ہو اور
جو اُس کے کھائے بغیر گھر سے نکلتا
ہو کام کرتا ہو یا کسی کی ملاقات کو
جاتا ہو۔ مجھے روز ضروری اور
موجودہ مسائل تمدن کو حل کر رکھنا
ہوتا ہے کیونکہ بغیر اس کے جان
عذاب مین پڑ جاتی ہے اور اگر
ان معاملات پر گفتگو نہ کر سکون تو
دوسرے روز نالائق کند ذہن
بدمذاق اور نیم وحشی مشہور ہو جاؤن
خصوصاً لیڈیون کے عشرت بار
حلقون اور صحبتون مین تو مجھے
تالیان بج جائین تمدن کے خیالات
سے یہان انسان کو ایک دم فرصت
نہین کیونکہ ہر مغنچہ ہر مال زادی

ہر سور چرانے والا ہر آلو بونے
والا ہر دکان دار ہر بازاری اور
ہر درباری مدبر ہے۔ ہمارے
ہندوستان مین تو شاید اس کثرت
سے گاو و خر بھی نہون گے جس کثرت
سے یہان مدبر ہین۔ بہت سی خاتونان
ذی فرہنگ ایسی ہین جن کے مکان
مین روز خاص خاص دعوت کے
جلسے اس غرض سے منعقد ہوتے
ہین کہ ہر فن کے قابل اور خصوصاً
مدبر لوگ آئین اور خورد و نوش کے
وقت امورات تمدن و معاشرت
پر بحث چھڑے اور اول طعام اور
بعد ازان کلام کا مزہ اُٹھے۔ اگر
ہمارے ملک کی پردہ نشین معصوم
صفت ترم مزاج نازک بیگمون سے
کوئی یہ پوچھے کہ آفتاب کدھر سے
نکلتا اور کدھر ڈوبتا ہے تو شاید
مشکل سے بتائین کیونکہ اُن کو
ایسی بے سود باتون سے کیا
غرض مگر یہان تو ہر لیڈی آپکو

افغانستان کے پہاڑون کے نقشے
مین راستہ بتانے اور سبق سکھانے
کو موجود ہے اور بڑی بلاغت اور
فصاحت سے امیر یعقوب خان کا
سراپا بیان کرتی ہے اور فرط تحقیق
سے بعض یہ بھی فرماتی ہین کہ امیر
یعقوب خان شیعہ مذہب ہے
اور بھوت کا قصہ سنکر ڈرتا ہے
حالانکہ یہ معلوم نہین کہ خود امیر
اور اُس کی ساری قوم ایک قسم
کے ایشیائی دیوہین - پرسون شب
کو ایک پروفیسر صاحب نے جن کو
امورات تمدن کا بڑا چسکا ہے
میری خاص دعوت کی اور جب کہ
مین قدرتی کانٹے چھری سے جلد
جلد کھانے لگا تو اُن کی میم صاحبہ
حیرت انگیز تبسم سے میری طرف
دیکھنے لگین اور چارو نطرف سے
حقارت آمیز چشمک ہونے لگی
مگر جب تک یہ سب ہو بندے
نے اپنے سامنے کا برتن اور اغل بغل

اور آس پاس کی دو چار ڈیش
اور لشتریان صاف کر دین اور
زور سے ڈکار لے کر قرات سے
الحمد للہ بہ آواز بلند کہا - اس پر
میری بغل کے ایک صاحب نے
سرگوشی مین مجھسے فرمایا کہ اس طرح
سے ڈکار لینا اخلاق کے خلاف
ہے اس پر میم لوگ خندۂ زیر لب
کرین گی - مین یہ سُنکر چپ ہو رہا
بعد کھانے کے پروفیسر صاحب
نے ایک مطول اور مدلل تقریر مین
اپنی اُس دماغی محنت اور بحث کا
حال بیان کیا جو اُنھون نے
ہندوستان کے متعلق خاص
خاص مسائل تمدن کے حل کرنے
مین کی تھی اور بعد اس تمہیدی
تقریر کے یہ سوال کیا کہ آیا آشام
مین قانونی یا غیر قانونی گورنمنٹ
وہان کے باشندون کے مفید
حال ہوگی اور موجودہ انتظام کا
عنوان واثر کیا ہے - مین نے

اس کی نسبت اپنی ناقص رائے
دی اور موجودہ انتظام کی تعریف
کی۔ اس پر پروفیسر موصوف یہ بولے
کہ وہان کے انتظام مین بہت
خلل اس لیے ہوتا ہے کہ شہر سنگاک
پٹیالہ کی ریاست سے ملحق ہے
اور چونکہ اُس ہندوستانی ریاست
کے لوگ اکثر وہان آتے جاتے
اور تجارت کرتے ہین اس لیے
بہت سی ایسی خرابیان عام
لوگون کے خیالات مین واقع
ہوتی ہین جو ہندوستانی انتظام
سے نکلتی ہین۔ اس تحقیق بلیغ کو سُنکر
مین ساتھ ایک خندۂ زیر لب کے
چُپ ہو رہا۔ اسی طور پر ایک
اِل اِل ڈی صاحب نے یہان
ایک رسالے مین جہاد کے مسئلے کی
تحقیق کے مضامین لکھتے لکھتے یہ
لکھدیا ہے کہ ہندوستان مین
شیعون کی تعداد سنیون سے
زیادہ ہے اس لیے جہاد کا خوف

بہت کم ہے۔ اللہ ری تحقیق!
تصنع بانکپن اور وضعداری
یہان کی عورتون مین بہت مروج
ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ
یہان قدرتی حسن تو اس طرح سے
مفقود ہے جیسے ہندوستان سے
ارزانی اور دار جلنگ اور شملے
سے گرمی عورتون کے چہرون کو
سفید آلو سے کامل تشبیہ ہے یا
اگر چونے کی ہانڈی کہین تو وہ بھی
روا ہے۔ چونکہ نمک اور ملاحت اور
چمک اور روشنی یہان کی عورتون
کے چہرون مین بالکل نہین اس لیے
یہ سفید پریان ایک قسم کا سفید
چونا جس کو (پوڈر) کہتے ہین چہرون
پر ملتی ہین اور صابون سے اس
سفوف کے لگانے کے قبل اپنے
کلّون کو خوب رگڑتی ہین اور بعض
دکانین بھی اس قسم کی ہین جہان
رنگ مرمت کرنے کا علاج ہوتا
ہے چنانچہ دو برس ہوے کہ ایک

اِسی قسم کی دکاندار عورت نے
ایک امیر میم صاحبہ کو جن کو اپنے
رنگ کے چمکانے کا بڑا جنون تھا
اپنے مکر کے جال مین پھنسا کر بہت
سے بیش بہا زیورات لے لئے تھے
اور اُس غریب میم نے دوا سے
اپنے جسم اور اس مجنونانہ حرکت
سے اپنی خصلت اور نیک نامی
کو داغ دار بنایا تھا مین انشاءاللہ
تعالیٰ دوسرے خط مین یہان کی
عورتون کے لباس و خصلت اور
حالات کے بارے مین بھی اور بہت
سے خیالات ظاہر کرون گا۔ اس
وقت چونکہ فرصت کم ہے اس لیے
اِنھین چند سطرون پر اس نیازنامے
کو ختم کرتا ہون والتسلیم مع التواضع
والتکریم۔

ست
آپکا صادق دو
تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامۂ پیام

نمبر ۲

مائی ڈیر مولٹنا اودھنج۔ ہنوز
ظلمت شب باقی ہے کہ مین اپنے
حوائج ضروری سے فارغ ہوجائے
پانی مکھن توس پھوس کو معدے
کے زندہ خورجی مین رکھ تسبیح کو پلنگ
کے ایک کونے سے لٹکا لکھنے کی
میز پر آبیٹھا اور نہایت تسکین کے
ساتھ یہ چند سطر آپ کو لکھتا ہون
گو میری ہندوستانی عادات کی
پابندی کے سبب ملازمین ہوٹل
کو بسا اوقات تکلیف ہوتی ہے
مگر اپنے اوقات معینہ مین کیونکر
فرق ڈالون اور اپنے حکیمانہ خیالات
کے مطابق حفظ صحت کے قواعد
کیون کر نہ برتون۔

دریاے ٹیمس ہمارے کمرے کے
نیچے سے بہ رہا ہے۔ اور جہان تک
نگاہ کام کرتی ہے صاف یہی

معلوم ہوتا ہے کہ ایک عمدہ سلہٹ
کی فیل دندان کی سیتل پاٹی بچھی ہوئی
ہے۔ دریا مین جہازون کی رنگ
برنگ کی روشنی طرفہ بہار دکھا
رہی ہے اور درختون پر مختلف
قسم کے خوش آہنگ پرند قدرتی
بینڈ باجا بجا رہے ہین۔ میز کے
قریب آتش دان روشن ہے اور
اُس مین ولایتی کوئلا جل رہا ہے
اور مین بیور کی عبا اور فلالین کی
نیم آستین پہنے بیٹھا ہون ہوٹل
کا خانسامان اکثر میرے واسطے
میری پسند کے موافق ہندوستانی
کھانے بھی پکاتا ہے اور یہودی
قصاب کی دکان سے گوشت لانے
کی اُس کو بہت تاکید کرتا ہون
اور جب کہ مین اُس کو یہ حکم
دیتا ہون تو وہ مسکراتا ہوا میرے
سامنے سے چلا جاتا ہے۔ یہان کے
لوگ سحر خیز نہین ہین اور اکثر دس
بجے تک سوتے رہتے ہین گویا یہان

نیند سے چونکنے کا معمولی وقت ۹
بجے سے ۱۱ تک ہے۔ کوئی بھلا مانس
نور کے تڑکے نہ اُٹھے گا شاید یہان
کا مرغ بھی اس وقت نہ بولتا ہو
سحر خیزی کی صفت یہان کے
لوگون مین دو وجہون سے نہین
ہے ایک تو یہ کہ انگریز لوگ روزانہ
علی الصباح کسی قسم کی عبادت نہین
کرتے اور صبح کو نیند سے چونک کر
دنیوی کامون کے شروع کرنے کے
قبل نماز نہین پڑھتے اور رات کے
آرام اور تسکین اور مسرت سے
کاٹنے کا شکر بارگاہ ایزدی مین
صبح کو بجا نہین لاتے۔ اس وقت
ہمارے ہندوستان کی مسجدون
مین جوق جوق مسلمان صاف
لباس پہن اور خوشبو لگا کر جا رہے
ہون گے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کی
صدا کا ہمارے معبدون مین غل
ہو گا۔ کوئی وظیفے مین مصروف
ہو گا۔ کوئی درود پڑھتا ہو گا۔ کوئی

سجدۂ شکرانہ بجالا رہا ہوگا۔ اور
کوئی حدیث اور تفسیر کا درس دیتا
ہوگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہان
ہر طبقے اور ہر درجے کے لوگ عموماً
زیادہ رات تک اپنے گھرون سے
باہر رہتے ہین اور عام مقامات
آرامش و رامش اور تماشا خانون
کی سیر کرتے ہین اور حلقۂ احباب
مین کھیلتے کھاتے اور پیتے پلاتے
رہتے ہین۔ یہان ہر فشن اور پیشے
کے لوگون کے عام مقامات اور
مکانات تفریح اور ہوٹل اور کلب
گھر علحدہ ہین جیسے فوجی قانونی
وزیری سفیری فرانسیسی جرمنی شام
کے بعد سے تھیٹرون اور ایسے
مکانون مین کثرت سے ہر قسم کے
لوگ جمع ہوتے ہین اور اپنی اپنی
پسند اور مذاق کے مطابق ایک
ایک طرح کی تفریح مین مصروف
ہو جاتے ہین۔ تماشا خانے کثرت
سے ہین اور گنجفہ تاش شطرنج اور

میز کے انٹے کا جو ابڑی دھوم سے
ہوتا ہے اور ایسے ایسے سورما کھلاڑی
ہین جن کا لوہا سارے تہذیب
یافتہ ملک کے جواری مانتے ہین
اور جو اس ناجائز ذریعے سے لاکھون
ہی لاکھ کماتے اور اوڑاتے ہین
کسی ہوٹل کے کسی کمرے مین دو چار
یار تاش کھیل رہے ہین کہین دو
چار شطرنج مین غرق ہین۔ کسی طرف
انٹے کی میز پر کھٹا کھٹ انٹے دوڑ
رہے ہین کسی جانب بادہ نوشی
ہو رہی ہے۔ کہین کافی اڑ رہی ہے
اور کسی گوشے مین چاے پانی کا سامان
درست ہے۔ علاوہ اسکے وضعدار
طرحدار مالدار اور رساخاتونون اور
امیرون اور نامدار وزیرون کے
مکانون مین خاص خاص دعوت کے
جلسے بھی روز ہی ہوا کرتے ہین۔ اور
ہر غنچہ احباب مین مسائل تمدن یا معاشرت
یا تجارت پر گفتگو چھڑتی ہے اور بڑی
گرم جوشی سے مبادلۂ خیالات و آرا ہوتا

اور ہر شخص روز ایسی صحبتون اور
خاص جلسون مین راے دینے اور
گفتگو کرنے کے لیے تیار رہتا ہے
اور اخبارون سے اپنی تحویل دماغ
مین ہر قسم کی معلومات کا خزانہ بیشتر
سے جمع کر رکھتا ہے۔ جن لوگون کو
رہنے کا خاص اپنا مکان یا کرایے کی
کوٹھی ہے وہ ایک بجے دو بجے
ہوٹلون تماشاخانون اور گلیون سے
اپنے اپنے مکان چلے جاتے ہین اور
جو خانہ بدوش ہین وہ۔ ع

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرا اوست

پر عمل کرتے ہین۔ سحر خیزی کے مانع
جو دو وجوہ میرے خیال مین آئے
تھے مین نے بیان کیے۔ اور شاید
یہ بھی گمان ہو سکتا ہے کہ چونکہ صبح
کو یہان بڑی سردی پڑتی ہے اس
لیے ہر قسم کے لوگ اُس وقت
اپنی اپنی خواب گاہ مین رہنا حفظ
صحت کے لیے بہتر تصور کرتے ہین۔
یہان کے عام مکانات آرامش
دراسش اور مقامات تفریح کی جو
تصویر کہ مین نے کھینچی ہے اس کو
دیکھکر تو آپ پھڑک جائین گے
اور علی الخصوص ہمارے ملک کے
وہ امیرزادے جو شبانہ روز پوبارہ
اور تین کانے کہتے رہتے ہین اُن کے
دلون مین لندن کی سیر کا شوق
بھر جاے گا مگر نہین۔ یہان کے
عام مکانات تفریح اور ہمارے
ملک کے مدک خانون اور چنڈوخانون
اور عیش خانون سے آسمان و زمین
کا فرق ہے اور کبھی کوئی منصف
مزاج اور دوربین ہمارے ملک کے
چنڈوخانون اور عشرت خانون پر
یہان کے ہوٹلون۔ تماشاخانون
اور جوے خانون کو ترجیح نہین دیگا
یہان کا رخانہ بہت فوق البھڑک
ہے روشنی اچھی سامان اُجلے مگر
تسکین آرام راحت اور ہم لوگون
کے خیالات کے مطابق عیش
بالکل مفقود۔ ان مکانون مین

سناٹے کا لطف نہین بلکہ ہنگامہ ہے
اصلی صفائی کا نام نہین بلکہ کثافت
ہے تسکین کا نام نہین بلکہ انتشار و
اضطرار ہے۔ خلاصہ یہ کہ گوشۂ عافیت
کی پوری تعریف صادق نہین آتی
غیر اور اجنبی لوگون مین ملنے جلنے سے
بے تکلفانہ تفریح کا لطف کہان
باقی رہتا ہوٹل مین ہر قسم کے لوگ
آتے جاتے اور رہتے سہتے ہین اور
کوئی اُن کو منع نہین کرسکتا کیون
کہ ایسے حکم کے دیتے ہی آزادی پر
حرف آئے گا۔ ہمارے چنڈو
خانون مین گو ظاہرا سامان آرایش
کم رہتا ہے مگر گوشۂ عافیت کی
پوری تعریف اُن پر صادق آتی
ہے اور اُن کو کان و معدن آسایش
کہنا بجا ہے۔ ایک نفیس مکان چھوٹے
چھوٹے دروازے اور اس کے
سوا دھوان نکلنے اور تھوک پھینکنے
کے لیے سیکڑون سوراخ بیسیون
روشن دان۔ مکلف فرش۔ بڑے

بڑے گاؤ تکیے اور چھوٹے چھوٹے
گل تکیے۔ عمدہ پیتل کا شمعدان ایک
کونے مین اس طرح سے روشن جیسے
کسی کے مزار پر چراغ جلتا ہو اسکے
سوا ہر شخص کے سامنے ایک لمپ
(ولایتی) ہر شخص کے لیے اُگالدان
وہان کے جانے والون پر بیٹھنا
حرام جو گیا فوراً آرام سے لیٹ
گیا اور چپی کے لیے غریب چنڈو باز
موجود۔ اُن کی خدمت کی اُجرت
نہایت کم ایک چھینٹے پر رات بھر
خدمت کرین۔ فیرنی کی تشتریان
بالائی اور ہر قسم کی شیرینی کھانے
کے لیے موجود ہنگامہ غل انتشار کا
وجود بالکل مفقود۔ نہایت ہی
نکھری ہوئی مہذبانہ صحبت حفظ
مراتب کا ایسا خیال کہ کسی کی ٹانگ
اور کسی کا منھ۔ کسی کا چوتڑ اور
کسی کا سر۔ ہر شخص کے لیے خوشبو
کی گلوری طیار۔ اور ہر آدمی نشہ
آزادی سے سرشار۔ اُن کی آزادی

ولایت کی آزادی نہین بلکہ وہ
ایسی آزادی ہے کہ دنیا ومافیہا
کے خیال سے یکایک دل کو دھو
دھا کر پاک کر دیتی ہے۔ انکسار
کا وہ مرتبہ کہ۔ ع
خاک شو پیش ازان کہ خاک شوی
کے مصداق بنے ہوئے ہین۔
عافیت پسند بھی ایسے کہ کبھی
چھینکنے کی آواز تک سڑک کے
چلنے والون نے نہین سُنی۔ قانون
کے ایسے ماننے اور جاننے والے کہ
مچھر تک پر کبھی بھولے سے ہاتھ
نہین اُٹھایا۔ تحمل کا وہ جوش کہ
گالی تو گالی جوتے کھانے پر بھی
کسی کو نہین مارا۔ امور ات تمدن
کے ایسے شائق اور ماہر کہ آج تک
بردم وروس کی لڑائی کا فیصلہ
اُن کی راے مین نہین ہوا۔ اور
افغانستان کی چڑھائی کو تا ایندم
تسلیم نہین کیا۔ تھیبا کو زولو کا
بادشاہ جانتے ہین مسٹر شاکے

زنجبار مین انتقال کرنے پر حسرت
کرتے ہین۔ کم سخن ایسے کہ اگر
نو بجے شب کو ایک فقرہ کہنا
شروع کیا تو دو بجے جا کر ختم ہوا
قانع اور صابر اس مرتبہ مین کہ
ایک تشتری کھیر کی چاٹ کر
دن رات بسر کی۔ مردم آزاری
کا وہ خوف کہ دھوبی کی تکلیف
کے خیال سے مہینون کپڑے
نہین بدلتے۔ منتظم اور خوش
معاملہ اور بامروت ایسے کہ
اپنا اور دوسرے کا پانا بے
تکلف بھول جاتے ہین۔ تقدیر
پر ایسا تکیہ کہ زمینداری کے
نیلام پر چڑھنے کی خبر سُنکر بھی
کبھی بالین سے سر نہین اُٹھاتے
گوشہ نشین ایسے کہ آفتاب
تک کو کبھی چہرہ نہین دکھایا۔
شب بیدار ایسے کہ رات بھر
تارے گنا کرتے ہین۔ حفظ صحت
کے ایسے عاشق کہ تمام دن مردے

بازی لگا کر سوتے ہین۔
یہان کے تماشا خانون مین
بے شک بڑی تیاری ہوتی ہے
روشنی کا اہتمام خوب ہوتا ہے
پردے نہایت خوشنما اور
حیرت انگیز بدلے جاتے ہین۔
تماشا کرنے والے مرد اور عورتین
عمدہ عمدہ لباس پہن کر تماشا
کرتے ہین۔ اور تازہ بہ تازہ سامگ
لاتے ہین اور ایک دم مین پردون
کے اُلٹ پھیر سے سارے مکان
کی ہیئت بدل جاتی ہے۔ ابھی
باغ تھا ابھی سمندر موج مار رہا ہے
ابھی ہوٹل تھا ابھی دیوان خانہ
ہے۔ ابھی سبزہ زار نظر آیا اور
اور پھر ایک آن مین قبرگاہ
بن گیا۔ ہر تماشا خانے اور تھیٹر
اور اوپرا مین باجا بجتا ہے۔
اور وہ ایسے ہی باجے ہین جنکی
آواز وحشت ناک اور سامعہ
خراش ہوتی ہے اور جن کے
سُننے سے عشرت کا خیال دل سے جلد
جلد بھاگنے لگتا ہے۔ اور لڑائی کا
خوف اور سامان اُس کی جگہ آجاتا
ہے۔ اوپرا مین یہان کی گویا عورتین
اور مرد گاتے ہین اور علم موسیقی
کے شیدا وہان اکثر گانا سُننے
کی غرض سے زیادہ جاتے ہین۔
کم بختی سے ایک روز ایک
دوست کی خاطر سے مجھے بھی
جانے کا اتفاق ہوا۔ پھر تو سامے
پردہ آفت آئی کہ آج تک خدا
کی قسم کان بہرے ہو رہے ہین
اور اُس روز تو تمام شب مارے
وحشت کے بندے کو نیند
نہین آئی۔ ہائے ہائے جس نے
چندر بھاگا۔ شیرین جان۔ ہیرا۔
ہردوخان۔ اور تان رس خان کو
سُنا ہوگا۔ اور جس کے کان کر
بین سرہین سارنگی ستار طبلے کی
سامعہ نواز آواز سے آشنا
ہون گے اُس کو یہ جنگلی باجے کی

بھون بھون اور گون گون اور
چند بے سُرے اور بے تالے اور
بد آواز قوی ہیکل عورت اور مرد
کا چلانا کیا خاک بھائے گا۔ یہان
کے گانے کے مفہوم اور موسیقی
کے کمال کو مثال مین سہل اور
عمدہ طور سے سمجھنا چاہئے تو یون
فرض کر لیجئے کہ جاڑون کی رات
مین کسی پُرانے مقبرے کی کسی
نئی قبر مین کسی سڑی ہوئی لاش
پر چند گیدڑ عالم غصہ مین اپنے اپنے
حصے کے واسطے لڑتے ہین۔ اور
اُس قبر سے ایک مہیب اور
وحشت ناک اور سامعہ گداز
آواز نکلتی ہے اور دور تک
جاتی ہے اور ارد گرد کے رہنے
والون کی نیند کا ستیاناس
کرتی ہے۔ اگر اوپر آکے باہر سے
کا بے موقع نکالنا یہ ایک نخرا ہے
کھڑا ہو کر کوئی ہمارے ملک کا
آدمی گانا سُنے تو پہلے اُس کو
ایسا ہی خیال ہوگا کہ کسی قبرگاہ مین

بجو مصروف جنگ و جدال ہین
دو آدمیون کا باہم مل کر یا دوسرے
سے لپٹ یا سمٹ کر یا ایک
ایک شخص کے علیحدہ علیحدہ
کودنے اور دوڑنے کا نام ناچ
ہے۔ تال سُر کا بالکل خیال نہین
واللہ اگر کالکا بندادین کو یہان
کے لوگ ناچتے دیکھین اور اُن
کے توڑے کی آواز اِن کے کان
تک پہنچے تو یہ لوگ کبھی ناچنے کا
نام تک نہ لین۔ بتانے اور بتانے
کے نکات اور کمالات سے انگریز
بالکل ناواقف ہین اور شاید
مشکل سے اُس کا مفہوم ان کے
خیال مین آئے۔ خوب زور سے
جوتون کو صحن پر مارنا یہ ایک
ناز ہے۔ سفید سفید بد قطع دانتون
کا بے موقع نکالنا یہ ایک نخرا ہے
ہاتھون کو زور سے دبا دینا یہ ایک
ادا ہے۔ سر کو جھکا کر پھرتی سے
سلام کرنا یہ ایک غمزہ ہے پھر

انھین پہلوانی ناز نخرے کا شہید
یہان ایک عالم ہے۔ یہ نہین کہ
ادھر بی مشتری نے اپنے خمدار
ابرو کو چمکایا اور بیس امیرزادے
شہید ہوگئے۔ بی زہرہ نے تبسم
کا قصد کیا بجلی چمک گئی۔ بی گوہر
نے پایچون کو ہاتھ سے اُٹھایا اور
ایک عالم نے عالم بدحواسی مین
کمر کے بچنے کی دعا مانگی۔ بی مرجان
نے ناچتے وقت ایک توڑا لیا
اور حاضرین مجلس مرغ بسمل کی طرح
لوٹنے لگے۔ بی بیبانے سُنہرے
دوپٹے کو سر پہ سے ہٹا دیا اور
دو چار بابو کو لوٹے مین گھبی سے
لڑھک گئے۔ بی بامانے محبت
انگیز ادا سے کسی کو گالی دیدی
اور نوج کہہ کے لبون پر اُنگلی
رکھی اور ڈھاکے کے چوک مین
قیامت آگئی۔ بی طوقی نے بنارس
مین کسی مہاجن بچے یا رئیس زادے
کو مصنوعی غصے کی ادا سے

مفتری کہا اور وہ اپنے ذہن مین
(نائٹ) ہوگیا۔ ہمارے ہندوستان
کے معشوقون اور پری وشون
کے چُل بلے بانکپن سیماب مزاجی
برق وشی اور دلربایانہ ناز و انداز
کے قدردان کچھ ہمارے ہی ملک
کے نازک خیال صاف دماغ
روشن دل اور صاحب مذاق
حضرات ہین۔ یہ بیچارے آلو
کھانے اور بھیڑ چرانے والے
ان باتون کو کیا جانین مگر ان
پھر بھی ہر ملکے دہر رسمے اور ع
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد
اس کا خیال بھی رکھنا ضرور ہے کہ
جیسا مین نے خط مین لکھا ہے
حسن تو یہان ہم لوگون کے
خیالات کے مطابق عنقا کا حکم
رکھتا ہے اور حُسن فرنگ جو
مدت سے سُنا کرتے تھے
اُس کی کچھ بھی تصدیق نہین ہوئی
بلکہ یہان آنے پر بالکل اُلٹا پایا۔

گو آئینِ قدرت نے حسن کی
تقسیم کرنے کے دن یہان کی
عورتون کے ساتھ (جن کو حسین
بننے اور اپنے کو خوب صورت
دکھانے کا جنون ہے) بڑی بے
انصافی اور بے رحمی کی ہے۔ مگر
اُس کے جبرِ نقصان سے یہ لوگ
حتی الوسع قاصر نہین ہین۔ بالائی
تدبیر مصنوعی اشیا اور صنعت
کے زور سے جہان تک کہ ممکن ہے
حسن کے تیار کرنے مین کوشش
کی جاتی ہے (اور بار بر) یعنے
حجام اور طرح طرح کے رنگین
اور زرکار لباس سے بہت
کچھ اس خصوص مین مدد ملتی ہے
اور سرخ او دا سفید سفوف رنگ
کے چمکانے دمکانے کے لیے
چہرے پر بے انتہا ملا جاتا ہے۔
اور لباس وغیرہ کی تیاری مین
زر کثیر خرچ ہوتا ہے۔ مین اس
قسم کی معصومانہ بوالہوسی اور

زر ریز خام خیالی پر کوئی اعتراض
نہین کرتا۔ بلکہ جی چاہتا ہے کہ
اس کے جواز کا فتوے دیدون
کیونکہ دنیا مین کوئی آدمی خواہ وہ
مرد ہو یا عورت ایسا نہین جو
اپنے کو دوسرون کی آنکھ اور
پسند مین خوب صورت بنانے
اور دکھانے کی خواہش نہ کرتا
اور نہ رکھتا ہو گو سامان آرایش
سے پورا پورا کام نہ لے اور
گھنٹون آئینے اور شانے سے
اپنی زیبایش اور آرایش کے
بارے مین شوری نہ کرے۔
انصاف کی نظر سے دیکھنے سے
فقط ولایت ہی کی عورتین اس
مرض مین مبتلا نہین ہین بلکہ ہر
ملک کے لوگون مین یہ خواہش
تھوڑی بہت پائی جاتی ہے۔
ہمارے ملک کے ایک ایک
بانکے امیرزادے ایک سیدھی
مانگ کے نکالنے مین کتنا وقت

لگاتے ہین اور اُن کے بالون کے سنورنے اور درست ہونے مین کتنے درجن مصاحبون کے ہاتھ ٹوٹتے ہین - اور ہمارے لکھنؤ کی بیگماتون کی چوٹی کے گوندھنے مین کے پہر لگ جاتے ہین - اور کتنی مغلانیون اور کتنے بکسون کی ضرورت ہوتی ہے - گو ہر طرح کا سامان آرایش وزیبایش اور بنے سنورنے کے تمام اسباب آج اس ملک مین مہیا ہین اور جو کچھ یہان نہین وہ بھی صبح وشام برابر ممالک فرانس سے ڈاک پر چلا آتا ہے اور گو حسن ساز رنگ ساز اور درزیون کے بڑے بڑے کارخانے ہین اور یہان کی میم لوگ ان مدون مین سیدریغ خرچ بھی کرتی ہین مگر باوجود اس کے ان کارخانے والون کی کاریگری سے چوڑا چہرہ گھاٹ نقشہ بھورے بال کرنجی آنکھین موٹی ناک بے ترکیب گات درست نہین ہوسکی - بھلا ان قدرتی نقصون کو کون نکال سکتا ہے - ہان جہان تک ان کے چھپانے اور ان کو خوشنما کرکے دکھانے کی ترکیب ہے کی جاتی ہے اور اس سے فی الجملہ ایک تسکین کی صورت ہے - ہمارے ملک کی ماہوش اور پری رو بیگمون کا چنپئی گندمی کندنی اور سبز رنگ جس مین ملاحت کوٹ کوٹ کے بھری ہے اُن کا کتابی چہرہ نستعلیق نقشہ طرۂ طرار زلف تابدار غزال کی سی آنکھین سو تو ان کھڑی ناک خوشنما گات خوش اسلوب اعضا اور خلقی نزاکت اگر یہان کی میم لوگ خواب مین بھی دیکھ پائین تو فرط رشک سے جل جائین اور مارے غیرت اور غصے کے پھر اپنے کو مصنوعی چیزون کی

مدد سے حسین بنانے کا کبھی قصد
نہ کرین۔ یہان کی عورتین اکثر
قوی الجثہ ہین اور اُن کے ہاتھ
پیر ایسے موٹے اور کرخت ہوتے
ہین کہ اگر ہمارے ملک کی کسی
بیگم کو یہان کی کوئی عورت
پکڑ لے تو غالباً اُس کا کوئی عضو
اُکھڑ جائے اور وہ سخت تکلیف
اُٹھائے۔

مائی ڈیر مولنا آپ خود خیال
کر سکتے ہین کہ جو عورات دو دو
تین تین سیر گوشت روز کھاتی
ہون دس دس پانچ پانچ پیالی
چائے اُڑاتی ہون دو دو چار
چار بوتل شراب کا (گو کلارٹ
و بیر ہی سہی) خون کرتی ہون
اُن کی تیاری کا کیا حال ہوگا۔
معشوق کی تعریف مین یہ بھی
کہا جاتا ہے تمھارا معشوق وزن
مین کے اسٹون ہے۔ اس نئی
تعریف کو سنکر تو آپ واللہ

کانپ جائین گے۔ اور اگر بیگمات
سن پائین تو قہقہہ لگا کر چھت اُڑا دین
مین نے بعض تماشا خانون مین
بعض ایسی قوی ہیکل خاتون کو
بھی دیکھا ہے کہ اگر دو چار بیگم
کو گٹھری مین باندھ کر اُن کے
سپرد کر دیا جائے تو وہ بے تکلف
بغل مین داب کر کوس دو کوس
لے جا سکتی ہین۔ ہمارے خیالات
کی نازک بدن اور سیم تن بیگمون
کے لیے تو کریپ کا دوپٹا گران
ہے۔ گرنٹ کے پاجامے کا
اُٹھانا دشوار ہے۔ آب دان
کی کرتی تک اُن کے بدن کو
کاٹتی ہے۔ ساسر لیٹ کی
اکلائی سے شانہ ٹوٹا جاتا ہے
شال کو کسی کبس مین بند کرنے
یا اُٹھانے مین ہانپنے لگتی ہین۔
پان کی وزنی گلوری اکثر ہاتھ
سے گر جاتی ہے۔ خاصدان
کے اُٹھانے سے جھینپون

قبضے اور شانے پر مومیائی ملی
جاتی ہے۔ مخملی تکیے کے رگڑے
سے اکثر رخسارون پر خون جم
جاتا ہے۔ دو تین مہینے کے لڑکے
کو گود مین لینے سے دم چڑھ
آتا ہے۔ ۶

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

مان یہان کے لباس کی کیفیت
بھی (جس مین ہزارون روپیہ
صرف ہوتا ہے) تھوڑی سی
سُن لیجئے۔ ایک قسم کا دُم دار
گون ہوتا ہے اور جب کہ اُسکو
میم لوگ پہنتی ہین تو دُم کے
پکڑنے کے لیے ایک خوب صورت
چھوکری یا چھوکریان بھی ساتھ
رہتی ہین۔ اور اُنکو بھی رنگین
لباس پہنایا جاتا ہے۔ اور وہ
آہستہ آہستہ دُم دار گون والی
میم کے ساتھ چلتی ہین۔ اس لباس
کے ساتھ عورتون کو دیکھنے سے
مجھے اپنے ملک کا بچیدار فانوس
یاد آتا ہے۔ اِس دُم کے رکھنے
اور کاٹے جانے کے بارے مین
برسون گفتگو رہی ہے اور بڑی
بڑی تحریرین لکھی گئی ہین۔ کیونکہ
یہان کی عورتین قابل ہین اور
قدرت تحریری و تقریری دونون
رکھتی ہین۔ پھر جب اُن کی دُم
کاٹنے کی کوئی تحریک کرے تو
کیون کر نہ لڑین۔ نتیجہ یہ ہوا جن
دُم کے دشمنون نے ایسا ظالمانہ
قصد کیا تھا وہ کامیاب نہ ہوئے

راقم
تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۳

مائی ڈیر مولنا اودھیچ تسلیم۔
اس سے تو مین نے آپ کو واقف
کر دیا ہے کہ یہان کے لوگ اخبار
کے کیسے سچے عاشق اور پورے

قدردان ہین اور اخبار نویسی و
اخبار خوانی اور اخبار بینی کا چرچا
کس قدر ہے۔ خدا جانے اس
ملک مین کتنے روزانہ اخبار
ماہانہ رسالے اور ہفتہ وار اخبار
ہین اور اس ذریعے سے یہان
کے لوگ نہین معلوم کتنا روپیہ
کماتے ہین۔ ٹائمز کی آمدنی تو ہمارے
ملک کے بہت سے والیان
ملک سے زیادہ ہے علی ہذا القیاس
اور بہت سے ایسے اخبار ہین
جن کو ریاست کہا جاے تو بجا ہے
جہان اس قدر اخبار چھپتے اور روزانہ
ہزارون صفحے سیاہ ہوتے ہین کہ
صبح شام نصف النہار کسی وقت
اخبار دیکھنے سے انسان کو فرصت
نہین ملتی وہان یہ امر غور طلب ہے
کہ آخر اس قدر مضامین جدید اور
روزانہ اتنی تازہ اور عجیب و غریب
خبرین کہان سے ملتی ہین۔ آپ
کبھی ایسا خیال کیجئے کہ جو حضرات

ان اخبارون کو لکھتے اور چھاپتے
ہین اُن کو روزانہ اتنے پولیٹکل مصالحے
اور تصدیق شدہ خبرین جن سے
وہ اپنا اخبار بھر دے سکین ضرور
مل جاتی ہین بلکہ اُن کی معلومات
کی تحویل کا خزانہ کسی کافی خانے
کے معجزے سے بھر جاتا ہے اور
پھر وہ معجزہ کسی جوے خانے مین
ڈھالا جاتا ہے اور جب وہان
تحقیق کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ
کوئی جواری کسی لارڈ یا ممبر پارلیمنٹ
کے خانسامان سے اُس معجزے
کے تفصیلی حالات سُن کر آیا تھا
اور جب پھر خانسامان کی عمیق
تحقیق کے اندر کوئی غوطہ لگائیے
تو یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ
اُس نے کسی ڈبل پولیٹیشین کے
کسی دوست سے معجزے کا
ذکر سُنا تھا اور اُن بزرگ نے
صرف اپنی تفریح کے لیے ایک
مفید عام اور مرہ دار قصہ اپنے

دماغ کی کل سے تیار کیا تھا۔ یہان
کسی آدمی کو شاید آرام و تسکین سے
نیند نہین آتی جب تک وہ اپنے
خیال کے پیٹ کو اس قسم کے
معجزے اور خرق عادات کی
چیزون سے اچھی طرح بھر نہین
لیتا۔ یہان کے لوگ جتنے اقسام
نشہ کے عادی ہین اُن مین سب
سے تیز نشہ اخبار نویسی اور
اخبار خوانی کا ہے۔ تمام ممالک
یورپ مین تجارت کی بڑی ترقی
ہے اور بے شک اس اخبار کی
تجارت مین یہ لوگ ساری دنیا
کی قومون سے پیش قدم ہین اور
ہفت اقلیم مین اِن کی اس تجارت
کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے
ہندوستانی لوگ تو ایسے خوش
عقیدہ ہین کہ اُن کو اس کا بھی کامل
یقین ہے کہ یوروپین لوگ اپنے
سر کے بال اور پنچال تک کو برباد
نہین کرتے بلکہ اِن کی بھی تجارت

کرتے ہین اور ان سے بھی روپیہ
بناتے ہین۔ یہان کے بڑے بڑے
مدبرون کو بھی اخبارون سے
خفیہ یا ظاہر اتعلق ہے اور ہر طبقے
اور ہر درجے کے لوگ اخبارون
کو قومی نفع قومی ترقی اور اپنی تفریح
کا بہت بڑا آلہ جانتے ہین۔ اسلیے
ہر ایک اپنی قدرت اور قوت
دماغی کے مطابق اخبارون کی
تجارت کے لیے مال بناتا ہے
اور اس قسم کا کاغذی مال ایک
ملک سے دوسرے ملک کو جاتا
اور پھر وہان سے اُس کے عوض
مین نیا نیا مال جو وہان کے اخبارون
کے کارخانون مین بنتا ہے آتا ہے
ہر ملک کے باشندے اپنی اپنی
عقل اور اصول تجارت کے مطابق
مال بناتے اور بیچتے ہین۔ مگر جھوٹ
باتون کو اس قدر منفعت کثیر کے
ساتھ آج تک کسی نے بھی نہین
بیچا ہوگا۔ ایک ممبر نے خواب مین

دیکھا یا مراقبے سے دریافت کرلیا
یا کسی اخبار نے اُس کو بتلا دیا کہ
ہان دو سلطنتون مین ایک خفیہ
عہدنامہ ہوا ہے پھر کیا تھا دوسرے
ہی روز اُنھون نے کسی ایوان
مین کھڑے ہو کر آٹھ دس کلمے تکلف
اُگل دیئے اور رپورٹر لوگون نے
جلدی سے اخبار کے کارخانون
مین پہنچائے لندن کے اخبار
والون نے اس قسم کی دو چار
اسپیچ اخبار مین چھاپ کر اپنے
کاغذی مال کا بستہ فرانس مین
روانہ کیا اور اُس کے عوض مین
فرانس والون نے دو چار جنگ
دو ایک محاصرہ اور ایک آدھ
کارسپانڈنس کا بستہ باندھ کر
لندن بھیجدیا۔ بس اب آپ خیال
کرسکتے ہین کہ ہر اخبار کی کوئی نہ
کوئی خبر یورپ کے کسی کارخانے
مین تیار ہوتی ہے اور دس پانچ
ملک کے اخبار نویسون کی متحد

کوشش سے اخبار نکلتا چمکتا اور
مشہور ہوتا ہے۔ یہان کے اخبار
نویس ہمارے ملک کے معصوم
صفت اخبار نویس نہین کہ کھٹا
میٹھا جیسا ناشتا جناب پریس
کمشنر صاحب کا جی چاہا اُن کو کھلا
دیا اور وہ بھی سڑی گلی خبرون کو
آنکھ بند کرکے نگل گئے۔ جب کہ
مین یہان کے اخبارون کی آزادی
اور ہمت کو دیکھتا ہون متحیر
ہوجاتا ہون اور اکثر اوقات
میرے ہاتھ سے اخبار کا پرچہ مارے
خوف کے چھوٹ جاتا ہے اور
صاف یقین ہوتا ہے کہ ایسے
کاغذ کے مکان مین رکھنے سے مین
خواہ مخواہ باندھا جاؤن گا یہان
جو اخبار جس قدر آزادی اور
بیباکی سے وزرائے سلطنت
کی حکمت عملی پر رائے زنی کرتا ہے
اُس کی اُسی قدر قدر ہوتی ہے
اور روز اُس کی خریداری بڑھتی

جاتی ہے۔ خدا جانے یہان کے
اراکین سلطنت کس دل و دماغ
کے لوگ ہین اور اُن کے ضبط
اور تحمل کا کیا مرتبہ ہے کہ اس قسم
کی ناجائز اور بے ادبانہ سختہ
چینیون کو برابر سہتے ہین۔ اگر حساب
کیا جاے تو کڑورون روپیہ
انگلستان کے اخبار والون کو
دیتے ہین اور اس کے سوا اور بھی
بہت طرح سے مدد کرتے ہین۔
ہمارے قدیم ملک کے باشندے
اس جنون کی کیفیت سُن کر بہت
ہنسین گے کیونکہ ہمارے قدیم
شایستہ ملک مین تو اخبار مجرد
ایک تفریح کی چیز ہے۔ رُوسا اپنی
دریادلی کے ثبوت کے لیے خرید تے
ہین۔ غربا اپنی تفریح کا ذریعہ جانتے
ہین۔ روزگار کی نیت سے نہ تو
کوئی عالی ہمت آدمی اخبار
جاری کرتا اور نہ اس لیے کوئی
اُس کی قیمت کا دینا اپنے اوپر
فرض سمجھتا ہے۔ جس کا جی چاہا
اُس نے کچھ دے دیا۔ جس سے نہ
ہو سکا اُس نے نہ دیا۔ مگر اخبار
ضرور جاری رہتا ہے اور اخبار
کے روپے کی نالش کبھی نہین ہوتی
اور نالش خلاف بھی ہے۔ امرا کے
پاس جو اخبار جاتے ہین مہینون
ملازمون کی مسند کے نیچے پڑے
رہتے ہین۔ اگر جشن یا تفریح کے
وقت کسی مصاحب نے یہ کہدیا
کہ فلان اخبار مین یہ لکھا ہے کہ
تین سینگ کا مرغ پیدا ہوا ہے
بس اس پر خوب قہقہہ لگا اور بڑی
تفریح ہوئی اور یہان یہ حال ہے کہ
ڈیوک اوف سدرلنڈ جن کی آمدنی
دس ہزار روپے کی آمدنی ہے
روز سو دو سو ورق اخبارون کے
غور سے چشمہ لگا کر دیکھ لیتے ہین
تب کہین چاے کی پیالی کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہین۔ ہمارے
ایشیائی رئیسون اور یہان کے

امرامین اب تک اس قدر فرق باقی
ہے سبحان اللہ وبحمدہ - ہمارے
ملک کے اخبار نویسون کو کسی قسم
کی تکلیف اخبار کے چھاپنے مین
نہین ہوتی کیونکہ ہماری گورنمنٹ
بڑی سرپرستی کرتی ہے اور امورات
سلطنت کے متعلق کل مضامین
گویا اُن کو ایک قابل شخص لکھ کر
دیتا ہے اور اُسی کو وہ لوگ
بڑے بڑے حرفون سے پورے
ادب کے ساتھ چھاپ دیتے ہین
اور دنیا کے اور ملکون کی خبرون
کے لیے تو انگریزی اخبارون کا
سدا بہار گنجینہ موجود ہی ہے - اخبا
پر اگر سرکاری گزٹ کی تعریف نہ
صادق آئی تو اخبار کیا - نہ کہ
اس ملک کے بے ادب اخبا
جن کے پڑھنے سے مارے غصے
کے میرا کا لاچہرہ بھی واللہ لال ہو
جاتا ہے - یہان یہ بھی کہا جاتا ہے
کہ اخبار مصلح قوم ہے اور سیکڑون

قسم کا فائدہ اخبار سے ہر قسم کے
لوگون اور ہر جماعت کو پہنچتا
ہے پھر جب کہ یہ فائدہ عام کی چیز
ہے تو اس کو جلب منفعت کا
وسیلہ بنانا نہایت پست ہمتی
اور تنگ چشمی ہے - اس کے کیا
معنی لاکھون روپیہ اخبار والے
بنا لین ہمارے ملک کے سیر چشم
لوگ اخبار جاری کرتے ہین بلا
مطالبہ ہر ملک مین قابل اور ناقابل
لوگون کی خدمت مین بھیجتے ہین
کبھی بھولے سے کوئی وقت معین
پر معمولی قیمت بھی دیتا ہے - اور
بہت سے عالی ہمت رئیسون کو
تو یہ یاد بھی نہین رہتا کہ اخبار
اُن کی سرکار مین جاتا ہے - ہمارے
ملک کے لوگ اسکو کبھی جلب
منفعت کا ذریعہ نہین بناتے
بلکہ اکثر مدیرون اور چانڈو بازون
کی گپ کی تحویل کو ملبب رکھنے
کے لیے اخبار مفت بھی دیا جاتا ہے

آخر ہندوستان ہندوستان ہی ہے کیونکہ تہذیب اور علم اور فن کی نہر پہلے وہین سے جاری ہوئی تھی۔ مصر کے راستے سے اس فیض بار نہر کا پانی یورپ کے وحشیون تک پہنچایا جاتا تھا مگر اب اس انیسوین صدی کے انقلابات سے وہی نہر الٹی بہنے لگی۔

اگر اور بھی دس بیس ورق لکھ جاؤن تو یہ ممکن نہین کہ یہان کے اخبارون کی ایک عمدہ تصویر کھینچ کر آپ کو دکھا سکون اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبارون سے تھوڑا سا مضمون بطور مشتے نمونہ از خروارے آپ کے مطالعے کے لیے نقل کردون۔ بطور ذیل کے پڑھنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ یہان کی اخبار نویسی کیا چیز ہے اُس کے اُصول کیا ہین اور اخبارون کا کارخانہ ایسا جلد چمکتا کیونکر ہے۔

اٹالی ہم لوگون نے یہان ایک بڑے بلند پہاڑ کے غار سے ایک سنگی تپلا کھود کر نکالا ہے اُس پر سنسکرت مین کچھ لکھا بھی ہے اُس کے سر پر پُرانی وضع کا ایک تاج بھی بنا ہوا ہے اور پروفیسر گمبا جو علوم مشرقی اور تاریخ ہند سے خوب واقف ہین اُنھون نے نہایت توجہ سے امتحان کر کے یہ راے دے دی ہے کہ یہ لنکا کے بڑے دم دار کالے بندر کا نانا ہے۔

فرانس۔ نوید پاشا یہان مصر کے پیچیدہ معاملات کی نسبت عجیب وغریب مضامین بیان کر رہے ہین اور اُن کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسٹر دی وین نے اُن کے ساتھ بڑا بُرا سلوک کیا اس سفیر کی ساری

کارروائی دورخی تھی۔ لارڈ سالسبری
کے لیے یہ ایک نہایت تازہ مژدہ
ہے۔ مبارک باشد!

روس۔ یہان بغاوت کی آگ
پھیلتی جاتی ہے بعض بعض قابل
اور معزز اتونون کو گولی مارنے
کا حکم ہوا ہے اس سے سارے
ملک مین ایک اضطراب ہے اور
عام لوگ باغیون کے ساتھ ایسے
ظالمانہ برتاؤ کی وجہ سے ہمدردی
کرتے ہین۔ ایک جرمنی الاصل
شخص بھی ماسکو کے اطراف مین
گرفتار ہوا ہے اور اُس کی جیب
سے نہایت تردد انگیز جعلی
کاغذات نکلے ہین۔ زار کی صحت
خستہ ہوتی جاتی ہے۔

اسپین۔ نئی بادشاہ بیگم بڑی
وسیع الاخلاق ہین اور ہر گھڑی
مسکراتی رہتی ہین۔ یہ بادشاہ
ڈنمارک کے قرابت داروں سے
ہین۔ اس لیے اب اس سلطنت
مین اُس ملک کے تاجرون کا کہنا
سُنا بہت چلتا ہے۔ اور یہان
کے قدیم اہلکارون کو اس کا رشک
ہے۔ یہان کے جلسۂ قومی مین محصول
شراب کے باب مین کل رات کو
بڑی سرگرمی سے مباحثہ ہوا اس
سے عمدہ نتائج کے نکلنے کی امید ہے

برلن۔ پرنس بسمارک کی کھوپڑی
کی قیمت ۵ ہزار پونڈ ٹھہرتی ہے
اور ایک ڈاکٹر تو کچھ بمد پیشگی بھی
دیا چاہتے ہین۔ ہماری راے ہے
کہ بعد مرنے کے اگر ان کی لاش
کو دوا مین ترکر کے سلامت رکھا
جاے اور ہر سال اُس کی نمایش
ہو تو مناسب ہے کیونکہ ان کے
سارے اعضا قابل امتحان
ہین اور سرجری یعنی فن جراحی
کو ایسے اعضا سے بہت فائدہ
پہنچے گا۔

منڈالے۔ یہان مسٹر شاکے
انتقال سے رعایاے قیصر ہند کے

دلون مین پھر بےچینی پھیلی ہے بڑی لوگ
افسران سفارت سے راہ گھاٹ
مین بے ادبانہ اور گستاخانہ
پیش آتے ہین۔ سنا جاتا ہے
کہ پھر چند عزیزون کے گلے پر
تھیبا نے تیغ ستم چلائی ہے۔
کابل کی صلح کو بڑی لوگ حقارت
آئینہ نظر سے دیکھتے ہین۔ اور یہی
وجہ ہے کہ پھر اُنھون نے خلاف
وعدہ ظلم کرنا شروع کیا ہے۔
برہما مین اب شوکت خیز اور زور آور
عملدرآمد کی بہت ضرورت ہے ع
کس شنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم
ملک نے ولو۔ لارڈ چلسفورڈ صاحب
بڑی سرگرمی سے کارروائی کر رہے
ہین۔ اُن کو بہت کچھ خجالت آمیز
خیال ایسانڈا لا کی شکست کا ہے۔
اُن کا قصد معلوم ہوتا ہے کہ سرکارنٹ
صاحب کے آنے کے قبل یہ دو
چار فتح نمایان حاصل کرلین یا مصالحہ
کرڈالین۔ بات تو اچھی ہے بشرطیکہ

وقت اور موقع مل جاے۔
لنڈن۔ پروفیسر فاسٹ سائل
ہند کو خوب جانچتے ہین اور مالی
امور پر بڑی آسانی اور بڑے
زور شور سے بحث کرتے ہین اُن
کی اسپیچ بجٹ پر نہایت درجہ
لایق تعریف تھی حضور قیصرۂ ہند
اُمالی سے پرسون یہان رونق افروز
ہونے والی ہین۔ سُنتے ہین وہان کی
آب وہوائے بہت کچھ فائدہ جسمانی
بخشتا ہے۔ یہان کے لوگ بالفیون
بہت کھانے لگے ہین ہندوستان
کو مژدہ ہو۔ خزانۂ ہند کے معمور
ہونے کا قدرتی سامان ہوا ہندوستان
کو نہین بہار اور مالوا کے کاشتکارون
کو مژدہ ہو۔ یہان افیون کے پھیلنے
سے شراب کے تاجرون کو بڑا
تردد ہے۔
شملہ (انڈیا) میجر کوگناری جب
یہان سے پرسون جانب لاہور
روانہ ہوے یہان اُن کی بہت

کچھ آؤ بھگت ہوئی اور سیر گاہ شملہ
پر میم لوگون کی آنکھ اکثر اس دلیر
فوجی افسر پر پڑتی تھی۔ میجر موصوف
کے چہرے پر ایک غرور اور مسرت
اور کامیابی کا رنگ تھا۔ انھون نے
واقعی بڑی جلد ترقی کی مسٹر بکلنڈ نے
بڑے لمبے چوڑے القاب سے ان
کو اپنی تحریر مین یاد کیا۔ اب کی گویا
شملے کے شیر میجر صاحب ہی
تھے۔

ٹرکی۔ یہان کا عہدۂ وزارت
متوالے کی پگڑی۔ یاسقے کی ڈھائی
دن کی سلطنت ہے۔ خیر الدین پاشا
بھی مستعفی۔

مصر۔ یہان ایک عام تشویش ہے
توفیق پاشا کے مقرر ہونے سے جدید
فرقے کے لوگ خوش ہین۔ انھون نے
انگلستان مین بھی تعلیم پائی تھی اور
فرانس کے اسکول مین بھی چند روز
تھے۔ انگریزون اور فرانسیسیون
سے یہ نوجوان ویسرائے بڑے تپاک
اور اخلاق سے ملتا ہے اور اس
لیے ضرور ہے کہ اس کی رسائی یورپ
کے تمدنی حلقے مین جلد ہو۔

بلجیم۔ کل تیسرے پہر کو بادشاہ نے
اپنے بالاخانہ کے برآمدے پر سے
اپنی رعایا کو اپنی صورت دکھلائی
ایوان شاہی کے چارون طرف
بڑا ہجوم تھا۔ رعایا نے خوب زور
زور سے خوشی کے نعرے مارے
اور بادشاہ ہنستے ہوے دالان
کے اندر چلے گئے۔ شب کو سارے
شہر مین خوب روشنی ہوئی اور
گانے بجانے کا چرچا دوپہر رات
تک رہا۔ شراب خانے بھی خلاف
معمول دو بجے تک کھلے رہے۔

پٹنہ (انڈیا) یہان نئی روشنی
والون کی ایک جماعت قائم ہوئی
ہے۔ بڑے بڑے صوفی مولوی جو
ایک حرف انگریزی نہین جانتے
دُم دار پھندنے والی ٹوپی پہنتے
ہین اور نوجوانون کو مغربی پادری کی

نئی تفسیر کا وعظ کرتے ہین اور
مسائل تمدن پر بحث کرنے کا شوق
اِن کو ہوتا جاتا ہے۔ بہت سے
نوجوانون نے قومی لباس ترک
کر دیا جس سے پُرانے اسکول کے
لوگون مین بڑی تشویش ہے۔ سن
رسیدہ لوگون کا خراب ہونا اور
بگڑنا نوجوانون کے لیے بہت بری
نظیر ہے... خدا رحم کرے!

ڈھاکہ (انڈیا) یہان ایک گمنام
چوڑی والا مولوی عبدالعزیز نامی
آیا ہے۔ اس نے جاہل وہابی
مسلمانون کو بہکا کر حنفیون سے
لڑوا دیا۔ بڑا فساد ہوا پولیس نے
آن کر آتش فساد کو بجھایا۔ حکام
کی طرف سے قانونی کارروائی
سرگرمی سے ہوئی جو بہت لایق
تعریف ہے۔ سنا جاتا ہے اب
صلح ہوگئی۔ معلوم نہین عدالت
نے صلحنامے کی درخواست کو
قبول کیا یا نہین۔ ایسے جاہل
مولویون اور متعصب واعظون
کی پوری نگرانی پولیس کو ہمیشہ
چاہئے اور ضرور ہے کہ اس شخص
کی عکسی تصویر ہر جگہ کی پولیس کے
پاس بھیجدی جاے کہ جہان یہ جاے
وہان کی پولیس اس پر نگرانی
کرے اور اس کی کارروائی سے
ہشیار رہے۔ ہماری راے
ہے کہ اس سے ضمانت لیجائے

راقم
تیغ بے نیام

پُرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۴

مائی ڈیر مولانا اودھ پنچ تسلیم۔
ایک زمانہ تھا کہ مین اور آپ شیر
ملا اور ایسا غوجی بغل مین داب
کر فرنگی محل کی طرف جاتے تھے
اور اکثر مجھ مین اور آپ مین اُس

قسم کا مزہ دار مناظرہ اور مباحثہ
ہوا کرتا تھا جس کے لیے طالب العلم
لوگ بدنام ہین اور اب آج ایک
یہ دن ہے کہ آپ ایک نامی
مضحک اخبار کے راقم ہین اور
بندہ یورپ مین قدیم اسکول کے
حکیم ہونے کی حیثیت سے انگریزون
سے ملتا جلتا ہے اور مغربی حکما
سے مبادلۂ خیالات کرکے اُنکے
اور اپنے تجربے اور معلومات
کی وسعت کو بڑھاتا ہے۔ اگر
قدرت تحریری مجھکو نہ ہوتی اور مین
ایک عمر اس قدرت کے حاصل
کرنے مین نہ صرف کر چکا ہوتا تو
کیونکر اپنے مفید سوانح سفری
اِس حیرت انگیز ملک کے ہر قسم
کے حالات اور یہان کے باشندون
کے ہر طرح کے خیالات دینی و دنیوی
اخلاقی و تمدنی سے آپ کو آگاہ
کر سکتا اور کیونکر روز اپنے دل
کی ایک تصویر کھینچ کر آپ کو
بھیجتا۔ کیا یہان مین عیش باغ
کے میلے کی کیفیت اور موتی
جھیل کی سیر کو یک قلم بھول
گیا ہون۔ ہرگز نہین۔ یہ خیالات
میرے دل کی گرم جوشی کو گھٹا
نہین سکتے مین اپنے وطن کی ہر
چیز کو یہان کی چیزون کے برابر
برابر پلّے پر رکھ کر دیکھتا ہون۔
اِس دور و دراز ملک مین اپنی
طبیعت کے بہلانے کے لیے یہ
ترکیب بہت مؤثر معلوم ہوتی
ہے کہ مین اپنے خیالات کے
فوارے کو اُچھلنے کی اجازت
دون۔ اور اُس کے خزانے کو
روز نئے تجربے اور نئے خیالات
اور تازہ معلومات سے بھرتا جاؤن
اور یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ باوجود
قلت فرصت اور ہجوم اشغال
کے اپنے قلم سے کام لیتا رہتا
ہون اور مرزا صائب کے اس
شعر ؎

دوردستان را برحمت یاد کردن همت است
ورنه هر نخلے بپاے خود ثمرمی افگند

پر عمل کرتا ہون۔ بے عیب تو خدا
کی ذات ہے اور دنیا مین طبیعت
وخصلت انسانی مین کسی نہ کسی
طرح کا کوئی نقص یا کم زوری
ضرور ہونی چاہیے اور انصاف
دوست وہی ہے جو اپنے نقص
اور عیب کو خود ظاہر کرے اور
دل سے عیب کے دور کرنے
کی تدبیر کا جویان ہو۔ باوجود ایک
پختہ مغز حکیم ہونے کے بھی مجھ
مین ایک بڑا عیب یہ ہے کہ
جہان کوئی خیال یا راے ہمارے
قبۂ دماغ مین پیدا ہوئی پھر جب
تک کہ اُس کو نگارش یا گزارش
کے ذریعے سے ظاہر نہ کر لون
طبیعت ایک عجیب عذاب
مین مبتلا رہتی ہے اور دل مین
اضطرار اور وحشت کا ایسا کچھ
استیلا ہوتا ہے کہ بدحواس

بن جاتا ہون۔ ابتدا مین تو یہ
کیفیت تھی کہ دو بجے رات کو
چونکا اور ایک خیال دماغ مین
پیدا ہوا بس فوراً بتی روشن
کرکے نوٹ بک مین اُس کو ٹانک
لیا اور اگر کہین زیادہ پر زور ہوا
تو فوراً کسی اخبار مین ایک تحریر
ارسال کی۔
اب مشکلون سے رات طبیعت
کو روکتا ہون مگر ایسے خیالات کے
دماغ مین بند رکھنے تک اُسی قسم
کی تکلیف کرب اور بیچینی ہوتی ہے
جیسی پکے ہوے دُنبل کو نشتر
دینے کے قبل تک۔ قبل کے
مراسلون مین مین نے یہان کی
عورتون کی صورت شکل ادا غمزہ
لباس وغیرہ کی نسبت اناپ شناپ
حسب معمول بہت سی نکتہ چینی
کی ہے اور اُن کے بیرونی حالات
پر بہت خراب راے دی ہے
اور اُن باتون کے متعلق میرے

خیالات دماغ سے اُسی زور اور سرعت
سے نکلے تھے جیسے کمان سے تیر۔
مگر اب مین اس کے دیکھنے سے
نادم ہون کہ جس قدر مین اِن
مہمان نواز حور نژاد اور فرشتہ
خصلت عورتون سے مِلتا جُلتا
ہون جتنی زیادہ بے تکلفی اور محبت
بڑھتی جاتی ہے اُتنی ہی اُن کی
باطنی خوبیان اور جوہر ذاتی میرے
آئینۂ خیال مین جلوہ گر ہوتے جاتے
ہین اور اُسی قدر روز بروز میری
شرمندگی اور خجالت کا وزن بڑھتا
جاتا ہے اور سب سے زیادہ
پریشان تو مین جب ہوتا ہون
کہ دیکھتا ہون اخبار کسی مسلمان
طالب العلم کے ہاتھ مین ہے اور
وہ کسی معزز حلقۂ خاتونان فرنگ
مین پڑھ رہا ہے اور ترجمہ کر کر کے
سمجھاتا جاتا ہے۔ اِن لوگون کے
بیرونی عیوب کا جبر نقصان بخوبی
اُن کے باطنی صفات سے ہوتا ہے
اور اب مین چہرے مہرے کی بُرائی
صورت شکل کی خرابی اور رنگ
روپ کے نقص کو اپنے دل سے
مٹاتا جاتا ہون اور ہر لحظہ اِن کی
ہر طرح کی عظمت میرے دل مین
بڑھتی جاتی ہے۔ اب مین اس کو
خیال کرنے لگا ہون کہ تمام دنیا
کے لیے ایک خاص تعریف
حسن کی نہین ہو سکتی اور نہ تمام
اقالیم مختلف کے لوگ کسی خاص
تعریف حُسن کو قبول کر سکتے اور
نہ اسکے قبول کرنے کے لیے
ایک ملک کا آدمی دوسرے
ملک کے باشندون کی شکایت
کر سکتا ہے۔ بنی نوع انسان کا
مختلف مذاق اور پسند ہے اور
ہر شخص اپنے اپنے مذاق اور پسند
کے موافق کسی چیز کو پسند اور کسی
کو ناپسند کرتا ہے پھر بھورے بال
کے عاشقون کو سیاہ بال پر مرنے
والے کیونکر مورد طعن بنا سکتے ہین

اور ایسی طعن بیشک قابل اعتراض
ہے۔ یہان کی عورتون کے حُسن
اخلاق مہمان نوازی اور دلفریب
اداؤن کا کیا کہنا ہے۔ کبھی ہندوستان
مین رہ کر آپ اِس کا پورا اندازہ
نہین کر سکتے کیونکہ وہان انگلستانی
پریان پولیٹکل خیالات سے ایک
طرح پر نظر بند رکھی جاتی ہین اور
اِس لیے ان کے باطنی صفات
چمکنے نہین پاتے۔ اور ہندوستانیون
کو اُن خوبیون کے دیکھنے کا موقع
نہین ملتا جس نے میرے ایسے
سخت دل پر (جس کو بخوبی سنگ خارا
کی کھرل سے تشبیہ دے سکتے ہین)
ایسا نمایان اثر کیا ہے اور جس نے
میری راے مین اس قلیل عرصے
مین ایسا بڑا فرق ڈال دیا ہے۔
گزشتہ تین ہفتون مین یہان کی
خاتونون نے میری اتنی دعوت
کی ہے کہ چاند کے ۱۲ مرتبہ نکلنے اور
چھپنے کے عرصے مین بھی کبھی لکھنؤ یا

دہلی یا کلکتے مین اتنی نہ ہوئی تھی۔
شام کو جب مین کسی نزالے پارک
سے بعد ہوا خوری کے پھرتا ہون
تو گلی کوچون مین بہت سی خوش
اخلاق عورتین زرق برق لباس
پہنے ہوے ملتی ہین اور اِن کے
قلوب کی روشنی اور صفائی
بھی کسی طرح اُن کی صورت اور
لباس سے کم نہین۔ آپ کو تو خوب
معلوم ہے کہ قضا و قدر نے صورت
شکل کے متعلق مجھ مین ظاہری
کوئی ایسی دل فریب اور دل چسپ
صفت نہین دی جس سے امید
کر سکون کہ ایسی شایستہ اور تہذیب
یافتہ عورتون کی آنکھ مجھ پر مہربانی
سے پڑے گی مگر ساتھ اس کے
میری کالی رنگت اور سوتوان
ناک اور مولویانہ پوشاک اُن
لوگون کو میری ساتھ بھی اخلاق کرنے
اور قواعد مہمان نوازی کو یورپی
طور پر برتنے سے باز نہین رکھتی

کوئی فرط اخلاق سے اپنے ملک کے
دستور کے مطابق میری بغل مین
ایک عجیب پھرتی شوخی دلیری
اور نرمی سے ہاتھ ڈال دیتی ہے
کہ مین چمک جاتا ہون۔ کوئی مزید
لطف سے میری پگڑی کے پیچ
کو نظر غور سے دیکھتی ہے اور دست
نازک سے اُٹھا بھی لیتی ہے۔
کوئی میری دعوت کرتی ہے۔
الغرض ایک اجنبی ملک کے
مہمان کو ممنون کرنے کے لیے
یہان کی خاتونین کوئی دقیقہ
لطف وعنایت کا اُٹھا نہین
رکھتین۔ اگر کوئی اس پر بھی ان
کا شکرگذار اور مداح نہ ہو تو وہ
بیشک سندی احسان فراموش
اور بداخلاق ہے۔ شام مین
شراب ایک ایسی چیز ہے
جس کو فقط اس ملک کے امرا
افراط سے پیتے ہین مگر یہان
مسافرنوازی اور مہمان پروری کے
نام پر عموماً سیکڑون بوتل صدقہ
ہو جاتی ہے۔

راقم

تیغ بے نیام

جولائی سنہ ۱۸۷۹ عیسوی

پرانی روشنی کا نامہ و پیام

نمبر ۸

مائی ڈیر مولٹنا اودھ پنچ۔

یہان کے قانون کے مطابق
گو کوئی شخص ایک بی بی سے زیادہ
ایک وقت خاص مین کرنے اور
رکھنے کا مجاز نہین مگر اس سے
یہان کے عشرت پرست لوگون
کے عیش کا حلقہ تنگ نہین ہوا
کیونکہ یہان آزادی کی اتنی لڑکیان
ہین جن کے وجود باجود نے اُس
قانونی نقص کو بہت صاف اور
عمدہ طور سے نکال دیا ہے اور

اسی باعث سے عاشق مزاجان
انگلستان کو کوئی تکلیف نہین
یہان کے زن وشومین وہ اصلی
اور سچی محبت پائی نہین جاتی جو
ہمارے ملک کے میان بی بی مین
ہے مگر چونکہ یہان عورت و مرد
دونون تربیت یافتہ ہین اس لیے
دونون کی یہ خواہش اور کوشش
رہتی ہے کہ غیرون کو جہانتک ممکن
ہو ایک مصنوعی محبت دکھائین اور
محفلون اور دعوتون مین ایسے انداز
وناز و نیاز فیمابین زن وشوہر کے
ہوتے ہین جن سے دوسرون کو
یہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہہ
دونون لیلی مجنون یا شیرین فرہاد
کی زندہ نظیر ہین اور خدا جانے
اِن کی باہمی محبت و الفت کس
درجے کی ہوگی حالانکہ واقعی اس
کے بالکل خلاف ہے۔ یہان کے
مرد تہذیب و اخلاق کے مطابق
جس قدر ضرورت ہے اُسی قدر

چاہتے ہین اور عورتین بھی اُس کا
عوض اُسی وزن سے کرتی ہین
جہان بڑی گرم جوشی سے کورٹ
شپ ہونے کے بعد شادی ہوتی
ہے وہان سال دو سال تک البتہ
ایک عاشقانہ انداز زن وشوہر
کے باہمی برتاؤ مین پایا جاتا ہے
اور اس کے سوا وہی بیرونی نمایش
الفت ہوا کرتی ہے اور گھر مین
ایک دوسرے سے ہمیشہ نوک
جھوک اور چخ چخ ہوتی ہے کبھی صاحب
کی جبین پر چین ہے۔ کبھی میم صاحبہ
کے لال لال گال پاوروٹی نما
طیش حبش کے خزانے بنے ہین۔
زن وشوہر دونون کے حقوق
اور اختیارات برابر ہین اور اس کو
دونون بخوبی جانتے ہین۔ دونون
کی تعلیم ایک وضع کی ہے دونون
آزادی کا جام ایک ہی صراحی
سے پیئے ہوے ہین۔ علاوہ اس
کے قانون اور قواعد اخلاق کا پلہ

مہربانی کے ساتھ عورت ہی کی طرف
جھکا ہوا ہے اور اس کا علم ہر تربیت
یافتہ اور غیر تربیت یافتہ عورت
کو ہے وہ اس رعایت قانونی
کو ایک نازش کے ساتھ ہر وقت
یاد رکھتی ہے اور اس کے خیال
سے اپنی آزادی کو برابر چمکاتی اور
بڑھاتی ہے یہان جہان کہین زن و
شو مین بگڑتی ہے تو اُس کا باعث
اکثر عورت کا غیر مرد کے ساتھ
حد سے آزادی کا برتنا ہوتا ہے
اور ایسے سو مقدمون مین شاید
دس مین مرد سرسبز ہوتے ہون
کیونکہ عموماً ایسے معاملات مین تمام
قسم کے لوگ عورتون کے ساتھ اپنی
اپنی بی بی کے خوش کرنے کے خیال
سے تمیز ہمدردی کرتے ہین اور جو
شخص یہان اپنی بی بی پر آوارگی کا
اتہام دیتا ہے اور واسطے توڑنے
معاہدۂ شادی اور حاصل کرنے
حکم طلاق کے عدالت مین جاتا ہے

وہ حقیقت مین اپنے کو بدنام اور
برباد کرتا ہے اور اپنی ساری آیندہ
ترقی اور نیک نامی کے حلق پر
دیدہ و دانستہ چھری چلاتا ہے
اور ایسے مقدمات کا ہر پہلو عورت
کے لیے اچھا ہے کیونکہ عورت کے
واسطے اس تہذیب یافتہ ملک مین
کوئی اس سے زیادہ سزا نہین کہ
فسخ نکاح کر کے اُس کو پورا آزاد
کر دیا جائے یا قانونی جدائی کا حکم
صادر ہو جس صورت مین عورت
کی زندہ دلی اور خوش اخلاقی کے
قائم رکھنے کے لیے شوہر کو ایک
رقم معتدبہ ماہ بماہ اپنی آمدنی سے
دینی پڑتی ہے - یہان کی عورتون
کی عفت میری راے مین رو ئین
تن ہے جس کو کوئی چیز (گو وہ کیسی
ہی مذموم کیون نہو) توڑ پھوڑ نہین
سکتی اور اُن کی پاک دامنی پر
کوئی ایسا روغن ہے جو کسی داغ کو
جمنے اور لگنے نہین دیتا انھین

وجہون سے یہان کی عورتین ہر
ملک کی عورتون سے اپنے شوہرون
کے مقابل مین زیادہ دلیر ہین چند
مہینون سے مین یہان مقیم ہون
اور بیسیون مقدمات اس عرصے
مین دیکھنے مین آئے اور شاید
دو چار معاملے اپنی آنکھ سے بھی
دیکھے مگر واہ ری قانون پرستی
اور اُف ری تہذیب کہ آج تک
یہان شاید کسی نے اپنی بی بی کو غصے
سے بدذات اور بے ایمان بھی
نہین کہا۔ تپنچہ اور تلوار اور چھری کا
دکھانا۔ مارنا تو دور رہے۔ ادھر آٹھ
دس برس کی تحقیق مین جب کبھی
کسی عورت کی بداطواری قانونی
طور سے ثابت ہونے کی حالت پر
آئی بس شوہر صاحب چپکے کاغذات
اور منی بیگ لے کر اپنے اٹرنی صاحب
کے آفیس مین تشریف لے گئے
اور تسکین کے ساتھ قانونی کارروائی
شروع ہوگئی ضبط اس کو کہتے ہین

استقلال اور بردباری اس کا نام
ہے۔ مردانگی اس کے معنے ہین
نہ کہ ہندوستان کے کالے آتش
مزاج وحشی کہ ادھر عورت کے بدن
سے بے وفائی اور بداطواری کی
بو آئی اور چھری ماردی۔ گردن اڑادی
ناک صاف کردی۔ تپنچہ ماردیا۔
گلا دباڈالا۔ پھانسی دے کر لٹکادیا۔ اور خود
بھی سرکاری لکڑی مین شوق سے لٹک گئے جب مین
اپنے ملک کے اخبارون مین اس قسم
کے حیرت انگیز واقعات دیکھتا
ہون مجھکو اپنے ملک کی جہالت
اور تاریکی پر رونا آتا ہے اور میرا
جی نہین چاہتا کہ پھر ایسے وحشت
آباد اور پُرفساد ملک مین لوٹ کر
جاؤن اور ایسے خون کے پیاسے
ظالمون سے ملون جو مذاق
دنیوی کے حاصل کرنے کے
جرم مین ایسی سخت اور غیر مہذب
سزا خلاف قانون دے دیتے ہین
ایک زمانہ تھا کہ بداطوار عورت کو

ہندوستانی جلا دیتے تھے بہرکیف
اُس سے تو اب بہت عمدہ حالت
ہے۔ امید ہے کہ تہذیب کے پھیلنے
سے رفتہ رفتہ یہ خون خواری اور
مردم آزاری ہمارے ملک کے
نیم وحشی لوگون کی طبیعت سے
بھی بالکل جاتی رہے گی اور عورتون
کو وہان بھی پوری آزادی ملے گی
یہان کے زن و شوہر کے باہمی میل
جول محبت اور برتاؤ مین ہمارے
ملک سے بڑا فرق ہے کیونکہ وہان
مین جو محبت زن و شوہر کے درمیان
ہوتی اور رہتی ہے اُس مین اطاعت
اور فرمان برداری کا کوئی جزو نہین
ہے بلکہ اُس مین آزادانہ ڈھنگ
کی محبت ہے جیسی دو دوستون
مین۔ یہان شوہر جو کچھ اخلاق
دردمندی اور مہربانی بی بی کے
ساتھ کرے بی بی دل سے بہت
شکر گزار نہین ہوتی اور اس کو
غنیمت نہین جانتی بلکہ اُس کا ایسا

خیال اور یقین ہے کہ شوہر اپنا
فرض ادا کرتا ہے اور اخلاقاً وہ
ایسے سلوک کے کرنے کے لیے
مجبور ہے اور جب کہ وہ ایسی بی بی
کی توجہ و محبت کا خواہان ہے
تو اُس کو اس طور پر پیش آنا ہی
چاہئیے۔ غرض اس خیال سے
شوہر کی محبت اور التفات کی
قدر یہان کی عورتین دل سے
بہت کم کرتی ہین اور اُس کو
مغتنم نہین سمجھتین۔ برخلاف اس
کے ہمارے ملک کی عورتین ہین
جن کی محبت کا بڑا جزو اطاعت
ہے اور جو اپنے شوہرون کو ایک
قسم کا دیوتا اور اپنے دینی اور
دنیوی آرام و راحت و بھلائی کا
سبب جانتی ہین۔ ہر نیک عورت
سمجھتی ہے کہ اگر میرا شوہر آنکھ
پھیرلے اور بدسلوکی اور بے التفاتی
کرنے پر آمادہ ہو جاے تو اُسی روز
میری ساری دنیوی راحت غارت

ہوجاے گی اور عاقبت بھی خراب
ہوگی - پس اس یقین اور عقیدے
کی مضبوطی سے یہ فائدہ ہے کہ جو
کچھ مہربانی شوہر کرتا ہے اور جس قدر
چاہتا ہے اُسی کو بی بی اپنے لیے
اکسیر سمجھتی ہے اور اُس کے
قائم رکھنے کے خیال اور غرض سے
اور بھی زیادہ اطاعت اور محبت
کرتی ہے جس کا اثر شوہر کے دل پر
ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کی
محبت و توجہ بڑھتی جاتی ہے
اس طرح زن و شوہر کی محبت روز آ
بڑھتی رہتی ہے اور اُن کا باہمی
سلوک برابر صحت کی حالت مین
رہتا ہے - گو بعض عورات کی
جہالت اور تعصب آمیز خیالات
سے تربیت یافتہ آدمی کو بعض
موقع پر تکلیف بھی ہوتی ہے مگر
ایسی تکلیف مین چونکہ ذلت و
بدنامی اور دل شکنی کا میل نہین
اس کا اثر ایذا رسان اور دل آزار

اور پایدار نہین ہوتا بلکہ یہ ویسی
معمولی تکلیف ہے کہ انسان کو
شاید بہشت مین بھی ہوگی -
یہان مردون کو قواعد اخلاق
کے مطابق اس کا کامل اختیار
نہین کہ اپنی عورتون کو کسی سیرگاہ
یا نمایش گاہ یا تماشا خانے یا جلسے
مین جانے سے کسی وقت جبراً
روک لین یا اُن کو اُن کے مرد
دوستون سے ملنے جلنے نہ دین
یا اُن کے کسی خاص مقدمۂ دوستی
مین دست اندازی کرین یا ایسی
باتون کے نہ ماننے پر اُن سے
ترش رو ہوکر بولین یا اُن کو ملامت
کرین یا دھمکائین - علیٰ ہذا اُن کے
اخراجات اور فضول خرچی روکنے
کی بھی کوئی تدبیر شوہرون کے
قبضۂ قدرت مین نہین - اور
ہمارے وحشی ملک کی عورتین تو
ایسی ہین کہ اگر اُن کو شوہر سب دن
تک ایک دالان مین بیٹھی رہنے

کے تو وجہ تک پوچھنے کی ہمت
نہ ہو۔ شوہر کے خلاف مرضی اپنے
کسی عزیز کے مکان مین جا نہین
سکتین۔ اکثر ایسی بھی ہین کہ اپنے
مرد عزیزون کے سامنے بھی بلا
ضرورت نہین جاتین۔ شوہر کے
خلاف کوئی کام کرنا تو دور رہے
فقط شوہر کی رنجش کا تصور اُن
کو سہمانے ڈرانے اور ہر طرح سے
درست رکھنے کے لیے کافی ہے
جو بہت ہی ظالم شوہر ہوا اور
بڑی ہی بدمزاج بیگم صاحب ہوئین
تو بگڑ کر اپنے باپ یا بھائی کے
مکان مین جانے کو چلی تو گئین
مگر وہان جاتے ہی چارون طرف
سے ملامت کی جھڑی ایسی برسی
کہ لو بہ ہی بھلی۔ یہان بوسہ زنی
یا بوسہ بازی (جو کچھ جی چاہے کہئے)
اُس کی بڑی کثرت اور شدت ہے۔
عورت مرد کو مرد عورت کو پاک
محبت کے خیال سے بوسہ دیتا ہے

اور عورتین آپس مین بھی ایک
دوسرے کے سُرخ سُرخ گالون
اور گلابی لبون کی تھپی چٹاچٹ
لیتی ہین اور اس کا ایسا رواج
ہے کہ عام مقامات مین بُرے
ذوق و شوق سے بوسہ بازی
ہوتی ہے مگر چونکہ اخلاقاً اس
معصومانہ حرکت مین کوئی بُرائی
نہین ہے اس لیے اس پر آج
تک اعتراض نہین ہوا اور میری
رائے مین بھی اُس وقت تک
اعتراض کی جگہ نہین کہ بوسہ دینے
والے اور بوسہ لینے والے کی
نیت مین صفائی رہے۔ باہمی
محبت کے جتانے کا یہ ایک عمدہ
کم خرچ بالانشین نسخہ ہے اور اس
مین کوئی جسمانی نقصان بھی نہین
ایک عزیز دوسرے عزیز کو رخصت
کرنے گیا جب ریل کھلنے لگی تو رخصت
کرنے والے نے لپک کر جھٹ سے
ایک مچھی لے لی اور مسافر نے بھی

رغبت سے اُس کی طرف گال کو
بڑھا دیا ہمارے ہندوستان
مین تو جہان ایک بیگم صاحب اپنے
کسی عزیز کو رخصت کرنے گئین تو
پہلے ہی اُس کے بازو پر اتنی اشرفیان
امام ضامن کی باندھتی ہین کہ ایک
اچھے کاریگر کی دس روز کی مزدوری
سے زیادہ اور جس سے سراسر
اُنکا مالی نقصان۔ اگر ان موقعون
پر ہمارے یہان کے عورت و مرد
بھی بوسہ بازی کو رواج دین تو
میری راے مین کوئی نقصان
اور بدنامی کی بات نہین یون تو
واقعی کوئی بُرائی نہین مگر ہر ملکے
وہر رسمے۔ ہمارے ملک مین
اس کا کیا اثر ہو۔ اس مین مجھکو
شک ہے کیونکہ یہان بعض موقع
پر اس کا خراب اثر بھی ہوا ہے۔
چنانچہ فی الحال جو ایک مقدمہ
طلاق دائر ہے اور جس مین ایک
پادری صاحب مدعی ہین اور اُنکی

بی بی مدعا علیہا اُس کی روئداد
مین مین نے اخبار مین دیکھا ہے کہ
بی بی نے اس بات کو زور سے
عدالت مین بوقت جرح بیان کیا
ہے کہ یا دری صاحب کے روبرو
اور اُن کی غیبت مین بھی وہ شخص
جس سے اب وہ بدنام ہوئی ہین
اُن کو بوسہ دیتا تھا۔ اور وہ اُس
کے احسان کو زیادہ دیر تک اپنے
گردن پر نہین رہنے دیتی تھین۔
یہ پڑھکر تو مین پسینے پسینے ہو گیا۔
اور صورت تصویر دیر تک اپنی
کرسی پر بیٹھا رہا۔ بعد اس کے
اُٹھ کر غصے مین ٹہلنے لگا۔ مگر پھر
آہستہ آہستہ سرد ہوا کے چلنے
سے وہ حرارت دفع ہو گئی اور
مزاج حالت اصلی پر آگیا۔ یون
تو سارا یورپ زن پرست ہے
مگر انگلستان اور فرانس کے
لوگ اور ملک کے باشندون
سے اس باب مین کہین پیش قدم ہین

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تہذیب و
عشرت ان دونون ملکون مین زیادہ
ہے۔ یون تو یہان غریب سے
امیر تک عورت کو مارے محبت
اور اخلاق کے پوجتا ہے مگر پھر
ان مین بڈھے عاشق مزاج اور
صاحب مذاق مجردون کا ایک
فرقہ ہے جو شبانہ روز سوا میم
لوگون کی خوشامد اور مصاحبت
کے اور کوئی کام نہین کرتا ایسے
حضرات کو بیوقوف عورتین طبیعت دار
کہتی ہین اور عقلمند ان کو دل سے
حقیر سمجھتی اور مان نہ مان مین تیرا
مہمان کا مصداق جانتی ہین۔ ایسے
بڈھے اکثر ستر پچھتر برس کے
سن مین بڑھاپے کے سبب کمزور
ہو کر جب مرنے کو ہوتے ہین
اُس وقت بھی اپنی بیماری مرض
عشق بتاتے ہین تاکہ اچھے ہونے
پر کسی میم سے کہنے کا موقع ملے کہ
فلان کے عشق نے اُن کو ایسا بیمار

اور ناچار بنایا تھا۔ اِن لوگون کو شیطان
روز خواب مین یہی دکھاتا
ہے کہ ساری دنیا کی میمون کو ہوا
زدگی ہے کیونکہ علی الصباح چائے
پانی سے فارغ ہو کر یہ لوگ اپنے
مکان سے میم لوگون کی مزاج پرسی
کے لیے نکل جاتے ہین اور پہلے
ہی یہ سوال ہوتا ہے کہ خدانخواستہ
دشمنون کی طبیعت تو ناساز نہین
اور کہین زکام کی خلش تو نہین کیونکہ
رات برف خوب پڑی اور ہوا خوب
سرد چلی۔ ایسے مسن عاشق مزاج
عورتون کی ہر جزو اور ہر فعل اور ہر
بات کی بلا اختیار تعریف کرتے
ہین اور جب کوئی بات کہنی ہوتی
ہے تو کان مین کہتے ہین اور مُنھ کو
آہستہ آہستہ اس قدر قریب
کان کے لے جاتے ہین کہ آخرکار
ایک مطلب کی گزارش کرنے
کے ذریعے سے سیکڑون مطلب
اور بیسیون آرزو نکالتے ہین۔ یہ

جب میمون سے باتین کرتے ہین تو
سینے کے اوپر اس طرح سے ہاتھون
کو رکھ لیتے ہین جیسے نوابون کے
سامنے اُن کے ملازم دست بستہ
رہتے ہین اور ساتھ اس کے آنکھون
کو بند کر کے دانتون کو بھی نکال دیتے
ہین اور جب بات تمام ہو گئی اور
تحویل طبیعت مین کہنے کے قابل
کوئی مضمون یا فقرہ نہ رہا تو بناوٹ
کے ساتھ زبردستی بیموقع ہر بات
پر ہنس دیتے ہین۔ ایسے حضرات کے
(سر بنانے) مین صبح کو گھنٹا بھر روز
لگتا ہے اور سر بنانا آرایش کرنے
سے غرض ہے کیونکہ مردون کی
آرایش تو یہان فقط سر ہی کی ہے
کوٹ پتلون کے چڑھا لینے مین کیا
دیر لگتی ہے۔ یہان ہر کس و ناکس
کو عشق کا دعوے ہے اور ہر شخص
اپنے کو خواہ عاشق یا معشوق کچھ تو
ضرور جانتا ہے (مجنون کی قبر
تلاش کرنے سے ضرور کسی آلو کے

کھیت مین ملے گی۔ یہ لوگون نے
غلط لکھدیا ہے کہ عاشقون کے
گرو گھنٹال نجد مین مدفون ہین)
وگرنہ کیا سبب ہے کہ عشق وبا
کی طرح اس ملک مین پھیلا ہوا ہے
جس نوجوان مجرد سے ملاقات
ہوتی ہے وہ دل دادہ نظر آتا ہے
میرا گمان ہے کہ یہان (فش) کی
رعایت سے عاشق یا معشوق بننا
بھی ضروری ہے۔ یہان کا عشق بھی
حضرت من تہذیب یافتہ اور قانونی
عشق ہے اور معاملات عشق کے
بڑے گرو گھنٹال کونسلی لوگ ہین
عاشق بن کر بیوفائی کج ادائی اور
عہد شکنی کرنے سے مرد کو ہرجہ دینا
پڑتا ہے اور اس کی نالش ہوتی
ہے۔ عاشق لوگ عشق کو ناتمام رکھکر
پہلی یا دوسری منزل سے گر یہی
کر جاتے ہین اور کہین زور آور اور
زر پر عشق کم زور اور مفلس عشق کو
دبا بھی دیتا ہے آج کل اس عشق آباد مین

کسی عاشق کے چہرے پر زردی
نہین آئی۔ کسی نے خاک نہین
چھانی۔ کسی کے پیچھے لونڈون نے
تالی نہین بجائی۔ کسی کے سر کو
اینٹون سے نہین پھوڑا۔ کوئی
گریبان چاک کر کے جنگل کو نہین
نکل گیا۔ کسی نے مال و دولت
کی الفت نہین چھوڑی۔ کسی کو
وحشت نہین ہوئی۔ کسی نے
گلے مین پھانسی نہین لگائی کسی
نے زہر نہین کھا لیا۔ کسی نے
دریا مین اپنے کو نہین ڈبایا۔ یہ
سب ذلتین مصیبتین آفتین اور
تکلیفین ہمارے ہندوستانی ہی
عاشقون کو نصیب ہین۔ یہان
تو عاشق کی بڑی صفت قربھی
اور تندرستی ہے کیونکہ جو شخص
صحیح المزاج اور قوی القوے
نہین وہ درد فرقت کے صدمونکا
کیونکر متحمل ہوسکے گا اور ہجر کی
جان گداز اور جگر خراش تکلیفین

اُس سے کیونکر اُٹھائی جائین گی
یہان کے عشاق توانا اور تندرست
نردار اور باکار ہین۔ ہمارے
ملک کے میان مجنون لوگ
نیمجان بیمار بیکار اور اکثر نادار ہین
یہان امیر کبیر عاشق بھی اپنے
وقت کا پابند ہے۔ دن بھر اپنے
ضروری کامون کو دیکھتا ہے۔
اگر عہدہ دار ہے تو دس سے
چار تک قلم کے گھوڑے کو دوڑاتا
ہے اگر مزدور ہے تو مزدوری
کرتا ہے۔ غرض ہر درجے اور ہر
قسم کے عاشق ایک وقت فرصت
مین عشق سے مزہ لینے اور عشق
جتانے اور معشوق سے ملنے جلنے
کی تدبیر کرنے کے لیے نکلتے اور
جاتے ہین۔ یہ نہین کہ ایک
عاشق نواب زادے شبانہ روز
افیون کی پینک مین بی چھٹن کے
پاخانے مین پڑے ہین۔ یا ایک
عاشق راجہ صاحب بی اماجی جان

کے باورچی خانے مین برتن دھو
رہے ہین۔ یا مصالح پیستے ہین۔ یا ایک
عاشق رئیس زادے بھڑووں
کے حلقے مین بی آلہی جان کے
لب فرش پر بیٹھے ہین۔ اور تڑاتڑ
اُن کے سر پر چپت پڑ رہی ہے
یا ایک دل دادہ اور وارفتہ
سیّد زادے بی شہزادی کے
عشق مین سر بازار جوتیان کھا
رہے ہین۔ یا ایک نوگرفتار
امیر زادے بی کالی ننھی کی محبت
مین چھوٹی عدالت کے پیادون
کے ہاتھ گرفتار ہین۔ خدا حافظ۔

راقم

اگست سنہ ۱۸۷۹ء

سعادت فرجام نامۂ پیام

مائی ڈیر لیٹیگوس۔ مین نے

اولڈ[۱] ڈیر لنڈن کو ایک مجروح
دل اور ایک نم آلود آنکھ سے
چھوڑتے اور گرم جوشی سے
شیک[۲] ہینڈ کر کے مقام ڈوور مین
رخصت ہوتے وقت نہایت سچّے
دل اور نیک نیت سے وعدہ
کیا تھا کہ پہلا ڈاک خانہ جو راستے
مین ملیگا وہان سے تم کو اپنے
مژدۂ خیر و عافیت سے واقف
کرون گا اور بعد اُس کے بھی
برابر اپنے سوانح سفری کو مسلسل
طور پر ہندوستان پہنچنے تک
لکھتا رہون گا مگر افسوس کہ ایفائے
وعدہ سے معذور رہا اور اس
معذوری کی وجہ کو مین نے بدقت
اپنے فلاسفرانہ[۳] خیالات کے
زور سے نکالا ہے اور اغلب ہے
کہ یہ وجہ صحیح ہو۔ شاید بحر میڈیٹرینین[۴]
مین جہاز کے پہنچنے کے بعد ممالک

---

[۱] قدیم پیارے ۱۲ [۲] معانقہ ۱۲
[۳] فلسفیانہ ۱۲ [۴] وہ سمندر
جس مین دریائے نیل گرا ہے ۱۲

افریقیہ کی وحشی آب وہوا کا کوئی
ایسا ناسازگار دھکا میرے کم زور
قوے کو لگا کہ جس کے سبب یہ
غیر معمولی اثر دماغ وخیال پر ہوا
کہ مین صاف ہندوستان کے
پژمردہ اور اولڈ[1] خیالات کے
مثل اپنے عہد کو بھی بھول گیا۔
اور قوی الفعل اور دماغ سوز وحشی
ہوا کی ایسی تاثیر کا میرے مزاج پر
ہونا کوئی تعجب کی بات بھی نہین
ہے۔ کیونکہ ولایت کی بہشتی
اور جان پرور ہوائے میرے
اندرونی اعضا کی صفائی اُن کی
خلقی حرکتون کی تصحیح میرے خیالات
کی تنویر اور میری آرا کی توسیع کے
باب مین گو سحر کا کام کیا تھا
مگر لڑکپن مین جاہل اور متعصب
اور غلیظ اور ناپاک عورتون کے
نقص قواعد پرورش کے سبب
میری صحت عامہ کو جو جو نقصانات پہنچے تھے اُن کو تیس
برس کے بعد ولایت کی آب وہوا
کی کسوٹی نے اس طرح پر کھو لدیا
تھا کہ مین ولایت سے بظاہر اسباب
ایک خشک ٹھٹھری ایک بدنما
کھوپری۔ تھوڑے سے خوب صورت
ترشے ہوے بال۔ دو خشک
خوبانی کی طرح کان۔ چند سفید
دانت۔ دو پھولے ہوے گلگلہ نما
گال۔ اور ایک سیاہ چہرہ لیکر
چلا تھا۔ اور میری ظاہر حالت
خود بخود ہر روز سارے جہاز کے
انگریز مسافرون اور اُن کی خوش
اخلاق اور مسافر نواز لیڈیون کی
ہمدردی کے فوارے کو اس طرح
سے بے ساختہ اور بے اندازہ
اُچھالتی رہتی تھی کہ پرسش احوال
کا جواب دیتے دیتے اور شکریہ
ادا کرتے کرتے مین اور بھی نیم
جان ہوگیا تھا۔ بقول شخصے۔ ۶۔

شیوۂ پرسش احباب ستم تھا ہمکو

[1] پرانے ۱۲

مین روز صرف تھوڑا سا کلاریٹ
پیکر اپنی ایزی چیر پر کتابون کا تودہ
پاس لگا کر پڑا رہتا تھا۔ گو میری حالت
ایسی دردانگیز تھی کہ سارے مسافر و نکا
مور درحم بنا تھا۔ اور اکثر مجھکو اس
مجبورانہ اور مظلومانہ حالت پر غصہ
بھی آتا تھا مگر مین حاشا کسی پیر فقیر۔
شیخ سنوسی۔ امام ضامن۔ وغیرہ کی
موہومی اور خیالی تائید کا مستدعی
نہین ہوتا تھا۔ اُس مشکل حالت مین
بھی دماغ کی مضبوط۔ وسیع۔ اور گہری
مانڈی مین ترقی قومی۔ رفاہ عام۔
آزادی نسوان۔ اور استعمال افیون
تجارت سفر لندن کے خیالات اس
گرما گرمی سے پکتے اور جوش کھاتے
تھے جیسے بھٹیون مین گرڑے ہوے
خم مین مادۂ شراب۔ مین ان خیالات
کے تیز اور تند بخارات کو اشتہانہ
رہنے کے ساتھ بھی پائپ کے دھوئین
کی طرح خود ہی پی جاتا تھا۔ کیون کہ

چہاز پر اُن کے اخراج کی کوئی صورت
نہ تھی اور اُن کا نکالنا وہان بالکل
خالی از منفعت بے موقع اور بے
وقت تھا جہان دماغ پر ان خیالات
کا اشتلم تھا وہان اُن عہود اور
مواثیق کا نقش بھی دل پر استواری
کے ساتھ بیٹھتا جاتا تھا جو فیما بین
ہم لوگون کے جنت آباد لندن
مین ہوے تھے۔ کیون کہ اُس عصاے
اتفاق کے ٹیکے بغیر ہم مین سے کوئی
نوجوان بھی ہندوستان مین بمقابل
شکر نخوست پیکر تعصب کوئی اچھی
کارروائی نہین کر سکتا۔ جبکہ
جہاز رڈسی مین پہنچا پس یکایک
آثار تہذیب و شایستگی میری
آنکھون سے غائب ہو گئے اور
دونون جانب اُن نیک کردار
بزرگوارون کے ملک نظر پڑے
جن کے لیے لوٹنا کتابون مین لوٹ
لکھا ہے۔ سارے افریقہ اور

۵۱ آرام کرسی ۱۲ ۵۲ غلبہ ۱۲ ۵۳ بحر احمر ۱۲

گرجستان کی باکرہ چھوکریان جن
کے واسطے حلال ہین۔ لوٹنے پر
جن کی اوقات ہے اور بردہ فروشی
جن کے ایمان کے مطابق نہایت
عمدہ بات ہے۔ جب کہ جدہ سے
ہمارا میل کچھ آگے بڑھا حاجیون
کے دو تین جہاز آس پاس سے
گذرے۔ ہم لوگ اُس وقت جہاز
کے ڈک پر کھڑے تھے۔ اُن جہازون
پر ایک ہنگامۂ محشر برپا تھا اور
نہایت سامۂ خراش اور مہیب
آواز اُن مین سے آتی تھی کیون کہ
مختلف قسم اور ملک کے جاہل
مسلمان اُن مین اس طرح سے
بند تھے جیسے مرغ کشتیون مین بند
ہو کر یورپ بھگائے سے کلکتے آرہے
ہون۔ یہ لوگ آپس مین مثل بہائم
کے بڑے غصے سے لڑتے تھے اور
فحش اور عفت سوز الفاظ کا مبادلہ
باہم نہایت آزادانہ طور سے
ہوتا تھا۔ اِن جہازون کی صاف

کلکتے کے کسی چھوٹے سے غلیظ بازار
کی قطع تھی اور اُن سے اس قسم کی
صحت سوز بدبو آتی تھی جیسے کوئی
بدبو کثیف ڈرین ہو۔ اُن گالیون
کو سُن کر خاتونان انگلستان
کانپ اُٹھین اور بدبو کے بُرے
اثر کے روکنے کے لیے ہم لوگون کو
کافور کے سونگھنے کی سخت ضرورت
ہوئی۔ یہ نئی قسم کی وحشی عبادت
ہے اور مزہ یہ ہے کہ کوئی ان کے
انسداد کی فکر تک نہین کرتا۔ لاکھون
غریب مسلمان اپنا خانمان ویران
کرکے اور اپنے مال و دولت کو
لٹا کر لٹیرون کے خشک۔ دشوار
گزار۔ اور آتش بار ملک مین ہزارون
قسم کی تکلیفات پاکر مرنے اور
اپنے کو لٹوانے چلے جاتے ہین
اور سمندر مین۔ جہازمین۔ ریگستان
مین۔ پہاڑ پر۔ اور خدا جانے کہان
کہان گرتے مرتے اور طعمۂ نہنگ و
شغال و کرگس ہوتے ہین۔ اور جو

وہان سے زندہ پھرتے ہین مچھندر
کی صورت بنائے تعصب کی گٹھری
لادے ہندوستان مین اخلاقی اور
تعلیمی خرابیان پھیلاتے پھرتے
ہین۔ اور اکثر وبا کی ایسی سمیت
بھی ساتھ لے آتے ہین جس سے
لاکھون جانین ضائع ہوتی ہین۔
ستی کا ہونا تو سرکار نے قانوناً
موقوف کر دیا مگر افسوس کہ آج
تک اس مہذب گورنمنٹ سے
اس کا کوئی انسداد نہین ہو سکا۔
گورنمنٹ انڈیا کی قدرت انتظامی
پر یہ وہ بدنما دھبا ہے جس کا اُٹھا
دینا نہایت ضرور ہے۔ اگر کثرت
آبادی یا اور کسی تمدنی خیال سے
گورنمنٹ نے اس کو آج تک
جائز رکھا ہے تو اس سے بہتر
ہے کہ اُن لوگون کو ہر سال جہاز
کا خرچ دے کر جزائر ہند یا چین
مین بھیجدے تاکہ ہم خرما و ہم ثواب

ہو۔
القصہ بمبئی تک ہم لوگون کا
جہاز طوفان اور موج اور ہر قسم
کی بلائے بحری کے صدمے سے
محفوظ پہنچا روزانہ میل پر خوب
گانا بجانا ہوتا تھا۔ کیون کہ دو چار
فیشن[1] ایبل انگلو انڈین لیڈیان بھی
جہاز پر تھین۔ اُن مین مسیس ڈی کو
گانے بجانے کا بہت ہی اچھا
سلیقہ تھا۔ لیڈیون کی خاطر سے
کبھی کبھی مجھکو بھی بنگلہ اور ہندی
چیزون کو انگریزی دھن مین گانا
پڑتا تھا۔ جب کبھی حاجیون کے
جہاز کا تذکرہ چھڑ جاتا تھا۔ اور
اُن کی ذلت بار حالت پر گفتگو
ہونے لگتی تھی مجھکو بجز بغلین جھانکنے
یا مجلس سے اُٹھ جانے کے کوئی
چارہ نہ ہوتا تھا۔ اور اس غم سے
دل سخت پژمردہ رہتا تھا۔ بمبئی
مین مجھے جہاز سے اُتارنے اور مہمان

[1] وضع دار ہندوستان کی رہنے والی میمین ۱۲

کرنے کو مسٹر آر۔ مسٹر سی مسٹر کے
اور مسٹر جی۔ وغیرہ بہت سے
جنٹلمن[1] آئے تھے۔ مگر میرا قصد
تھا کہ بی ہوٹل مین ٹھہرون کیون کہ
کسی غیر مہذب آدمی کے مکان
مین اُترنے سے جنگل مین رہنا
بدرجہا اچھا ہے۔ اور ہوٹل والے
خود ایک خلد برین ہے۔ مگر احباب
کے بیحد اصرار سے مجھے مسٹر (اس)
کا بمجبوری مہمان ہونا پڑا۔ یہ بزرگ
چونکہ وہان کی نئی روشنی والون
کے ایک روشن خیال پیشوا ہین
اس لیے ان کے مکان مین ہر
طرح کے آرام کا انگلش[2]
سامان مہیا ہے۔ مگر کس کام کا
ان کی عورتون مین بھی منحوس
خلاف شرع پردے کی رسم مروج
ہے بدین سبب مجھے ہمیشہ ڈنر[3] پر
لیڈی لوگون کی غیر حاضری سے
شدت کی تکلیف ہوئی آخر ایک

دن مین نے اپنے میزبان سے
شکایت کی۔ اُس نے کہا کہ اُس
کی تمام تر مسرت یہ ہے کہ اُس کی
میم میرے ساتھ آن کر کھائے اور
مجھسے ملے ملائے مگر گولی مارنے
سے بھی تو وہ گندہ محل سرا کے اندر
سے زندہ قدم باہر نہین نکالے گی
بمبئی کہ جہان کے نئی روشنی والے
آج سب سے بڑھے چڑھے ہین وہان
کا تو یہ حال ہے پھر علی گڑھ۔ پٹنہ۔
اور کلکتہ۔ کس شمار و قطار مین ہے
افسوس کہ تین برس کا زمانہ گزر گیا۔
اور آزادی نسوان کا جہاز ایک
ہاتھ بھی نہین بڑھا۔ کیا یہ دل چور
ہونے کی بات نہین ہے کہ ایک
جنٹلمن دوسرے جنٹلمن کا مہمان
رہے اور لیڈی کی صحبت اُس کو
دو دو چار چار روز تک نصیب
نہو اور اُس کو گانا اور ناچ سے
اور دیکھنے کے لیے کبھی بلانے کی

[1] حضرات ۱۲ [2] انگریزی ۱۲ [3] شام کا انگریزی کھانا ۱۲

ضرورت پڑے جس فاحشہ کے کسی
بھلے مانس کے مکان مین آنے
سے مکان بلکہ محلہ تک نجس ہوجاتا
ہے۔ بمبئی مین جو اولڈ[۱] اسکول کے
متعصب لوگ ہین ان حضرات
کی ملاقات مین مجھے شدید تکلیف
ہوئی۔ کیون کہ انکا اخلاق تو وہی
دقیانوسی اخلاق ہے جہان
ملاقات ہوئی بیس آدمیون نے
مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھائے
اور ایک خل اہلاً و سہلاً و مرحبا
کا ہوا۔ کسی کا ہاتھ میلا ہے۔ کسی
مین ناس لگی ہوئی ہے۔ مگر ہاتھ
ہے کہ مصافحے کے لیے بڑھا ہی
چلا آتا ہے۔ اُس پر طرّہ یہ کہ پھر
جوش اخلاق سے بہت سے
بزرگوار ہاتھ کو جھٹک کر بوسہ
بھی دیتے ہین اور اس بوسے
کے دینے مین احتیاط مراتب کے
بجا لانے سے بعض مرتبہ لعاب دہن

وغیرہ بھی ہاتھ مین ضرور ہی لگ
جاتا ہے۔ جس سے ایک جنٹلمن کو
شدت کی کلفت ہوتی ہے۔
پٹنے مین پہنچکر مین اور بھی شدید
عذاب مین مبتلا ہوا۔ گویا بدتہذیبی
اور بد اخلاقی کے دریا مین غرق ہوگیا
جو شخص آتا تھا بے تکلف لپٹتا
چلا جاتا تھا اور اس دباؤ سے
لپٹتا تھا کہ گویا اسے مجھ سے
لپٹنے کا کوئی قانونی حق ہے۔
یا مین نے اُس کے ساتھ بال[۲] پارٹی
مین ناچنے کا وعدہ کیا ہے۔ دو
چار دس بزرگون سے لپٹنے
کے بعد بندے نے بمبئی کا قاعدہ
یہان بھی جاری کیا کیون کہ
اول تو یہ ملنے کا طریقہ نہایت
غیر مہذب اور غیر محفوظ ہے
اور ایک جنٹلمن کے لیے ایک
طرح کا خفیف اسالٹ (حملہ)
دوسرے ایسے میلے لوگون سے

[۱] پُرانے اسکول ۱۲ [۲] میمون اور انگریزون کے ناچ کا جلسہ ۱۲

ملنے مین امراض متعدی مین بھی مبتلا
ہو جانے کا خوف ہے۔ یہان چونکہ
عیاشی بہت پھیلی ہوئی ہے اس لیے
امراض سوداوی کی بھی ضرور کثرت
ہو گی۔ اور تم ہی انصاف کرو کہ
جو سیدھے تنانِ انگلستان سے لپٹا
اور بغل گیر ہوا ہو وہ اِن میلے
کچیلے لوگون سے کیون کر ملے۔
افسوس۔ ۶۔

فلک انداختہ مارا بدیارے عجبے
اگرچہ پیچھے مین جہان تک تکلیفین مجھکو
اُٹھانی تھین سب اُٹھائین۔ مگر البتہ
مغربی سید صاحب کے چیلون سے
فی الجملہ مجھے آسایش بھی ملی جس کا
قبول کرنا تقاضاے انصاف ہے
چند حضرات جو اسٹیشن پر میرے
لینے کو تشریف لائے تھے۔ اُن مین
سے ایک بزرگ کی ٹانگون مین بلا
فرق سنگی کا غلاف چڑھا ہوا گلے
مین بیور کا ایک ڈھیلا چینا کوٹ

جس مین بجاے بریڈ مخمل کی تخمیناً
تین انچ چوڑی گوٹ لگی ہوئی اور
اوپر سے بانکڑی بھی ٹکی ہوئی سر پر
ننھے آغا اینڈ کو کے کارخانے کی
زرکار چوگوشیہ ٹوپی۔ پیرون مین
چینا کی دُکان کا بوٹ۔ مگر موزہ نہ
پہننے کے سبب کالی کالی پنڈلیان
نہایت ہی بدنما طور پر نمودار۔
دوسرے صاحب طائفہ دارون
کے اوڑھنے کی رنگین اوڑھنی جس
مین رنگ برنگ کے گرنٹ کی
گوٹ لگی ہوئی اور اوپر سے گوٹا بھی
ٹکا ہوا کندھے پر نہایت ہی خوشنما
انداز سے ڈالے۔ گرنٹ کا ٹروزر[۱]
چڑھاے۔ سر پر کلاہ ٹرکی جاے۔
اور ایک لمبا سا پیچوان بھی منھ
سے لگاے تھے جو ایک خانساماں
ساتھ لئے ہوے ٹہلتا اور پلاتا
جاتا تھا۔ ایک اور فرنچ نما پست قامت
ذہین صورت ڈیمی[۲] انگلش لباس سے

[۱] پاجامہ ۱۲ [۲] نیم انگریزی ۱۲

ملبوس مسلمان ایک گھڑی اور چھڑی
جیب مین اور ہاتھ مین ڈالے اور
دبائے میرے پاس آئے۔ اور
گالون کو چھوٹے سے ربڑ کی بلون[۱]
کی قطع پر خارجی ہوا سے پھلا کر اور
ڈاڑھی کو اُلٹ کر دانتون سے
دبا کر مجھسے بڑی شفقت اور مہربانی
سے انگریزی قاعدے کے مطابق
ہاتھ ملایا اور مراسم دیلکم زبانی بجالائے
ایک جانب کو ایک شکیل جوان
عجمی نشان اپنے صاف چہرے کو
دو گھنے سیاہ اور لمبے ٹھیکون سے
سجائے۔ نیم مہذب لباس سے ایک
نفیس چھڑی ہاتھ مین لئے کھڑا تھا
دو تین صاحب سبز مخمل کی بڑی
بڑی غلاف نما ٹوپیون سے اپنے
سرون کو مدغم کیے۔ کشمیرے کا
انگرکھا جس کی چولی مین داہنے اور
بائین چاندی کے کئی درجن بوتام
ڈانٹے۔ شب خوابی کا پاجامہ
ٹانگون مین ڈالے۔ میلی لنگی کا
رومال ہاتھ مین لیے۔ ساتھ آٹھ
گلوریان کلے مین دبائے۔ میرے
قریب کھڑے تھے۔ اور اس زور
سے بخار انگیز ڈکار (جس کی بو اُن
کے معدے کی اصناف غذاے
غیر منہضم ہندوستانی کی خبر لاتی
تھی) مُنھ کھول کھول کر لیتے تھے
کہ دماغ پھٹا جاتا تھا۔ پس اُسی وقت
رہی سہی صحت جو بمبئی سے لیتا آیا
تھا وہ بھی ہزار بار میری طبیعت
کے گلے سے لپٹ کر روتی یہ شعر
پڑھتی یورپ کو رخصت[۲] کر گئی ؎

آپ رہئے ہند مین اب ہم جدا ہو کر چلے
وقت آنے کے تھے صحت اب بدا ہو کر چلے

قصہ مختصر مین ایک نئی روشنی
کے نئے خلیفہ کے گھر مہمان ہوا۔ یہ
مکان ایک نہایت ہی بد قطع
مکان ہے اور ایک ایسی تنگ اور
خلیظ گلی مین واقع ہے جہان صحت کا

---

[۱] غبارہ ۱۲ [۲] خیر مقدم ۱۲ [۳] سدھار گئی ۱۲

دیوتا گھنٹے بھر مین بغیر تیل گھی اور
لکڑی کے خود بخود جل کر خاک سیاہ
ہو جاے۔ اس کے دروازے
نہایت تنگ۔ اس کی چھت
نہایت پست۔ اس کا فلور زمین
دوز۔ اس کے دریچے بالکل خراب
علاوہ برین اِس کی چارون طرف
محلّے کے پاخانے اور سنڈاس
اور اراذلہ کے کثیف کھپرہ پوش
مکانات۔ اس شہر کی اکثر گلیان
ایسی تنگ۔ تاریک۔ بدبودار۔
پست و بلند۔ اور پیچیدہ ہین جن
مین دس منٹ چلنے سے نفس
تنگی کرنے لگتا ہے۔ مجھے حیرت ہے
کہ یہان کے لوگ کیون کر زندہ
رہتے ہین۔ خدا جانے یہان کے
محکمۂ صفائی شہر کا کیا حال ہے کہ
شہر کی حالت آج تک ایسی ابتر
اور سنٹری انتظام اس قدر
ناقص ہے۔ رئیسون کے مکانات

یہان عموماً اچھے اور صاف نہین
اور اس ترکیب سے بنے ہوے
ہین کہ اُن پر مکان۔ دکان۔ کوٹھی
اور بنگلہ۔ اِن چارون قسم کی عمارت
کی تعریف صادق آتی ہے۔ ایک
آدھ کمرے مین انگریزی عمدہ سامان
اس انداز سے لگا ہوا۔ جیسے
ہندوون کے مندر مین عمدہ
اسباب۔ کسی گوشے مین سیاہ
اور میلا تخت پوش۔ کہین دو
چار مغلف فرنچ سندیلیاں
کسی طرف کو دس بیس لارڈ
کارنوالس کے وقت کی نیلام
کی خریدی ہوئی کرسیان۔ کسی
دالان مین قالین ولایتی کے فرش
پر ایک بڑا سا لمپ جو بعد خرید
ہونے کے شاید دو چار ہی مرتبہ
بڑی بڑی خانگی تقریبون مین صاف
ہوا ہو۔ میرے میزبان کے مکان
مین ہندوستانی اسباب تو

---

۱ انتظام حفظ صحت ۱۲ ۲ جھاڑ ۱۲

ہر قسم کا بہت تھا۔ مگر اُنھون
نے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف
اوقات مین انگریزون کی بہت
سی پُرانی چیزین بھی خرید کی ہین
اور دونون قسم کے اسباب کو
ملا کر ایک خلط مبحث کر دیا ہے
یہ بزرگ ایک حرف انگریزی
نہین جانتے مگر حضرت سید صاحب
مغربی کے خوشہ چین ہین اور
اس قرضے کی دانست اور تحقیق
پر مغربی خیالات کا ازبس غلو ہے
اور ایسی بُری قسم کا انگریزی کھانا
کھاتے ہین جو صحت کو نہایت
ہی مضر ہے۔ ان کی وضع بھی قیمی
انگلش کے قریب قریب ہے
ایک قسم کے مسلمان جو ان کے
جرگے مین ہین ان کی حالت
نہایت خوفناک ہے۔ کیون کہ
جس مشکل دریا کے پار اُترنے کا
قصد ان لوگون نے کیا ہے اُس
مین ان کے لیے کوئی محفوظ اصول

کی کشتی ہے اور نہ کوئی ہوشیار
تجربہ کار اور دیانت دار کشتی بان
پھر ایسی حالت مین نتیجہ یہ ہوگا کہ
یہ حضرات یورپ کی تمام بُری
باتون کو رفتہ رفتہ اخذ کرین گے
جس سے انگریزی دانی اور
انگریزی خوانی کا اور بھی خون
ہوگا کیونکہ ان کی حالت دیکھکر
متعصب مسلمان اپنے لڑکون
کو یک قلم انگریزی نہین پڑھائین گے
اور یہ ایک بہت بڑا قومی
نقصان ہوگا۔ دو چار جگہ ناچ کی
محفلون مین میری دعوت ہوئی
مگر مجبوری سے بکراہت مجھے انکا
کرنا پڑا۔ گو مسلمان رئیسون کی
طرف سے بہت کچھ اصرار ہوا مگر
مین ہرگز اُن محفلون مین شریک
ہونے پر راضی نہ ہوا۔ بھلا کون
جنٹلمن ایسی اخلاق سوز اور عفت
برباد کن صحبتون مین جا کر اپنے
اطوار اخلاقی کو داغ دار کر سکتا ہے

گو مین سمجھتا ہون کہ ہندوستان
کے مسلمانون کی حالت بسبب
جہالت اور کثرت عیاشی کے
ایسی ہے کہ یہان ناچ کی ویسی
محفلون مین شریک ہونا ہر رسا
اور ذی رتبہ اور بانکے آدمی کے
لیے نہایت تعریف کی بات ہے
جہان چند فاجرہ اور بے حیا عورتین
جمع ہو کر اپنے اعضا کو اس شہوت
انگیز طور سے پھڑکاتی ہین جس کا
نوجوانون کے نرم اور ناتجربہ کار
دل اور کچے اخلاق پر بہت برا
اثر ہوتا ہے اور ایسی فحش آمیز
غزلین۔ ٹپے۔ اور ٹھمریان۔ گاتی
ہین جن کے سننے سے انسان
کے برے خیالات مین یکایک
ہیجان پیدا ہو جانے کا گمان ہے
مگر مین اپنے خیالات موجودہ کے
ساتھ ایسی محفلون مین کیون کر
جا سکتا ہون۔ ہان اگر آیندہ
ولایت کے سفر کے خیال کو
اپنی لوح دل سے مٹا دون اور
انگلستان کی پر اخلاق اور ملنسار
لیڈیون نے جو میری خصلت کے
بنانے اور اطوار اخلاقی کے
درست کرنے مین بے غرضانہ
اور دوستانہ کوششین کی ہین
ان تمام احسانات کو یک قلم
بھول جاؤن تو فراغت سے
ایسی محفلون مین شریک ہو سکتا
ہون ورنہ بغیر اس کے کوئی
شکل ان صحبتون مین شریک
ہونے کی نہین ہے فرض کرو کہ
کسی ایسی آبرو ریز محفل مین مین
شریک ہون اور وہان جو کارروائیان
مجرد تفریح کے خیال سے ہوتی ہین
اُن کا کنایۃً بھی موید بنون اور
یہ خبر اخبار یا خانگی خطوط کے ذریعے
سے لندن پہنچ جاے تو پھر میرے
لندن کی سوسیٹی سے (کٹ آف)
کر دیے جانے مین کس قدر عرصہ ہوگا

اور وہان کی صحبتون سے نکال
دئے جانے پر یہان کی اینگلو انڈین[1]
سوسیٹی مین میری کیا قدر و منزلت
ہوگی اور اعلیٰ درجے کی لیڈیان
مجھے کس آنکھ سے دیکھین گی۔ قریب
ایک ہفتے کے پٹنے مین نئی روشنی
کے اراکین سے ملتا جلتا رہا اور
نئی روشنی کے قاعدے کے
مطابق میری دعوتین بھی ہوئین
مگر کسی ڈنر پارٹی[2] یا ٹی پارٹی[3] مین
مجھسے کسی مسلمان لیڈی سے
ملاقات نہوئی اور کسی نئی روشنی
والے نے اپنی لیڈیون سے
ملاقات نہ کروائی اور اُن کی پاک
اور معصوم محبت سے مزہ اُٹھانے
کا مجھے موقع ندیا۔ گو مین نے
بعض حضرات کو اس خصوص
مین ٹٹولا بھی مگر ہر ایک عذر ہائے
لنگ کا ایک بستہ پیشکش کرنے
کے لیے موجود تھا۔ ان حضرات

کے آئین انصاف اور قانون
عدل کا کوئی اصول میرے خیال
مین نہین آتا۔ کیون کہ یہ لوگ خود
تو مغربی خیالات سے ہر طرح دنیوی
آرام لے رہے ہین مگر کسی قسم کی
آسایش کو اپنی عورتون کے لیے
جائز نہین رکھتے۔ اب بھلا اس
خودغرضی کا کوئی علاج ہے۔
غریب عورتین تو ایک ٹوٹی اور
پُرانی چار دیواری کے اندر ایک
گندہ اور تاریک مکان مین بند
رہین کثیف سے کثیف کپڑے
پہنین۔ بُری سی بُری قسم کا کھانا
کھائین۔ اور ہر طرح سے اُن کی
ہر قسم کی آزادی کے ہاتھ پیر توڑ
دئے جائین۔ اور مرد لوگ ہر طرح
کے سامان آرامش و آرایش اور
اسباب آسایش و آرایش کو
اپنے لیے جائز رکھین۔ تعلیم
نسوان کی گھڑ دوڑ مین بھی صوبہ بہار کے

[1] ہندوستان مین انگریزون کی صحبت ۱۲ [2] جلسۂ طعام ۱۲ [3] جلسۂ چاے ۱۲

مسلمانون کی عورتین نہایت
پھسڈی ہین اور ان کو کوئی نسبت
ان کی مغربی بہنون سے نہین
دیجا سکتی - نئی روشنی کے فرقے
کے لوگ اس خاص مادے مین بھی
کوئی ترقی کا اثر قابل تشفی دکھا نہین
سکتے - کیونکہ اُن کے گھرون مین بھی
گورنس (معلمہ) کی آمد و شد مین نے
نہین دیکھی - تحقیق سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ رئیس زادیون مین یہان ایک
نوجوان عورت بھی ایسی نہین جو
ہارمونیم یا پیانو بجانے یا ناچنے مین
کسی قسم کا بھی سلیقہ رکھتی ہو - اگر
یہان کے مسلمان تعصب کی زنجیر
کو توڑ کر صاف دل اور پاک نیت
سے اپنی لیڈیون کو لے کر یہان
کے یوروپین لوگون سے ہر شیل
زینے پر برابری سے ملتے جلتے تو
فقط یوروپین جنٹلمن اور لیڈیون
کی صحبت سراپا برکت ان کی تعلیم
کے لیے کافی ہوتی اور یوروپین
لوگون کی قوی اور تہذیب خیز
حرارت ان کی جبلی وحشت اور
ناجائز اور بد نما حیا کو بالکل جلا کر
ان کے خیالات کو جلا دیتی -
افسوس کہ مسٹر اے کی پردہ شکنی
والی تحریر کا اثر خاطر خواہ ہندوستان
مین نہین ہوا ورنہ آج مجھکو
لیڈیون کی صحبت کے ملنے
سے ایسی تکلیف نہوتی اور آج
مین بھی اپنی ہمرنگ اور ہمقوم
لیڈیون کو وہی بارہ سو برس کی
قیدی بناتا - اُس تحریر کی اشاعت
مین ہم لوگ یہان کوشش
کر رہے ہین - مگر مسٹر اے نے
اپنی پہلی تقریر مین مسلمان عورتون
کے بدرنگ اور میلے اور کم زور
پردے کے پھاڑنے کی بحث
چھیڑ کے کچھ تھوڑا سا تاریک
خیالات کے مسلمانون کو منتشر
کر دیا ہے - چنانچہ ایک شریر
طالب العلم نے مجھسے اُن کی تقریر کی

طرف اشارہ کرکے یہ کہا تھا۔
"کہ ہم لوگ تو جاہل ہین۔ مغربی
تہذیب کی پالش ہمارے خیالات
پر نہین ہوئی اور نہ ہم انگریزی جانتے
اور نہ ولایت گئے مگر آپ ہی
لوگون سے یہ سنتے آئے ہین کہ
قول سے زیادہ قوت اور اثر نظیر
مین ہوتا ہے۔ پس جب کہ یہ مسئلہ
آپ ہی لوگون کا قبول کیا ہوا ہے
تو سب سے پہلے آپ لوگون کا
فرض ہے کہ اپنے ہی گھرون مین
اس منحوس پردے کی رسم کے
توڑنے اور پھوڑنے مین مصروف
ہو جیئے اور جو دو چار کتخدا ناکتخدا
جوان۔ بڈھی۔ کالی۔ گوری۔ موٹی
دبلی۔ شایستہ ناشایستہ عورتین
ہون اُن کو بطور ہدیۂ محقر نیک
اور صاف دل سے کلکتے کی یورپین
سوسیٹی مین لیجایئے اور اس ہندی
سونے کو مغربی تہذیب اور سوشیل[۱]
ترقی کی کسوٹی پر چڑھائیے۔ دو چار
مہینے مین صاف یہ عقدہ کھل جائیگا
کہ آیا خداوند عالم نے یہان کی
عورتون کی طبیعت مین بھی اس
کی صلاحیت دی ہے یا
نہین کہ وہ لوگ بھی مغربی
آزادی کی ہوا کھائین۔ یورپی
خیالات حقوق نسوان کے قواعد
کو عمدہ طور سے برتین۔ یا بڑے بڑے
لال کلے اور لال کرتی کے کشیدہ
قامت نوجوان اور زور آور
پلٹنیون سے بال[۲] پارٹی مین قاعدے
کے مطابق الگ تھلگ لپٹ سٹکر
پھرتی سے نیم دلکی پر چکر کھاتی ہوئی
گھرنی کی طرح ناچین۔ یا گورنمنٹ ہاؤس[۳]
مین کسی جنرل کے بغل مین بے تکلف
ہاتھ ڈال کر اُس کی کھڑکھڑانے
والی کرنچ کی ٹکر سے بچ بچا کر میز پر
چلی جائین۔ اور دو چار قفلیان برف

---

[۱] معاشرت افزا ۱۲ [۲] انگریزون اور میمون کے ناچنے گانے کا جلسہ ۱۲
[۳] ایوان گورنری ۱۲

کی اُڑا آئین - یا ایک پھرتی کی
ادا سے فٹن پر سے اُچک کر
ایوان گورنری کی بڑی سیڑھی پر
جاتی رہین - یا ناچ مین پیر اٹھیک
کرنے کے لیے اپنی زنخدان کو ساتھ
ناچنے والے مرد کے شانے پر اس
طرح سے جما دین جس طرح چول بٹھائی
جاتی ہے - یا سارڈن مچھلی اور
بیف کے ٹکرے کو اس رغبت
سے اپنے مُنھ مین ڈال لین جس
طرح بھوکا مسلمان لڑکا نان خطائی
یا کوفتے کو اپنے مُنھ مین ڈال لیتا
ہے - اگر آپ لوگون کی عورتین
اس آزمایش کی کسوٹی پر چڑھ کر
کھری اُترین اور اُن کے کم زور
دل و دماغ تاریک اور ناقص
خیالات مغربی تہذیب یورپی
آزادی اور انگلستانی اخلاق
کے پر زور اثر کی جادو تاثیر اور
حیرت افزا تکر کو سنبھال لین تو
پھر ہم لوگون کو ایسے پختہ تجربے اور

پکی آزمایش کے بعد اپنی بہائم
طینت قیدیون کو آزادی دینے
مین کون عذر ہوگا اور ہماری کون
سی حجت باقی رہجائے گی - جہان
آپ لوگ اپنی لیڈیون اور مس
بابا لوگون کو لیکر انگریزی جلسون
کمیٹیون اور ایوان گورنری مین
تشریف لے جائین گے وہان ہم
غریب اپنی کالی بیمون اور مسون
کو اپنی مقدرت کے مطابق عمدہ
عمدہ ساریان پہنا بنگلہ صابون سے
اُن کے چہرون کو صاف کر جمعے کے
دن دوپہر سے پہلے ہی جانب مسجد
جامع روانہ ہون گے اور بقول آپکے
دین و مذہب کے احاطے مین رہ کر
آپ سے زیادہ آزادی کی ہوا سے
اپنے پیٹون کو بھرین گے - کیون کہ
رذیلون کی شریفون سے بھوک
کہین بڑھی ہوتی ہے" - اُمن مذات
طالب العلم کی یہ مختصر سی اپیچ سُنکر

[1] تقریر ۱۲

میرا دماغ گرم ہوگیا اور فوراً دو چار
قطرے عرق کے پیشانی سے ٹپک
گئے اور مین دیر تک یہ سوچتا رہا
کہ اس بلا کو کیون کر ٹالون۔ کیونکہ
انصاف مندانہ طور سے مین اُسکے
قول کا کوئی معقول جواب نہین
دے سکتا تھا بجز اس کے کہ اُس
سے اپنی مستورات کے مجلسون
اور محفلون مین لے جانے اور
اپنے گھر کی رسم پردہ کے توڑنے
کا وعدہ کرتا۔ حق پوچھو تو ہم لوگون
کی بیغیرتانہ اور بہشتی مشن[1] کو
ہندوستان مین سب سے زیادہ
ضرر اسی شریر فرقے سے پہنچنے والا
ہے اور اب بھی پہنچ رہا ہے جس
مین کا یہ طالب علم تھا۔ یہ لوگ
ہماری ہی چھری ہماری گردن پر
پھیرنے کے لیے تیار ہین یعنے
مغربی تعلیم اور یوروپی خیالات
سے فقط ہم لوگون کی ایذا رسانی

کے مادے مین کام لیتے ہین۔ ایک
پژمردہ اور افسردہ دل لے کر مین
کلکتے پہنچا یہان ہم کلاس اور ہم عصر
طلبا نے بڑی گرما گرمی سے میری
پذیرفتگاری کی اور غریبانہ انداز
سے میری مہمان داری کا سامان
خوب حوصلے سے کیا۔ اس شہر مین
کھانے پینے اور رہنے سہنے کی مجھے
تکلیف نہین ہوئی۔ کیونکہ یہان
ہر محلّے مین ہوٹل کثرت سے ہین
علاوہ برین پرایوٹ بورڈنگ
ہوس بھی چورنگی مین عمدہ انتظام
سے چلائے جاتے ہین۔ یہان بھی
مسلمانون کی جماعت کے اراکین
سوائے چند خاص حضرات کے
نہایت پکے کنسرویٹو ہین اور اُنکا
چلانے والا اور حامی بھی ایک
ایسا پیچیت۔ دو رہین۔ اور زبردست

آدمی ہے کہ ہندستان سے نیم وحشی
ملک مین ایسا آدمی کم پیدا ہوتا ہے

[1] مقصد عظیم یا وہ گروہ جس کا کوئی مقصد عظیم ہو ۱۲۔

اور جس کی حکمت عملی کی تہ کو پہنچنا
بہت مشکل ہے۔ ہم لوگون کے
ہم مذاق اور ہم لوگون کے ساتھ
سچی ہمدردی کرنے والے صرف
چند اسکول کے کم سن طلبا اور
چند ایسے بڈھے مولوی ہین جن کے
آئینہ قلوب کی قلعی انگلستانی
خاتونون کی صحبت کیمیا خاصیت
سے ہوئی ہے۔ یہ لوگ ہر بات
اور ہر مسئلے کو مغربی زنیۂ خیالات
پر کھڑے ہو کر دیکھتے ہین۔ ان لوگون
کم مایہ و داغ دار خصلت کی انگریزون
کی صحبت کا بھی اثر ہوا ہے کہ انھون
نے اس بے تکلفی سے زنجیر
پابندی عقائد مذہبی کو توڑا ہے
جیسے شریر اور شٹنک باز گھوڑا
کم زور رسی کی پچھاڑی کو توڑ ڈالتا
ہو۔ کلکتے کے ان پرانے کھیت
کے نئی روشنی والون کا دم بھی
غنیمت ہے۔ یہان کے متعصب
اور غصہ ور مسلمان مختارون

سے ہم لوگون کو کیسی تکلیف
پہنچ سکتی ہے اور پہنچی ہے
اُس کی ایک وزن نقل مجھے
اس وقت یاد آئی اور جس کا قلمبند
کرنا لندن کے اُن مسلمان طلبا
کے لیے بہت ہی مفید ہے جو
بیرسٹری کا گون کاندھے پر
ڈال کر آنے کا قصد رکھتے ہین۔
ایک روز مین اپنے مکان مین اپنے
لکھنے کے کمرے مین بیٹھا تھا۔
کہ ہال[۱] کے کمرے مین کسی شخص کے
آنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ مین
فوراً کپڑے پہن کر کمرے سے دالان
مین نکل آیا۔ دالان مین قدم رکھتے
ہی دو بزرگوار کرسی پر میز کے قریب
بیٹھے ہوے نظر آئے۔ ان مین سے
ایک بزرگ میرے پرایویٹ[۲] البم
کو کھول کر بے تکلف دیکھ رہے تھے
اور دوسرے صاحب تصویرون پر
کچھ راے زنی کرتے جاتے تھے۔

---

[۱] صدر ۱۲ [۲] خانگی مرتبہ ۱۲

ایک بزرگ سر پر گیروے رنگ کی
پگڑی باندھے اور گلے مین چھینٹ
کی ایک پنبہ دار میرزائی ڈانٹے
تھے اور دوسرے صاحب شال چادر
اوڑھے اور سادی ٹوپی زیب سر
کئے۔ میرے کمرے سے نکلتے ہی
ایک نے زور سے السلام علیکم کہا
مین آہستہ سے جواب دیکر کرسی
پر بیٹھ گیا۔ ایک صاحب نے جنکے
گال گلوریون سے اس طرح بھرے
تھے جیسے چانول کا کسا ہوا بستہ۔
ایک ڈکار زور سے لی اور دوسرے
نے فوراً ہی کھنکار کر قالین پر ایک
تولہ بلغم رسید کیا۔ ان سب ظلمون کو
مین نے مجبوری سے سہا مگر اُن کا
پرادیٹ البم کو دیکھنا نہایت ناگوار
ہوا کیونکہ اُس مین ہم لوگون کی
اُس قسم کی بیسیون تصویرین تھین
جن کو غیر نہین دیکھ سکتا جو صاحب
کہ البم دیکھ رہے تھے اُن کی طرف
مخاطب ہوکر مین نے نہایت عجز سے
کہا کہ حضرت آپ اس تصویر کی
کتاب کو نہ دیکھین کیونکہ یہ محض
اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی
جنٹلمن[1] کا البم کوئی دوسرا جنٹلمن
بغیر اُس کی اجازت کے دیکھے۔
اسپر مختار صاحب غضبناک
ہوکر یون نغمہ سنج ہوے اور اُن
کے ساتھ جو دوسرے صاحب
تھے اُنھون نے بھی تیور بدلے۔
(مختار) تو پھر اس کے دیکھنے
مین مضایقہ کیا ہے۔ یہ تو اسی مصرف
کے لیے ہے کہ آدمی اسکی سیر کرے
اور مختلف ملک کے لوگون کی
تصویرون سے لطف اُٹھاے
بڑے بڑے حکام عالیمقام کے
جلسون مین مین شریک ہوا ہون
اور اُن کی میزون پر اس سے
کہین عمدہ عمدہ سیکڑون تصویر
کی کتابین دیکھی ہین۔ آپ کی کتاب
مین کہان کا ہیرا لگا ہوا ہے کہ کوئی

[1] مرد شریف ۱۲

اُس کے دیکھنے کے قابل نہین آپ
نے کیا مجھے نِرا گنوار تصور فرمایا ہے۔
(دوسرے صاحب) صاحبزادے
کیا آپ نے ہم لوگون کو دیہاتی
تصور کر لیا ہے اور کیا آپ یہ سمجھتے
ہین کہ آپ کی تصویرون کی کتاب کوئی
عنقا ہے۔ واللہ آپ کے جدامجد
مرحوم سے سالہا سال بے تکلفی کی
صحبت رہی ہے اور ایسی سیکڑون
کتابون کو ہم لوگون نے تفریحاً پھاڑ
پھینک دیا ہے۔
(مین) حضرت یہ پرائیویٹ البم
ہے اس لیے عرض کیا گیا وگرنہ اسکی
حقیقت کیا ہے اور میری غرض
آپ لوگون کو منع کرنے سے حاشا
کسی طرح آپ کی توہین نہین ہے۔
اس پر زور سے قہقہہ لگا کر پھر ورق
اُلٹنے اور البم دیکھنے لگے۔ ورق
اُلٹتے اُلٹتے ایک نہایت حسینہ
اور عالی مرتبہ خاتون کی تصویر نکلی۔
اُسکو دیکھکر مختار صاحب دوسرے
صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے
لگے بھئی واللہ ذرا دیکھنا کیا ہی
اچھی رنڈی کی تصویر ہے۔
(مین) اے حضرت یہ آپ
کیا فرماتے ہین۔ یہ کیسی خلاف شرافت
رائے زنی ہے۔ یہ کیا بداخلاقی ہے
یہ ایک معظمہ مکرمہ خاتون کی تصویر
ہے۔ جو میری بڑی شفیقہ اور محسنہ
ہین۔ اور جن کو مین اپنی بہنون کے
برابر سمجھتا ہون۔
(مختار) (نہایت حقارت انگیز
طور سے قہقہہ لگا کر) آپ اپنی ماں
بہن جو کچھ جی چاہے سمجھین بندہ تو
اِن کو اپنی رنڈی ہی تصور کرتا ہے۔
(دوسرے صاحب) واللہ جواب
ترکی بہ ترکی اسی کو کہتے ہین۔ یہ مہذب
کلام سُن کر مارے غصے کے میرے
سارے بدن کے خون مین بڑا
جوش آیا اور میرے جگر کو نشتر الم نے
چھید ڈالا۔ مگر مین نے بہت ضبط
کیا اور خونِ جگر پی کر رہ گیا۔

کیونکہ اگر مین اور بولتا تو خود بھی گالی
سُنتا۔ اور اگر مین بھی غیر مہذب
طور سے اُن سے جھگڑتا تو اُنھین
لات جوتی کرنے مین بھی محابا نہ تھا
کیونکہ ہم لوگون کے ایسے دو چار
لامذہبون کا مار ڈالنا بھی ویسے
شریعت کے کٹھ ملاؤن کے نزدیک
ایک قسم کا چھوٹا جہاد ہے۔ اب
تم ہی انصاف کرو کہ ایسے خوش
اخلاق اور ذی فہم حضرات سے
کون شخص دنیا مین باہمی میل جول
اور معاشرت کے معاملات کو
صحت کی حالت پر رکھکر برت
سکتا ہے۔ اُس تاریخ سے جو مین نے
البم کو صندوق مین بند کیا ہے تو
آج تک نکالنے کی ہمت نہین ہوئی
جن لوگون سے کہ ہم لوگون کو ہر
قسم کی ضرورت ہے۔ اور جو کہ ہمارے
پراکٹس[۱] کے چمکانے کے آلہ ہین
اُن کی خوش اخلاقی تو اس درجے

مین بڑھی ہوئی ہے اب بھلا کس
دل و جگر سے ہم لوگ پیشۂ وکالت مین
قدم رکھین۔ مین سمجھتا ہون ان ہی
ظلمون کے سہنے کی قدرت اپنے
مین نہ پاکر بعض احباب نے سرکاری
خدمت کی خواہش کی ہے اور مین
اپنی نسبت ابھی تم سے کچھ کہہ نہین
سکتا کہ آیندہ کیا کرون گا۔ دو ہفتے
کا عرصہ ہوا کہ مین اپنے عزیزون اور
والدین سے ملنے اور چار برس
کے بعد وطن دیکھنے وطن گیا تھا۔
وہان گو مجھے ہر قسم کی تکلیف بہت
ہوئی مگر احباب اور عزیزون کی
خاطر سے دو ہفتے تک قیام کرنا
پڑا۔ اُس سفر کی مفصل کیفیت کو
مین دوسرے مراسلے مین درج
کرونگا اور اُس مین دکھاؤن گا۔
کہ پورب بنگالے کے مسلمانون کے
خیالات آج تک کیسے گندہ اور
پراگندہ ہین اور اُن کی عورتون کی
حالت کیسی خراب ہے اور وہ لوگ

[۱] کاروبار وکالت ۱۲

کس درجہ قابل رحم ہین - ان تمام
باتون کی ایک عمدہ تصویر قلم سے
کھینچ کر دکھاؤن گا - چونکہ یہ مراسلے
نہایت بیش قیمت ہین ان کو بڑی
حفاظت سے رکھو اور ان کی قدر
کرو کیون کہ آیندہ نسلون کے لیے
یہ نہایت مفید پند نامے ہون گے
گوڈ بائی -

مارچ و اپریل ۱۸۸۱ء

راقم

لیٹی خروس

حسرت انجام نامہ و پیام

بمبئی - واٹسن ہوٹل

تاریخ ۴ - نومبر ۱۸۹۵ عیسوی

مائی ڈیر سلینا - یہ پہلا خط ہے کہ
مین تمکو اپنی سسرالی اقلیم مین
قدم رکھنے کے بعد لکھتی ہون اور
مجھے افسوس ہے کہ مین تمکو راستے
سے کوئی خط نہ لکھ سکی اور تم کو اتنے
دنون تک انتظار کی تکلیف
اوٹھانی پڑی - شپنین لی اینڈ او
کمپنی کا جو مشہور جہاز ہے اور جسپر
کہ ہملوگ ولایت سے آئے ہین
اوسکے اسباب آسایش اور
تہذیب یافتہ سامان عیش و عافیت
کا اندازہ مشکل سے کوئی شخص
صحیح طور پر سنکے کر سکتا ہے - یہ جہاز
باعتبار تیز رفتاری ایک پرستانی
اوڑن کھٹولا یا سلیمانی تخت روان
اور بخیال وسعت اور آبادی ایک
چھوٹا سا شہر ہے - یہ لکڑی اور لوہے
کا بنا ہوا شہر بعوض محلون پر تقسیم
پانے کے کمرون پر منقسم ہے - اور
اس کی حرکت و سکون ایک سیٹی
کی آواز پر موقوف ہے - اس
جہازی شہر کا اندازہ تم فقط اسی
سے کر سکتی ہو کہ اسمین تین سو سے
زیادہ فقط درجۂ اول کے مسافر
تھے اور یہ وہ طلسماتی شہر ہے کہ

ل اللہ معک - فی امان اللہ - خدا حافظ ۱۲

جس مین ضرورت کی چیزون کے بہم
کرنے اور کل سامان عیش و آرام
کے پانے کے لیے کسی بازار اور
دوکان مین جانے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے اور نہ کسی قسم کا
دُکاندار یا دست فروش کسی چیز کے
بیچنے یا دینے کے لیے یہان آتا
ہے۔ ہر قسم کے مہذب انسان
کے کل آرام عیش اور ضرورت کی
چیزین ایک جنّاتی گھنٹی کے ذریعہ
سے ہر مسافر کو پانچ منٹ مین اپنے
کمرے مین اوس آسانی اور بے
فکری سے مل جاتی ہین جیسے بہشتی
میوہ خواہش کرنے کے ساتھ ہی
خود بخود آدمی کے مُنھ مین آجاتا
ہے۔ جہاز پر چڑھنے کے بعد سے
دنون کے لیے مجبوری سے بھول
جاتا ہے۔ اور باوجود وعدون کے
یاد رکھنے کے بھی اونکو کبھی پورا
نہین کرسکتا ہے۔ اِن مضامین
کے سننے کے بعد مجھے امید ہے کہ
تم میری سست قلمی کی تقصیر کو

معزز مسافر اس طرح شریک ہوتے
ہین جس بے تکلفی اور محبت سے
کہ چند پُرانے دوست یا ایک
خاندان کے اراکین اس قسم کے
اخلاقی اور تفریحی مشاغل مین شریک
ہوتے ہین۔ ان مسافرون مین کہ
جنکا ذکر مین نے ابھی کیا ہے اعلیٰ
درجہ کے اراکین سلطنت ہند
معزز اور دولتمند تجار نامی گرامی
قابل سیّاح اور بعض ہندوستانی
رؤسا اور والیان ملک بھی تھے اون
تفریحی اور اخلاقی مشاغل کا ایسا
سحر انگیز اثر انسان پر ہوتا ہے کہ
وہ اپنی چند روزہ دریائی زندگی
مین اپنے کل تعلقات کو تھوڑے
دنون کے لیے مجبوری سے بھول
جاتا ہے۔ اور باوجود وعدون کے
یاد رکھنے کے بھی اونکو کبھی پورا
نہین کرسکتا ہے۔ اِن مضامین
کے سننے کے بعد مجھے امید ہے کہ
تم میری سست قلمی کی تقصیر کو

معاف کروگی اور تمھارے دل مین
بھی غالباً بہت زور سے اس سفر
مسرت اثر کے کرنے کی خواہش
پیدا ہوگی۔

تم کو وہ زمانہ یاد ہوگا کہ جب
مین پہلے پہل مشرقی دام محبت مین
گرفتار ہوئی تھی اور مسٹر اے
(جنکا نام اب مین مشرقی قاعدے
کے مطابق نہین لے سکتی ہون)
کے وضعداری۔ بانکپن اور مشرقی
چمکدار لباس و پوشاک کی شہرت
میرے حلقے کی کم سن عورتون مین
بے انتہا پھیلی تھی۔ یہ وہ نشاط افزا
اور فرحت انگیز زمانہ تھا کہ جب
مین اپنے خیالات کے اوراق کو
مثل الف لیلہ کے ورقون کے
مشرقی معاملات طلسمات اور
عجیب و غریب سامان عیش و عشرت
سے ہر لحظہ بھرا ہوا پاتی تھی اور ہر
شب کو مشرقی زندگی کے لذت
انگیز خواب بکثرت دیکھا کرتی تھی

جب کبھی مین مسٹر (اے) کے عالی
شان مکان اور پرشوکت ایوان
کا تصور کرتی تھی تو فوراً الحمرہ القصر
اور ہندوستان کے شاہی مجلسرائون
کا سما میری آنکھون کے سامنے گھوم
جاتا تھا اور اس خیال مسرت مالامال
سے ایک عجب طرح کی شگفتگی اور
فرحت میرے دل کو ہوتی تھی کہ
جسکا صحیح طور سے ظاہر کرنا الفاظ
کے ذریعہ سے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے
جب کبھی مجھے اپنی ساس نند اور
مسٹر (اے) کی دوسری عورت
قرابت مندون کا خیال آجاتا تھا
تو فوراً ہی نورجہان۔ زیب النسا
اور زبیدہ خاتون وغیرہ کی صورتین
دیدۂ تصور کے سامنے آکھڑی ہوتی
تھین۔ یہ وہی وقت تھا کہ جب
میرے کورٹ شپ کا لذت انگیز
زمانہ اوج پر پہنچ چکا تھا اور یہ بات
میرے قرابت مندون اور دوستون
پر تمام ہو چکی تھی کہ مین نے ایک

ہندوستانی رئیس زادے کی
بیوی بننا اپنے دل مین ٹھان لیا
تھا۔ اُس زمانہ مین میرے
عزیزون اور دوستون مین تمکو
یاد ہوگا دو متفرق خیال کے
لوگ تھے۔ ایک وہ جو بسبب
قومی۔ ملکی اور مذہبی تعصب کے
میرے اس مشرقی ازدواجی
تعلق کو نہایت غصہ اور حقارت
کی نظر سے دیکھتے تھے اور اپنے
غلط خیال کے مطابق میری
بدنصیبی پر بہت افسوس کرتے تھے
دوسری آزاد خیال انصاف
دوست اور نیک نیت جماعت
وہ تھی کہ جو میرے اس مشرقی
تعلق کو ایک حکیمانہ اور مدبّرانہ
نظر سے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی
تھی اور اپنی ہمدردی اور محبت
آمیز تحسین سے میرا جی بڑھا بڑھا کر
مجھے اپنی قسمت کے فیصلے پر ہر
روز اور زیادہ مضبوط ہونے مین

مدد دیتی تھی اور اسی جماعت کے
سردار ہونے کی عزت تمکو حاصل
تھی۔ لورڈ سالسبری کے تیرہ وقار
تعصب بار اور غلط خیالات کے
بنائے ہوئے خیالی کالے آدمی
(بلیک مین) کے ایک ہموطن سے
چونکہ میری شادی مقرر ہو چکی تھی
اس لیے متذکرۂ صدر جماعتون کے
اراکین مین اس مسئلہ پر ایسی
لمبی چوڑی بحثین ہوئی تھین کہ جو
مدت تک میرے عزیزون اور
دوستون کو یاد رہینگی۔ اِن مضامین
کی تمکو یاد دلانے سے میری یہ غرض
ہے کہ تم اُن پُرجوش اور مزیدار
امیدون اور امنگون کا صحیح اندازہ
کر سکو کہ جن سے مین اپنا دل اچھی
طرح بھر کر وطن سے چلی تھی۔

برنڈزی سے جہاز پر سوار
ہونے کے تھوڑے ہی وقت کے
بعد میرے ہمسفر انگلو انڈین کو میرا
اور مسٹر (اے) کا تعلق بخوبی

معلوم ہوگیا اور اوسکے بعد سے مین
نے ایک عجیب و غریب انقلاب
اونکی اداؤن برتاؤ اور اخلاق مین
اپنے ساتھ پایا کہ جن سے ہر لحظہ
بیجا تعصب شدید نفرت اور عداوت
درجے کی عداوت کی بو آتی تھی جیسا
کہ مین نے اوپر لکھا ہے ان مین اکثر
اشخاص نہایت جلیل القدر قابل
اور تجربہ کار تھے مگر باوجود اسکے
وہ اپنے خیالات کو بمشکل دبا اور
چھپا سکتے تھے اور اوسکا نتیجہ یہ
ہوا کہ جہاز پر بعض خاص خاص حلقون
مین ایک قسم کی اخلاق سوز اور
برہمی افگن سرگوشی کثرت سے
ہونے لگی اور مین بے قصور تین سو
غضب آلود نگاہون کی چاندماری
بن گئی۔ وہ معمولی اخلاق جو انگلستان
مین ہر ایک امیر اور حاکم ایک ادنی
کاشتکار کی عورت کے ساتھ بھی
خوشی سے جائز رکھتا ہے اوسکے
دس حصون کے ایک حصے کے

پانے کی بھی مستحق تمھاری بدنصیب
بہن اپنے ہموطنون کی ایک بڑی
معزز جماعت کے اکثر اشخاص کے
نزدیک نہ تھی۔ گو جہاز کے سفر کے
قاعدے کے مطابق کل چیزون
اور کل باتون مین میرا اور مسٹر
(اے) کا اوتنا ہی حصہ تھا جیسے
اور مسافرون کا مگر باوجود اسکے
بھی ہملوگ اون سے اس قدر
جی بھر کر فائدہ اور آرام نہین اُٹھا
سکتے تھے کیونکہ انگریز ہمسفرون
کے تیور اور رُخ دیکھکر ہملوگون کو
خود مصلحتاً اکثر مواقع پر اولنے
کنارہ کشی کی ضرورت مناسب
معلوم ہوتی تھی۔ اس تعصب اور
چھپی ہوئی نفرت اور غصہ کے
خیالات بہ نسبت اور انگریزون
کے زیادہ تر اینگلو انڈین عہدہ دارون
مین پائے جاتے تھے اور انگریز تجار
اور سیاح یہ لوگ ایک بے التفاتی
اور خفیف کشیدگی کی ادا مین عموماً

دکھاتے تھے۔ مگر دو چار نیک نفس
صاف باطن اور آزاد خیال لوگ
اون مین ایسے بھی تھے کہ جو میرے
ساتھ خفیہ طور پر بھی ہمدردی کرکے
مجھکو اپنی بھاری غلطی سے واقف
کیا چاہتے تھے۔ ہمارے ہمسفر
ہندوستانی رؤسا اور والیان
ملک چونکہ ہلوگون سے نہایت
محبت اور اخلاق سے پیش آتے
تھے اسکا اثر اینگلو انڈین مسافرون
پر اور بھی خراب پڑتا تھا اور وہ
اسکو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل مین
جلتے اور بدنما سرگوشیون اور
غضب آلود چشمکون سے اپنی
عالی ہمتی اور نیک نفسی کا اظہار
کرکے ہماری قوم کی مشہور آزاد
خیالی انصاف پسندی اور بے
تعصبی کی عظمت کو اون رؤسا
اور والیان ملک کے خیال مین
بڑھاتے تھے۔

تم یقین کرو کہ مین قریب
سولہ روز کے دل کی جگہ ایک
پکا ہوا نبل لیکر اس سفر مین جہان
پر رہی اور میرے ہموطنون کی
خلاف اُمید بدسلوکی اور بداخلاقی
کا بڑا صدمہ مسٹر (اے) کے دل
پر ہوا اور وہ مشکل سے ضبط کرنے
کی قدرت اپنے مین پاتے تھے۔ جہان
سے اُتر کر جب بمبئی مین ہم لوگ
ہوٹل مین آئے تو ہم لوگون کو ایک
بڑی روحانی تکلیف سے نجات
ملی۔ اور اس چند روزہ سفری
تجربہ نے مسٹر (اے) کی آنکھین
کھول دین۔ اور اونکی راے
مین اینگلو انڈین لوگون کی نسبت
ایک انقلاب عظیم واقع ہوا
امان جان کی خدمت مین تسلیم
فلارنس اور لوئی کو گلے سے لگاؤ
اور میری طرف سے بہت سا پیار کرو

راقمہ

تمھاری محبت سرشار صوفیہ

حسرت فرجام نامہ و پیام

پاگل پور

منحوس خانہ روڈ

تاریخ ۱۲- نومبر ۱۸۹۵ء

مائی ڈیر سیلینا-

مین نے پہلا خط تم کو ہندوستان مین آنکر بمبئی سے لکھا تھا- وہان مین کل دو روز رہی اور سرسری طور سے شہر کو بھی دیکھا کیونکہ یہ شہر بھی ہندوستان کے شہرون مین سے ایک مشہور شہر ہے یہان کی آبادی ایک خاص قسم کی ہے اور عمارتون کی ساخت بھی خاص ہے یہان مسلمانون کی آبادی بھی بہت ہے اور یہان کے مسلمان اکثر تجارت پیشہ ہین ہوٹل مین میرے میان کے بعض شناسا حضرات اونسے ملنے آئے تھے مگر معلوم نہین کس مصلحت سے اُنھون نے مجھ سے کسی کو نہین ملایا- اس شہر مین کہین ہم لوگون کی دعوت نہ ہوئی اور نہ کوئی اسٹیشن پر ہمکو رخصت کرنے آیا تھا- جہاز پر تو درجۂ اول (فرسٹ کلاس) کے کمرے مین آئے تھے اس سے میری یہ امید کچھ بیجا نہ تھی کہ ریل پر بھی اسی عزت و آرام سے سفر کرینگے- جب میرے میان نے ٹیکٹ خرید کر میرے ہاتھ مین دیا تو اوسپر سکنڈ کلاس لکھا دیکھکر مجھے تعجب اور افسوس ہوا اور جس خواب غفلت مین پڑی سوتی تھی اوس سے مین نے ذرا سی انگڑائی لیکر چشم نیم باز سے آیندہ کی پُر بہار قطار در قطار امیدون کی طرف دیکھا تو کچھ دُھندلا سا نظر آیا- خیر مین چُپ ہو رہی اور مسٹر اے کے ساتھ ایک دوسرے درجے کی گاڑی مین مع اپنے ضروری اسباب کے جا بیٹھی- میرے کمرے مین دو

ادھیڑ خوجہ کی قوم کے غیر مہذب اور
میلے تاجر تھے - سامنے کے بنچ پر
ایک بوڑھا اور بد باطن یہودی
اپنے کثیف لباس سے بیٹھا ہوا
تھا اور اوسکے جسم کے پسینے کی
بو کردسن کے تیل کی بو سے بھی
زیادہ تیز اور تند تھی - میری دامنی
جانب ایک پوروشین تھا کہ جسکے
جبہۂ حال سے شبینہ سیاہ مستی
کے آثار نمایان تھے - اور اُسکی
سانسون سے غیر منضم شراب کی بُو
ہوئی بو آتی تھی - اور وہ اس
فکر مین نظر آتا تھا کہ موقع پاکر پھر
پینا شروع کرے - وہ دونون
مسلمان تاجر کثرت سے پان
چباتے اور گاڑی کے اندر تھوکتے
چلے جاتے تھے اور اس طرح مُنھ
پھاڑ پھاڑ کر ڈکارین لیتے تھے کہ
صاف اونکے مُنھ پر دوزخ کے
پھاٹک کا دھوکا ہوتا تھا کسی
ملک کے ریل کے سفر کا ایک
تربیت یافتہ عورت کے لیے یہ کیسا ناخوشگوار
تجربہ ہو سکتا ہے - یہ لوگ قریب
ڈیڑھ دن کے ہملوگون کی بدنصیبی
سے ہم لوگون کے ساتھ رہے -
ابھی تک میرے میان نے
مجھ سے اپنے منصوبون کو میرے
رہنے سہنے کی نسبت کچھ نہین کہا
تھا اور مین اپنی نیک نیتی اور سادہ
مزاجی سے یہ سوچتی تھی کہ یہ اپنے
گھر لیکر مجھے اوتاریگے اور اسٹیشن پہ
ان کے عزیز و اقران میری
پذیرفتگاری بڑی دھوم دھام
سے کرینگے اور مجھے نئی دلھن کی
طرح گھر لے جائینگے - جبکہ ایسے
خیالات میرے دماغ مین قلابازیان
کھا رہے تھے اسوقت معلوم نہین
میرے میان کس سوچ مین تھے -
راہ مین ریل پر جو ہوٹل اور خوردنوش
کے کمرے ملے اُن مین بھی مجھے
سکنڈ ہی کلاس مین کھانا پینا پڑا -
اور وہان جس قسم اور تہذیب

اور لباس و پوشاک کے مسافر نظر
آئے اوس سے صاف معلوم ہوگیا
کہ اعلیٰ درجے کے لوگ صرف درجۂ
اوّل کے کمرون مین جاتے ہین۔
اسٹیشنون اور ریل کے متعلق
ہوٹلون مین مین نے دیکھا کہ لوگون
کی خاص توجہ میری اور میرے ہمراہی
کی طرف ہوتی تھی۔ اور اکثر ہندوستانی
ایک تعجب اور کسی قدر حیرت کی
ادا سے غیر مہذبانہ ادا سے میری
طرف گھورتے رہتے تھے۔ اور اکثر
میرے ساتھ ساتھ اسٹیشن کی ایک
جانب سے دوسری جانب تک
ایک حیرت افزا بدحواسی کی دھن
مین چلے جاتے تھے۔ بعض حضرات
ایسے بیتاب اور بے تکلف نظر آئے
کہ اونسے آخر رہا نہ گیا اور اُنھون
نے بڑھکر ہندوستانی زبان مین
میرے ہمراہی سے پوچھ ہی تو لیا کہ
مین کون بلا ہون۔ نہین معلوم
اس سوال کا جواب اونھون نے
کیا دیا ہوگا۔ مگر اونکے بشرے سے
غصہ اور ملال کے آثار پائے جاتے
تھے اور وہ بار بار آہستہ آہستہ
دوزخی ملک دوزخی ملک کہہ کر
دانت پیستے تھے۔
منگل کے دن آدھی رات
ڈھلے پاگلپور اسٹیشن مین ہملوگ
پہنچے۔ اسٹیشن مین اوسوقت
ایک ہو کا عالم تھا۔ سوائے چند
ضروری اہلکاران ریل اور چند
خستہ حال مسافرون کے وہان
کوئی نہ تھا۔ روشنی بھی اکثر جگہہ
کی بجھی ہوئی تھی۔ مشکل سے قلیون
نے ایک سکنڈ کلاس کی ٹھیکہ
گاڑی کا بندوبست کیا۔ اور ہملوگ
اوسپر سوار ہوکر ایک ایسے مکان
مین گئے کہ جو باہر سے بالکل ویرانہ
معلوم ہوتا تھا اور جس کو یہان کے
اینگلو انڈین محاورے مین ڈاک
بنگلہ کہتے ہین۔ وہان کھانے کی
کوئی چیز تیار نہین ملی۔ اور ہملوگ

جو کچھ کہ ریل پر کھا کر آئے تھے اوسی
پر اکتفا کرنا پڑا۔
اوس رات کو پہلے پہل مجھے
مسٹراے سے یہ بات معلوم ہوئی
کہ اونکا خاندانی مکان سویز کے
علاقے مین کسی تاریخی اور پر فضا
بستی مین ہے۔ اور اونکے خاندان
کے اکثر ممبر شہر جونگیر مین بھی مقیم ہین
مگر اونکے اعزا اور اقارب اس
شدت سے متعصب اور کٹے
مسلمان ہین کہ اگر اونکو یکایک
میرے تعلق کا حال مسٹراے سے
معلوم ہوجائیگا تو سیکڑون
طرح کی دقتین پڑجائینگی اور
ایسے مشکلات پیش آجائینگے کہ
جنکا رفع کرنا غیر ممکن ہوگا اس لیے
مصلحت یہ ٹھہری کہ چند روز کے
لیے مین ایک مکان مین نرالا سا
مقام دیکھکر شہر پاگل پور مین ٹھہر
جاؤن اور رفتہ رفتہ مسٹراے
اور اونکے احباب مناسب تدابیر
اس غرض سے عمل مین لائین کہ میری
مخالفت اور عداوت پر میرے
سسرالی قرابت مند آمادہ نہ ہون
اور میرا اعلان کے ساتھ مسٹراے
کے ساتھ رہنا سہنا ممکن ہو۔ یہ مضامین
سنکر میرے تو رہے سہے باقی ہوش
بھی اُڑ گئے اور مین نے اپنے کو
ایک عجیب ناپیدا کنار تردد اور
غم کے دریا مین ڈوبا ہوا پایا۔
خلاصہ یہ کہ دوسرے ہی روز
ایک مکان بھی ٹھہر گیا اور مین
ڈاک بنگلے سے وہان گئی۔ اُس
روز پہلے پہل مجھ سے دو نوجوان
شریف صورت مسلمانون سے
بھی ملاقات ہوئی۔ یہ دونون صبح
کو مسٹراے سے ملنے آئے تھے
اور قرینہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اونکے
دوست اور رازدار تھے۔ مجھے
میرے میان نے اون لوگون سے
ملایا۔ اور اونکی شرافت۔ لیاقت
اور محبت کی بڑی تعریفین کین۔

یہ دونون نیم انگریزی اور نیم ہندوستانی
لباس مین تھے۔ اور انگریزی بولتے
تھے۔ اونکے انداز اور اخلاق سے
یہ بھی ظاہر تھا کہ شاید میرے قبل
اون کو کسی یوروپین لیڈی سے
ملنے کی عزت نہین حاصل ہوئی
تھی۔ کیونکہ دونون ہر اخلاق
کرنے اور خاطر و مدارات کے
صفائی سے برتنے مین قاصر تھے۔
خلاصہ یہ کہ یہ لوگ مجھے ساتھ
لیکر اوس نئے مکان مین گئے۔
وہان اوس وقت مسافرانہ
ضروری سامان تھے اور اس کی
بہت معذرت میرے میان کے
دوستون نے کی اور کہا کہ اکثر
مہذب سامان آسایش اور اسباب
وغیرہ اوس شہر مین جلد میسر نہین
ہو سکتے خیر مین نے اسی کو غنیمت
جانا کہ تنہائی مین دو یار و مددگار
بلکہ غمگسار ملے۔

دوسرے روز تک اوس
مکان مین اور بھی کل سامان آسایش
کا ہو گیا اور نوکر چاکر۔ بہرہ۔ خانسامان
باورچی۔ مشعلچی۔ مہتر وغیرہ سب
آ گئے اور مین کسی قدر اطمینان سے
اس مکان مین رہنے لگی۔

مسٹر اے اپنے عزیزون اور
دوستون سے ملنے کے لیے پہلے
اپنے گھر گئے اور وہان سے لوٹ کر
مقام چونگیر مین پھر آئے۔ وہان بھی
شاید وہ زیادہ نہ رہے کیونکہ میری
تنہائی کا خیال اونکو ضرور ستاتا ہوگا
اس مکان مین میرے لیے جو سامان
مہیا ہوا اس سے مشرقی امارت کی
تو کیا خاک بو آتی شاید دوسرے
اور تیسرے درجے کے انگریز اس
طرح پر اس ملک مین رہتے ہین۔
تم خیال کر سکتی ہو کہ بعد جہاز اور
ریل کے تجربون کے میرے دل پر
کیا گزرتا ہوگا اور کن کن حسرت بار
اور وحشت آثار تحقیقات کی کھڑکیان
میرے دل پر کھلتی ہون گی۔ اور

اب کیا کیا خواب پریشان مین
روز دیکھتی ہونگی - مگر ان تمام
سامان بے اطمینانی و تردد کے ساتھ
بھی مین استقلال اور تحمل سے
کام لے رہی ہون - اور تمام قسم
کی واقعی اور خیالی مشکلات اور تکالیف
کی تسکین مین مسٹر اے کی محبت سے
کر رہی ہون - معلوم نہین آیندہ
کیا سامان اس ملک مین پیش آئین
اور نئے واقعات کے کیا کیا
گل کھلین -

مین امید کرتی ہون کہ دوسرے
میل مین تم کو ایک مطول محبت
نامہ لکھون اور مین خیال کر سکتی
ہون کہ اوس کا تم کو کس قدر
انتظار ہوگا - خدا حافظ -

تمھاری
صوفیہ

مولنا آزاد کا خمارستان کا سفر

خمارستان کے تہذیب یافتہ مدیکون کی تجارت کے جلسے کا

سالانہ ڈنر

(روئداد)

حاضرین نکبت قرین

مسٹر پنک الدولہ - چیرمین -
چمکی الملک - گورنر صوبۂ تریاک آباد
مرزا خمار بیگ - راقم فوجدار گرٹ
میر مہر وخان - منڈالین ہانگ کانگ
سید بانبو جنگ - کمانڈر انچیف افواج مغفورہ
دھواندھار خان - انسپکٹر جنرل -
چانڈو خانجات -

مسٹر پنک الدولہ - حضرات
مین اپنے پلے درجے کی خوش نصیبی
اور افتخار کا باعث اس کو سمجھتا
ہون کہ آج میرے نصیب سے عزت بخش

خدمت ہوئی کہ مین آپ صاحبون
سے اپنے اُس شاہنشاہ آفتاب
نسب۔ عادل۔ انصاف گستر پُرقوت
ذی شوکت۔ اور پُر ہیبت کے جام
صحت و تندرستی کے پینے کی استدعا
کرتا ہون جسکے عہدِ انصاف مہد مین
ہم لوگ کالی ناگن کو بے تکلف نگل
جاتے ہین اور وہ بدذات اور فتنہ گر
ہم لوگون کو ڈسنے اور آزار پہنچانے
کی ہمت نہین کرسکتی۔ میرے ہاتھ
مین اس وقت اُس عالی قدر بادشاہ
کا جام صحت ہے جس کی رعیت سے
بڑھ کر کسی کی رعیت منکسر المزاج
نرم طبیعت اور تہذیب یافتہ نہین
اور جس کی نیک نیتی اور پاک طینتی
کی برکت سے افیون کی سی مفید۔
نفس کُش۔ اور مفرح چیز ہم لوگون کے
استعمال مین ہے جس نے ساری
دنیا کے لوگون سے زیادہ آرام اور
تسکین اور راحت اور بے خلش
طور سے زندگی بسر کرنے کا سامان
ہم لوگون کے واسطے مہیا کردیا ہے
اور جس کی بدولت قوم حکمران نے
ہم لوگون کی جیب کا لاکھون روپیہ
پایا ہے۔ (چیرس)۔ یہ اُسی متبرک
چیز کی برکت ہے کہ ہمارے ملک
کے لوگون نے آج تک بجز اُسکی
یاقوتی رنگت کے خون کی رنگت
تک کبھی خواب مین نہین دیکھی۔
اور یہ اُسی کی کرامت ہے کہ صدہا
سال سے ہمارے کان بجز سامغہ نواز
آواز بانبو کے توپ و بندوق کی
وحشت انگیز اور ہیبت ناک اور
عافیت سوز آواز سے آشنا نہین
(چیرس) یہ اُسی پری کا جلوہ ہے۔
جس کا تصور ۱۲ بجے دن تک ہم
لوگون کو آنکھ نہین کھولنے دیتا۔
اور یہ اُسی حور کا عشوہ ہے جس نے
ہمکو ساری دنیا کی شیطانی اور نفسانی
ہوسون۔ لذتون اور خواہشون سے
بے نیاز کردیا ہے۔ یہ رحم دلی کا مادہ
ہماری قوم مین اُسی کا خاص عطیہ ہے کہ

ترکون کے بہادرانہ طور سے لڑنے
مرنے کا تذکرہ سُنکر دو دو دن تک
ہم لوگون کے ہوش پرّان رہتے ہین
اور یہ اُسی کی بخشی ہوئی بہادری کی
نعمت ہے۔ کہ ہمارے ہم وطن تالیے
کی آواز پر دست بقبضہ ہوجاتے ہین۔
(چیرس) ہم لوگون کا عمدہ بریچ لوڈر مسٹر
فم ہوم کا ایجادی بانبو ہے۔ جس کا
دھوان خطے کے خطے کو جلادے۔
اور اقلیم کی اقلیم کو خاک مین ملادے۔
ہماری مدک کا چھوٹا چشم دوربین
کے لیے مٹروئیوز کا گولا ہے۔ اور
کون آج تک اُس کی چوٹ کھاکر
سنبھلا ہے۔ (چیرس)
ہم لوگون کا خیالی جنگی جہاز ایسا
ہے جو ہمارے چین کے سمندر سے
ایک منٹ مین بحر اسود کی موجون
پر برق کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اور
ہماری پینک کی ریل گاڑی ایسی
ہے کہ ایک لمحے مین ہزارون
سمندرون اور لاکھون پہاڑون کو
طے کرتی ہے۔ اب ہمارے ملک
مین بھی افیون کی کاشتکاری سرکاری
طور سے جاری ہوگئی ہے۔ کیونکہ
ہمارا سارا ملک اُسکا محتاج ہے۔
اور اب وہ زمان مسرت نشان
قریب ہے۔ کہ ہم لوگونکا کرورون
روپیہ ہمارے ہی ملک مین رہے گا
اور ہملوگ مالوے اور بہار کے
بار عظیم سے دائمی طور سے سبکدوش
ہوجائین گے۔ (چیرس)۔ عام تجارت
کی بھی ایسی ترقی ہمارے ملک مین
فضل الٰہی اور توجہ سلطانی سے
ہے جس کا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ تہذیب
اور علم بھی اندنون اوج پر ہے۔
کہ یوروپ والے بھی جس پر رشک
کرتے ہین۔ اور ایسے ایسے کامل پروفیسر
لوگ ہماری یونیورسٹی مین ہین جو
برسون مراقبے مین ستارے
اور بروج کا حال دریافت فرماتے

---

۱ ایک قسم کی بندوق کا نام ہے ۱۲ ۲ ایک قسم کی توپ کا نام ہے ۱۲ ۳ کسی فن کا اُستاد ۱۲

رہتے ہین۔ خلاصہ کلام ہر قسم کی
ترقیون سے ہمارا ملک چین اور
ممالک مفتوحۂ مغفوریہ مالا مال ہے۔
اور ہر فرقے اور ہر طبقے اور ہر درجے
کی رعایا مرفہ الحال ہے۔ اب ہم
جامِ صحت سلطانی کو نوش جان
کر جاتے ہین (چیرس)

بینڈ بجنے لگا ♫

کھو دیا حسن بیک نے ستم ایجاد ونکا
اُڑ گیا رنگ دھوان بن کے پریزاد ونکا

مرزا خمار بیگ۔ راقم فوجو گرٹ
یور ایکسلنسی جنٹلمن اینڈ لیڈیز۔
میری قسمت مین آج ایسا مشکل سبق
پڑا ہے جس کے قابل حاشا اپنے
کو تصور نہین کرتا۔ اور کبھی مجھکو
اسکی امید نہین کہ مین اپنی آجکی
اس عظیم خدمت کو پوری طرح سے
اور نیک طور سے انجام دے کر
سُرخ رو اس جلسے سے نکل جاونگا
میری دلی مسرت اور بڑی عزت
کی یہ بات ہے کہ میرے سپرد
اُس جلیل القدر مہمان کا ٹوسٹ[۱]
ہوا ہے۔ جو آج اتنے بڑے صوبے
کا گورنر ہے اور جس کے قلم کی نوک
پر ہم لوگون کے اقبال و ادبار کا
دار و مدار ہے۔ مجھکو فقط اس کی
مسرت نہین ہے کہ میرے سپرد
ایسے عالی جاہ اور بے مثل عہدہ دار
کا ٹوسٹ ہوا ہے۔ بلکہ اسکے ساتھ
وہ قلبی شادمانی بھی ضم ہے کہ مین
اپنی خوش نصیبی سے گورنر ممدوح کا
ذاتی دوست بھی ہون۔ اور اکثر
مین نے لڑکپن مین اپنی ولایت
کی چراگاہون مین اُن کے ساتھ
چھوٹے چھوٹے سور کے خوشنما
اور خوش رفتار اور نیک اطوار
بچون کو چرایا تھا۔ جب کہ مین اور
وہ گم نامی کے سمندر مین ڈوبے
ہوے تھے۔ اُس وقت اس الیان
رفیع الشان کے دیکھنے اور عام
لوگون کے سامنے اس حیثیت سے

[۱] جام ست ۱۲

پیش ہونے کا تصور تک مجھکو نہین
تھا۔ اپنے معزز دوست کی ذاتی
صفتون کا بیان کرنا یہان تحصیل
حاصل ہے۔ کیونکہ آپ لوگ بھی
اُنکے ذاتی دوست ہین۔ اور اُنکے
خلق وسیع۔ سلیم الطبعی۔ تحمل۔
مہمان نوازی۔ ہمدردی۔ اور نیک
نفسی کا مزہ چکھے ہوے ہین۔ اس
لیے ضرور ہے کہ مین اُن کی قدرت
انتظام ملکی۔ اور اُسکے عمدہ نتیجون کی
طرف رجوع کرون۔ اور مشتے نمونہ
از خروارے آپ لوگون کو سُناؤن
جو صفائی اور رونق کہ سررشتۂ
آب کاری کی اِن کے زمان حکومت
مین ہوئی ہے ایسی کبھی آج تک
دیکھی نہین گئی تھی۔ اور صرف شراب
افیون کی تجارت کو ترقی دینے سے
اس قلیل عرصے مین تہذیب اور
علم ایسا شائع ہوا ہے کہ ہر کوچہ بازار
مین شراب خانے اور مدک خانے
کثرت سے نظر آتے ہین۔ اور اُن کے
دیکھنے سے نیک نیت آدمیون کی
آنکھون کو بڑا آرام ملتا ہے تنکس
کی تلخ گولی کو مصلحت ملکی اور خزانۂ
خالی کے خیال سے حکمت عملی کی
مصری مین ملا کر اس چالاکی سے
اُنھون نے ہم لوگون کو کھلا دیا ہے
جس طرح لڑکون کو دوائے تلخ شہد
ملا کر کیک پیکن اور کنٹن[۱] مین اس
لطف کے ساتھ تنکس جاری ہوا تھا
اس دوا کا ایسا اثر لوگون پر ہوا
ہے کہ ہزارون آدمی روزانہ خون
تھوک تھوک کر اس خارستان کو
گلستان بنا رہے ہین۔ یہ اُنھین کی
گرامی کونسل اور قانون خانہ ہے۔
جس نے ہم لوگون کو اس جنگلی ملک
مین ایسا محافظ صحت اور سرپرست
اطوار اخلاقی۔ قانون عطا کیا ہے۔
اور یہ ہماری ہی فوج کے تلنگے ہین
جن کے طفیل مین خارستان کے
اکثر شہرون اور کیمپون کے نوجوان

[۱] چین کے شہر ۱۲

ڈاکٹرون کی تائید سے بے نیاز ہوگئے
ہین۔ گو اس سے بظاہر چین کی دوا
کے تاجرون کا نقصان معلوم ہوتا
ہے مگر غور کرنے سے وہ نقصان
خفیف اس فائدہ عظیم کا مقابلہ
نہین کر سکتا۔ یہ بھی ہمارے عالی
مرتبہ دوست کی اعلیٰ درجے کی
سرگرمی اور عرق ریزی پر دال ہے
کہ ضلع خرابہ کے کوہی لوگون کی
زبان بھی اس سے آشنا ہوئی
اور اُنھون نے بھی مغربی تہذیب
کا مزہ چکھا۔ چیف کمشنر خرابہ کی
رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ
جب سے رم[1] کوان کوہستانی
ملکون مین مروج کیا گیا ہے۔ تب سے
سیکڑے مین بیس آدمی آگے سے
زیادہ قحط کی سختی اور خوف کو کم
کرنے کے لیے دارالبقا مین شمین
کرتے جاتے ہین۔ اس کا کامل
یقین ہے کہ ہمارے جلیل القدر

[1] نام شراب ۱۲

دوست بعد انقضاے ایام خدمت
گورنری اس ملک کے جب کہ
سرسبزی اور کامیابی کا ہار گلے
مین ڈال کر اپنے وطن کو تشریف
لے جائین گے تو وہان بھی اپنے
ملک کے لیے پارلیمنٹ پیکن مین بڑا
بڑا کام کرین گے۔ اور ہوم گورنمنٹ
کی تحویل مین جتنے اعلیٰ درجے کے
تمغے اور خطاب ہین یہ سب لے
لین گے۔ حاضرین نے بڑے تپاک
سے گورنر کا ٹوسٹ پیا۔ اور
بینڈ بجنے لگا۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی

چسکی الملک۔ (آنکھ ملتے ہوے)
ہمارے نامی گرامی لائق فائق دوست
مرزا خمار بیگ صاحب نے مجھے
ناچیز کی شان مین جو تحسین آمیز
کلمات کہ غایت شفقت سے
اس برگزیدہ موقع پر فرمائے ہین۔
اُس کی مین جہان تک قدر کرون

بجا ہے۔ اور اس لیے مین اُن کا
جس قدر ممنون ہون روا ہے۔
مین حاشا اپنے کو اُن تعریفون کا
سچا مستحق نہین سمجھتا ہون جسکا
تاج اُنھون نے میرے ناسزاوار
سر کو پہنایا ہے۔ مگر وہ کرتے تو
کیا کرتے۔ کیونکہ اس قسم کے
جلسون کی اصل غرض ہی یہی ہے
کہ ایک دوسرے کی تعریف مین
نغمہ سنج ہو اور جہانتک مبالغہ
اس بارے مین ممکن ہو کیا جاے
چونکہ انسان بالطبع بعد بڑے
بڑے اہم کامون کے کرنے اور
انجام دینے کے صلے اور داد کا
خواہش مند ہوتا ہے۔ اس لیے
یہ عمدہ طریقہ باہمی مرحبا اور حبذا
کے مبادلے کا میری راے مین
نہایت مفید مطلب ہے۔

(چیرس) آج مین نے چودہ برس
کے بعد اس معزز جلسے مین اپنی
بغل مین اُس پرانے دوست کو دیکھا
جن کے زمان اڈیٹری مین فوجوگرٹ
نے خاطرخواہ ترقی پکڑی ہے۔ اور
بہت کچھ مدد گورنمنٹ تریاک آباد
کو در خصوص امورات ملکی کے دی ہے
میری حکومت اور انتظام ملکی نے
جو کچھ کامیابی اور عام پسندی
(گو وہ کیسی ہی کم کیون نہو) حاصل
کی ہے اسکی تعریف کے سننے سے
مجھے غایت درجے کی تسکین اور
شادمانی ہوتی ہے۔ اور واقعی
اس کامیابی کے سارے صلے
اور داد کا مین صرف مستحق نہین
ہون بلکہ اس کے بڑے حصے کے
مستحق ہمارے آنریبل ممبران
کونسل ہین جنھون نے اپنے
پختہ تجربے سے وقتاً فوقتاً
ہر سروقت مجھکو مدد دی ہے۔
اگر ایسے موقع مین اُن کی اعانت
اور امداد کو بھول جاؤن تو بڑی
احسان فراموشی ہوگی۔ اس وسیع
ملک کے پیچیدہ اور دقت انگیز

معاملات کا چارج جب کہ مین نے
۱۸۷۴ء مین اپنے گرامی دوست
لارڈ جیلی پونگ سے لیا تھا۔ اُسی
وقت سے عام پسند حکمت عملی کو
مین نے اپنی کارروائیون کا ہادی
بنایا۔ چنانچہ اُس کی طرف میرے قدیم
دوست نے اپنی تقریر جادو تاثیر
مین اشارہ کیا ہے۔ اس مملکت
کے انتظام کی باگ لیتے ہی مین نے
آبکاری کی طرف اپنی کامل توجہ
مبذول کی اور اس مین جو کچھ ترقی
ہوئی ہے اُس کا حال عام شفاخانون
یعنی شراب خانون اور چانڈو خانون
کی تعداد کے نقشون کی طرف دیکھنے
سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ افیون کا تجربہ
ہمارے ملک چین مین ساتھ کامیابی
کے ہو چکا تھا۔ اور اس لیے اُس پر
مجھے کامل بھروسا تھا۔ اور شراب
نے انگلستان کو جو فائدہ پہنچایا ہے
اُس سے میرا ذہن خالی نہ رہا۔ بارے
الحمد للہ کہ ان دونون چیزون کے
شائع کرنے اور پھیلانے سے خاطر
خواہ عمدہ اور زود اثر ثمرہ ملا۔ افیون
نے یک قلم خونریزی۔ ڈاکے۔
بغاوت اور خانہ جنگیون کا انسداد
کر دیا۔ اور شراب نے تجارت کو
چمکایا۔ نحیف القویٰ آدمیون کو
ہر قسم کی محنت کرنے کی طاقت بخشی
عہدہ داران فوجداری کے
فائلوں کو بھاری کیا۔ کونسلیون کے
جیب و دامن بھر دئے۔ گورکنون
کی تعداد بڑھا دی۔ آیندہ قحط کا
کامل طور سے انسداد کیا۔ اور فروغ
علم و تہذیب مغربی سے اس وحشی
ملک کے لوگون کے دل و دماغ
کو نورانی بنا دیا۔ کوہی لوگ اکثر مضر
اور زہریلی اشیاے منشیہ کا
استعمال کر کے جان دیتے تھے
اس لیے ہمارے بورڈ کے بیدار
مغز اور سرگرم افسرون نے حسب
ہدایت ہماری روشن راے

گورنمنٹ کے کوہی قومون کو رم سے
رام کیا۔ اور اُن کی زبان کو مغربی
تہذیب کا مزہ چکھایا۔ اب یہ لوگ
خرابے کی ترائی مین تجارت کرنے
آتے ہین اور مین نے سُنا ہے کہ
حد سے زیادہ رم کو پسند کرتے
ہین۔ اور اب اُن مین خونریزی بھی
کم ہوگئی ہے۔ اور وہ لوگ دن بدن
پوس مانتے جاتے ہین۔ فقط افیون
اور شراب سے علمی۔ اخلاقی۔ اور
تجارتی ترقی ہی نہین ہوئی بلکہ آیندہ
کے لیے بلاے قحط کا شایستہ عنوان
سے انسداد ہوگیا۔ اور ساتھ اُس
کے عمدہ اصول بیک کرشمہ دو کار
سے خزانۂ شاہی بھی مالا مال ہوگیا۔
اور گورنمنٹ فنفوریہ کے دوالا نکلنے
کا خوف جاتا رہا۔ ۱۴۔ آئین کی نسبت
پہلے دیسی اخبارون نے بہت
کچھ ناجائز شور و غوغا مچایا تھا۔
مگر اب اُس کے فوائد ستارون
بلکہ آفتاب کی روشنی کی طرح ملکی
لوگون کو نظر آنے لگے۔ اور بعد
اتنی مدت کے اُنھون نے
یہ جانا اور مانا کہ مان حفظ صحت
حامۂ خلائق اور سرپرستی اطوار
اخلاقی خلق اللہ کے لیے یہ قانون
کیسی مجرب اور مفید اور پُراثر دوا
ہے۔ چانڈوخانے اور مدک خانے
اور شراب خانے بے شک شفاخانے
ہین۔ کیونکہ ایک بڑے حکیم نے
افیون کی نسبت کہا ہے۔ ع

خود مرض وجملہ مرض را دوا

اور اگر اس مفید اور نفس کش چیز کے
ہزارون فائدون سے کوئی
واقف ہوا چاہے۔ تو مین اُسکے
خیال کو پروفیسر ہینگ پو کے
مشہور افیون نامے کی طرف
رجوع کرون گا۔ اور شراب کے
فوائد کے ثبوت کے لیے دلیل لانے
کی ضرورت کیا ہے۔ صرف انگلستان
کی روز افزون ترقی کی طرف اُنگلی
سے بتا دینا کافی ہے۔ (چیرس)

چونکہ اکثر قائم مقامان فغفوریہ کو
اس کا بہت کم موقع ہاتھ آتا ہے
کہ اپنی پینکی اور مدکی گورنمنٹ کے
خیالات کو اُسکے ممالک محروسہ
کی رعایا کے سامنے اُس کی اصلی
ہیئت اور قوت سے پیش کر سکے
اس لیے مین اس نایاب موقع کو
بغیر دو ایک لفظ در خصوص امورات
تمدن کے کہے ہاتھ سے جانے
نہ دون گا۔ (سُنو سُنو کی آہستہ آواز)
اخبار ایک عمدہ مشیر اراکین سلطنت
کا ہی اور ایک نیک نیت تہذیب یافتہ
گورنمنٹ اور ایک نیک طینت
اور سخن شناس رعایا کو بہت کچھ
فائدہ مل سکتا ہے۔ اور ویسے ہی
اِس کے ذریعے سے انواع واقسام
کی مشکلین بھی انتظام سلطنت مین
واقع ہو سکتی ہین۔ اور یہ بغاوت
اور فتنہ و فساد کا ایک تیز ہتیار بھی
بنایا جا سکتا ہے۔ آج دنیا مین
ہمارے ملک چین سے زیادہ اخبار

کی آزادی کہین نہین ہے۔ مگر
ویسی آزادی خالی از مشکلات
نہین ہے۔ اور ویسی آزادی کو
ہماری مدکی گورنمنٹ ممالک محروسہ
کے لیے ناپسند کرتی ہے۔ اور
خمارستان کے نیم وحشی لوگون
کے حسب حال نہین جانتی ہمکو گون
کے ممالک محروسہ کے حسب حالات
موجودہ اخبار کی آزادی کے لیے
ایک حد قائم کر دی گئی ہے۔ اور
وہ حد اُسی وقت تک قائم رہ سکتی
ہے جب تک اخبار گورنمنٹ کی
بجا اور بیجا مصالح ملکی کی تعریف
کرے۔ جب تک اخبار ممالک
محروسہ کے باشندون کے حقوق
کے ثابت کرنے مین بے التفاتی
دکھاے جب تک اخبار ہر قسم
کے منحوس ٹکسون کو حسب الشفا
کہے۔ جب تک اخبار چین
منڈالیتون کی ہان مین ہان ملاتا
جاے۔ جب تک اخبار چاپلوسی

اور خوشامد ناجائز کے رنگ سے
اپنے مضمون کو رنگین رکھے جب
تک اخبار چینی لوگون کو بہشتی اور
دیسی لوگون کو دوزخی ثابت کئے
جاے۔ ہماری گورنمنٹ کی یہ بڑی
مسرت اور تشفی کا باعث ہے کہ
آج تک ہمارے چین کے اخبارونکا
لب ولہجہ بہت درست ہے۔ اور
اُنھون نے تا ایندم اُن بیش بہا
روغن قاز کی مشکیون اور پیپون کا
کہ جو اُن کو سرکار مفقورہ سے (گرایٹس)
یعنے بلا قیمت ملتے ہین ایسی اچھی طرح
سے استعمال کیا۔ کہ اڈیٹران
ماہتاب نسب کے ہاتھون مین
وفاداری۔ جان نثاری سلطان
پرستی۔ اور ایمان داری۔ کے
گھٹنے پڑ پڑ گئے ہین (چیرس) مگر دیسی
خمارستانی اخبارون کی حالت کے
دیکھنے سے ابھی تک غایت درجہ
کی حسرت ہوتی ہے۔ کیونکہ اُن پر
کُلُّ یَوْمٍ ہُوَ فِیْ شَأْنٍ کی مثل صادق آتی ہے

اور اُن کو اب تک گورنمنٹ مغفورہ
کا منشا صاف طور سے معلوم نہین
ہوا اور وہ اسکو نہین جانتے کہ
لارڈ لینچی الٹانگی نے کس لیے اُس
(سُنو سُنو) ملک محروسہ کو پریس کی
آزادی دی ہے۔ مین دیکھتا ہون
کہ اُن کی نافرمان بردارانہ روش
آیندہ ان کی ترقیون کی بیخ کنی
کرگی۔ اُن کو لازم ہے کہ اپنے من
اور تجربہ کار چینی اڈیٹر بھائیون سے
اخبار نویسی کی معزز نگالی کے پکڑنے
کا اصول وانداز وطرز سیکھین اور
جو آزادی کہ اُن کو دی گئی ہے۔
اُس کا بُرا استعمال نہ کرین۔ اس
موقع پر اُن چند خاص دیسی اخبارونکا
بھول جانا اور ذکر نہ کرنا بھی بڑی
بے انصافی ہوگی جنھون نے گورنمنٹ
چین کی غرض اصلی کو پہلے ہی سے
سمجھ کر اپنے اخبارون کو روسی
اخبارون کا پردا نہ دیدیا ہے اور
آج تک اپنے چینی بھائیون کے ساتھ

گورنمنٹ کو راضی رکھنے اور مدد دینے
اور خوش کرنے مین گوش بگوش اور دوش
بدوش چلے ہین۔ (حیرس) ان کی
حسن کارگزاری کی طرف سے کبھی
گورنمنٹ غفوری غافل نہین ہے
اور یہ اُسی حُسن کارگزاری کا صلہ ہے
کہ ان کو ۱۸۵۷ عیسوی سے روغن
مذکور کی مٹکیان ملنے لگی ہین اور اُنھون
نے اُس بیش قیمت روغن کو گورنمنٹ
کی عمدہ اور نیک حکمت عملی پر اس
زور شور اور جوش و خروش سے
ملا ہے کہ اُن کے ہاتھ مین آپ سے نکل
آئے ہین۔ اور مجھکو امید کامل ہے
کہ مین قلیل عرصے مین اُن کے ہاتھون
مین بھی سلطان پرستی۔ وفاداری۔
اور جان نثاری کے زشت و درشت
گھٹے دیکھون گا۔ ٹکس کی تلخ گولی کے
کھلانے مین مجھے بھی واقعی بڑی دقت
ہوئی ہے۔ اور یہان کی رعیت جو
بدمزاج لڑکون سے تشبیہ دی جا
سکتی ہے بسبب غیر مہذب ہونے
کے اس کے نگلنے مین بہت کچھ
شرارت کرتی ہے۔ مگر بمدد ممبران
گرامی کونسل مین اُس خزانے کو
صحت کی حالت مین لانے والی
گولی کے کھلانے مین کامیاب ہوا
اور اب ہماری گولی رعایا کے معدے
مین فعل کر رہی ہے۔ اور بہت جلد
اُن کو ہضم ہونے والی ہے۔
بعض صاحبون کی یہ دلیل کہ
ہوم ملیٹری خرچ کو کم کر دیا جاے
تو ٹکس قحط کی ضرورت جاتی رہے
کیونکہ بے انتہا روپیہ خمارستان کا
چینی مدکیون کے چھیٹون کے ساتھ
اُڑ جاتا ہے محض بے کار ہے۔
کوئی اس کو غور نہین کرتا کہ اگر
دلاوران چین اس ملک کی
حفاظت نہ کرتے تو کیا ملک
اجنبی دشمنون اور اندرونی بغاوت
کے صدمون سے محفوظ رہ سکتا۔
ابھی تک خمارستانی فوج اس قدر
لائق اور تربیت یافتہ نہین ہوئی کہ

ان پر تخیۂ کامل کیا جاسے اور یہ
باہر کے دشمن کی فوج سے لڑائی
کرسکین۔ گو متعدد چانڈ دخانے
جو ہمارے ہینی انجینیرون کے بنائے
ہوئے حصار ہین مختلف مقامات
ملک مین بنائے گئے ہین۔ اور وہان
چینی رجمنٹین رہتی ہین۔ مگر ابھی تک
اُس کثرت سے یہ خیالی قلعے نہین
بنائے گئے کہ چینی فوج کا پیکن سے
منگوانا موقوف ہوسکے۔ اور
ہوم ملیٹری کا خرچ گھٹایا جاسکے
جیسا کہ میرے دوست نے کہا ہے
مین بھی امید کرتا ہون کہ بعد مراجعت
وطن مین کبھی خمارستان کو (جہان
میری عمر کا بڑا حصہ گزرا ہے) نہین
بھولون گا۔ اور میری توجہ کے کنار
عاطفت مین خمارستانی معاملات
خدا نے چاہا تو سب سے پہلے جگہ
پائین گے۔ اس تقریر کے ختم
کرتے وقت ضرور ہے۔ کہ مین آپ
صاحبون سے معافی چاہون
کیونکہ مین نے دیر تک حاضرین کو
تکلیف دی ہے۔

بینڈ باجا بجنے لگا۔ ع

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

راقم

آزاد

فبروری ۱۸۷۸ عیسوی

مولنا آزاد کا ولایت کا شوق

ولایت کا شوق

جناب مولنا قبلۃ الایمان صاحب
اور اُن کے فرزند رشید مرزا تہذیب
بیگ صاحب کا مکالمہ۔

(ق) آج کالج نہین گئے۔ کیا آج
کالج بند ہے؟

(م) نہین کالج تو کھلا ہے مگر مین نے
پرنسپل کو عرضی بھیجدی ہے۔

(ق) آخر کیون پڑھنے لکھنے کی
طرف سے دل اُچاٹ کیون ہوتا جاتا ہے

ایک روز کے ناغہ ہونے سے ایک
مہینے تک لڑکے کو وحشت رہتی ہے
اگرچہ مین نے (خدانخواستہ) کسی
اسکول مین نہین پڑھا مگر آخر اٹھارہ
برس تک طالب العلمی تو کی ہے اور
طریق تعلیم اور اُس کے حسن و قبح
سے تو واقف ہون۔

(م) میرا آج کالج نجانا بدشوقی سے
نہین ہے۔ بلکہ آج حضور مین ایک
نہایت ضروری گزارش کرنا ہے
جس کے لیے تنہائی درکار تھی۔

(ق) ماشاء اللہ کیا وقت نکالا ہے
کہ جب مین اکثر قیلولے مین ہوتا ہون

(م) بہت مناسب اگر حضور کے
آرام مین فتور کا گمان ہو تو دوسرے
وقت پر ملتوی رکھون۔

(ق) چہ خوش! تاکہ دوسرے روز
بھی آپ کالج سے غائب رہین خیر
اگر تکلیف ہوگی تو مجھکو ہوگی تم کو
جو کچھ کہنا ہو کہو مین پوری توجہ سے
سُننے کو تیار ہون۔ فرمائیے۔

(م) (غالیچے کے قریب دوزانو بیٹھکر)
عرض کرتا ہون۔

(ق) ہان تو پھر جو کہنا ہو صاف صاف
کہو مین سنون تو سہی۔

(م) آپ تو مجھے بدشوق جانتے ہین
مگر مجھے رات دن اس کی فکر ہے کہ
کس طرح سے میری تعلیم اعلیٰ درجے
کی ہوگی اور کیونکر مین دنیا مین عزت
اور آبرو اور نام و نشان پیدا
کرسکون گا۔ سب سے زیادہ مجھے
اپنی تعلیم کا خیال ہے۔ جس کے
ناقص اور ناتمام رہنے سے مین ہمیشہ
دنیا مین ذلیل و خوار ہون گا۔

(ق) خیر معلوم ہوگیا مطلب سعدی
دیگر است اب تمھارے دماغ مین
بھی اُس مالیخولیا کا مادہ موجود ہوگیا
ہے جس نے بہت سے نوجوان
مسلمانون کو آج کل خراب اور
تباہ کردیا ہے اور بہت سے کندۂ
دوزخ بن چکے ہین۔

(م) اے حضور میری گزارش پہلے

سُن لی جاے پھر جو کچھ خیال مبارک
مین آئے ارشاد ہو۔

(ق) کیا خوب تانت باجی راگ بوجھا
آپ صرف گٹ پٹ انگریزی پڑھ کر
مجھے فقرہ دیا چاہتے ہین۔ ارے
میان یہ وہ خیال ہے جو سلّم اور
شفا اور اشارات کے اوراق کے
اندر سرگرم سیر رہتا ہے۔ یہ تمھارے
آلوخوربیکن اور ہملٹن کا خیال نہین
کہ ایک موٹی سی بات کے بیان کرنے
اور سمجھانے مین جزو کے جزو سیاہ
اور پھر بھی مسئلہ لاینحل کا لاینحل۔

(م) حضور میرے مطلب کے سمجھنے
کے قبل ہی اپنی قوت متخیلہ کے زور
سے ایک خیالی بات کو اپنے
ذہن مین جگہہ دے کر مجھے برافروختہ
ہو گئے یہ تو سراسر انصاف کے خلاف
ہے اور بھلا میری یہ مجال ہے کہ
حضور سے کسی دوسری قسم کی بات
کرون۔

(ق) نہین نہین تمھاری تمہید سے
یو آتی ہے کہ تمھارا دماغ گندہ اور
پراگندہ ہو گیا ہے۔ اور تم یہ سمجھتے
ہو کہ باوجود ہزارون روپیہ خرچ
ہونے کے بھی تعلیم اچھی نہین ہوتی
کیون ہے نہ بات؟

(م) ہان البتہ اصل مطلب مین تو
شک نہین مگر عنوان بیان مین بڑا
فرق ہے جس سے میرا مطلب بالکل
کچھ کا کچھ ہو گیا ایک طرح سے بالکل
الٹ پلٹ گیا۔

(ق) اُلٹا پلٹا! ارے میان جو علم
تحصیل کرتے ہو اُس کا اُصول ہی
الٹا پلٹا ہے پھر تمھارا مطلب کہان
سے مسلسل اور مربوط ہوا تنے بڑے
علم کے لیے چار ورق کا قاعدہ وہ
بھی ایسا سٹریل اور غیر مسلسل کہ ہر
قاعدۂ کلیہ دس سطر کے بعد ٹوٹ
جاتا ہے۔ معقولات جس کے بغیر
انسان کی عقل کی صفائی غیر ممکن ہے
اور جو سارے علوم کی تحصیل کا بڑا
بکار آمد آلہ ہے اُسکا وجود تک انگریزی

مین نہین۔ اور سُنا ہے انگریزون کا
ایسا خیال ہے کہ معقولات کے پڑھنے
سے آدمی مجنون ہوجاتا ہے۔ ہان
یہ شاید انگریزی منطق کی تاثیر ہو تو
تعجب نہین۔ ہزارون اسکولی
لونڈے تو میری راے مین بیشک
دیوانے ہین۔

(م) حضور باتین کیا کرتے ہین گویا
سلّم کے کسی مشکل مقام کا درس دے
رہے ہین۔ اگر میری گزارش سُننا
منظور نہین تو صاف صاف فرمادیا
جاے تاکہ مین اپنے کسی اور شغل مین
مصروف ہون۔

(ق) یہ کس نے کہا کہ مجھے تم سے
بات کرنی منظور نہین مگر اُس کے
ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ مین تمھاری
ہر بات کا کامل اور معقول اور پورا
جواب دون۔ ہان کیا تمھارا مطلب
یہ ہے کہ تمھاری تعلیم زبان انگریزی
کے لیے مکالے اور ملٹن اور
بائی رن کی روح روز آیا کرے
اسکے سوا تو تمھارے خیالات کے
مطابق کوئی مشکل تمھاری عمدہ تعلیم
مین نظر نہین آتی۔

(م) بندے کے کلام سے کہین بھی
اس بات کی خواہش مترشح نہین
ہوتی کہ مین غیر ممکن اشکال اپنی تعلیم
کی سوچتا ہون۔ اور معلوم ہو تو حضور
کو کیون کر معلوم ہو کیون کہ ابتک
تو عرض مطلب کی فرصت ہی غلام
کو نہین ملی۔

(ق) اچھا کہو مگر صاف صاف اور
سچ سچ کہو اور نئی روشنی کے پینچ
پانچ کو بالاے طاق رکھو کہ اب مین
ہمہ تن گوش ہون۔

(م) عرض یہ ہے کہ اب ہر روز
زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے اور دنیا کا
رنگ بدلتا چلا جاتا ہے۔ جو بات
کل تھی آج نہین جو کل ہوگی پرسون
نہین۔ میری تعلیم مین حضور کی طرف
سے کسی قسم کی بے توجہی اور سہلوتی
نہین ہوتی بلکہ حضور نے بڑی

سپرچشپی سے میری تعلیم کا خرچ
دیا ہے اور ہندوستان مین جس
قسم کی عمدہ تعلیم کا سامان موجود
ہے وہ مین پارہا ہون۔ مین نے
انٹرنس کا امتحان پاس کیا اب کی
سال انشاء اللہ اف۔ اے۔ بھی
دون گا مگر مین سوچتا ہون۔ بی۔ اے
یا ایم۔ اے۔ بھی ہو گیا تو کون سی
بڑی بات ہوئی اور کیا خصوصیت
حاصل ہوئی کیونکہ آج کل گلی گلی
بی۔ اے اور ام۔ اے مارے
مارے پھرتے ہین کوئی پوچھتا
تک نہین۔ بی۔ اے۔ ہیڈ کانسٹبل
ہین۔ بی۔ اے۔ مُرمُرے کی دوکان
کرتے ہین۔ بی۔ اے کپڑے
دھوتے ہین۔

(ق) یہ تو کچھ فقط تمھارے ہی واسطے
نہین بلکہ مرگ انبوہ جشنے دارد کا
معاملہ ہے۔ طریق تعلیم کا نقص اور
تم لوگون کی بے توجہی اسکا سبب
ہے کہ یہ سب سامان ادبار انگریزی
کے علما کے لیے ہے۔ گورنمنٹ
کا بھی اس مین کچھ قصور نہین۔ گورنمنٹ
نوکری دے تو کتنون کو دے۔
ہر سال سیکڑون طلبا پاس کرکے
نکلتے ہین۔ پھر کس کس کو نوکری
دیجاے۔ اور سب پر طرّہ تو یہ ہے
کہ ان لوگون کو لیاقت ہی نہین
استعداد ہی نہین فقط طوطے کیطرح
چند کتابین رٹ لین امتحان دیدیا
اور پاس ہو گئے اور دو چار حروف
کی دُم نام کے ساتھ لگ گئی۔ لیاقت
کا یہ حال ہے کہ گھر کی چٹھی صحیح نہین
لکھی جاتی۔ تا بمعاملہ نگاری چہ رسد
اسکی پوری تصدیق خود تمھاری
لیاقت سے ہوتی ہے کہ نو برس
پڑھنے کے بعد بھی تم سے ایک
تحریر لکھی نہین جاتی۔ ایک صفحہ
کسی کتاب کا ترجمہ نہین ہو سکتا۔
ہم تو تمھارے سن مین شرح تہذیب
پر حاشیہ لکھتے تھے۔

(م) خدا حضور کو سلامت رکھے

اب مجھے گزارش کرنے کی ضرورت نہین جو کچھ مین عرض کرتا۔ اُسکو تو حضور ہی نے بڑی شرح وبسط اور شدومد سے بیان فرمادیا۔

(ق) نہین نہین مین نے جو کچھ کہا ایک ڈبل انگریز سے سُنا تھا تم کو لازم ہے کہ اپنا مطلب خود بیان کرو۔

(م) جیسا حضور نے فرمایا یہان کے طریق تعلیم کا نقص تو ظاہر ہے۔ اور یہان اور بھی دو چار برس اگر ہم اوقات ضائع کرین گے تو کیا ہوگا۔ اب ہندوستان مین انگریزی کی تحصیل بجز تضیع اوقات کے اور کچھ نہین ہے اور اسلیے بڑے بڑے لائق فائق اور عالی مرتبہ مسلمانون نے اپنے لڑکون کو ولایت بھیج دیا ہے اور ہر مہینے لوگ ولایت چلے جاتے ہین۔ اب ولایت کا سفر بھی نہایت سہل ہے اور خرچ بھی بہت کم۔ اس غلام کی بھی یہ خواہش ہے کہ اب ولایت جاے اور وہان جاکر تحصیل کرے مگر یہ تمنا بغیر حضور کی توجہ اور مرضی کے پوری نہین ہوسکتی۔

(ق) ولایت! تعلیم! اور نوجوان مسلمان! اُف اوہ اب عقدہ کھُلا کیون مین تو پہلے ہی تمھارے مطلب کو تاڑ گیا تھا اور میرے خیال مین یہ بات آچکی تھی کہ تمھارے دماغ مین جس مین بجز چونے اور گوبر کے اور کچھ نہین ہے وہی زہر آلود مالیخولیا کا مادہ سما گیا ہے۔

(م) حضور پہلے میری اس معقول گزارش کو غور کرین پھر جو خیال شریف مین آئے فرمائین۔ اور یون تو ناحق کا غصہ انصاف و خردمندی کے خلاف ہے۔

(ق) انصاف! خردمندی! اور غور! یہ بھی کوئی مشکل مسئلہ حکمت ہے کہ اسکے سمجھنے اور حل کرنے مین مجھے کسی قدر دقت

وقت کی ضرورت ہو۔ چھ برس ہوے
کہ مین نے اس مسئلۂ سفر ولایت
کو چھان بین کے رکھدیا ہے۔ اچھا
بیان کرو کہ سفر ولایت اور وہان
کی تحصیل انگریزی مین کیا کیا فوائد
ہین جو ہندوستان مین میسر نہین
ہان یاد رکھو میری خواہش یہ ہے
کہ تمھارا حوصلہ باقی نہ رہ جائے
اور تم یہ نہ سمجھو کہ مین اپنے جابرانہ
حکم سے تمھارے خیال غلط کو دبایا
چاہتا ہون بلکہ مین ہر بات کے
فیصل کرنے مین آزادانہ اور انصاف
مندانہ اور حکیمانہ مباحثہ کو پسند
کرتا ہون گو کیسا ہی ادنیٰ شخص
کیون نہو۔

(م) بے ادبی معاف ہو تو اس
خصوص مین اپنے خیالات و دلائل
عرض کرون۔

(ق) (مسکراکر) بسم اللہ۔

(م) ولایت مین جانے سے آدمی
سِوِل ہو سکتا ہے کونسلی بن سکتا ہے
اسکے سوا اور بھی بعض اعلیٰ درجے
کا علمی امتحان دے سکتا ہے۔ علم
معدنیات اور علم ریاضی بخوبی سیکھ
سکتا ہے۔ انگریزی کے فن ادب
مین کمال حاصل کر سکتا ہے۔ قدرت
تحریری و تقریری کامل درجے کی
ہوتی ہے۔ آزادی مزاج مین آجاتی
ہے۔ اطوار اخلاقی کی مرمت ہو جاتی
ہے۔ عالی ہمتی سے دماغ بھر جاتا ہے
صحت مین ترقی ہوتی ہے۔ تجربے
مین پختگی آتی ہے۔

(ق) خیر ولایت جانے کے فوائد
کی جو یہ لمبی چوڑی فہرست تم نے
دی اسمین سے تم نے کیا پسند
کیا ہے اور کس قسم کی تعلیم کے لیے
تم ولایت جانا چاہتے ہو؟

(م) مجھے چونکہ سرکاری نوکری پسند
نہین اور چونکہ آزادی کا عاشق ہون
اس لیے میری نیت یہ ہے کہ مین
کونسلی بنون اور پیشۂ وکالت کو
اختیار کرون اور ساتھ ہی اس کے

بحالت قیام لندن مین فن ادب
مین بھی اچھی دستگاہ بہم پہنچاؤن
(ق) وکالت کا امتحان کیا
ہندوستان مین نہین دے سکتے؟
عمدہ انگریزی کا یہان رہ کر سیکھنا
کچھ غیر ممکن ہے؟ کونسلی بنے سے
کیا کوئی پر سُرخاب لگ جاتا ہے؟
جو ولایت جاتا ہے وہ کیا علامہ
بن کر آتا ہے؟ کیا کسی نے ہندوستان
مین رہ کر وکالت مین فروغ نہین
پیدا کیا؟ کیا کسی وکیل نے لاکھ دو
لاکھ سال نہین کمایا؟ کیا تمھارے
خیال کے مطابق علم ادب کا جاننے
والا کوئی ایسا انگریزی دان نہین
جو ولایت نہ گیا ہو؟
(م) کونسلی سے اور وکیل سے
بڑا فرق ہے۔ ۶۔
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
یہان کا وکیل ہزار لائق ہو مگر کونسلی
کی سی ہمت کہان سے پائے گا
اور وہ آزادی کہان سے لائیگا۔

انگریزی جسکو کہتے ہین وہ بغیر ولایت
گئے آہی نہین سکتی۔ یون گٹ پٹ
بولنا اور سٹرپٹر لکھنا کس کو نہین آتا
کونسلی لوگ ججون اور مجسٹریٹون کو
دھمکا دیتے ہین۔ بھلا یہ بات وکیل
سے کہین ہوسکتی ہے۔ قانونی تعلیم
کی تکمیل بغیر لندن مین جا کر لکچر سُننے
ہوئے ممکن ہی نہین۔ یہان کے
وکلا کیا خاک قانون جانتے ہین۔
جو لوگ کہ ولایت سے آئے ہین
اُنکی انگریزی تقریر نہایت شستہ
اور اُنکی تحریر پختہ اور بامحاورہ
اور پرزور ہے۔ اب بھلا حضور
ہی خیال کرین یہ فوائد کیون کر
ہندوستان مین حاصل ہوسکتے
اور جو شخص ایسا خیال کرے یہ
اُس کی غلط فہمی ہے۔ ولایت
ولایت ہی ہے اور ہندوستان
ہندوستان ہی۔
(ق) (غصہ ہوکر اور ہاتھ نچوٹیک
کر) ہان تمھاری کرسٹانی کی تکمیل

باقی ہے اور تم اب تک باضابطہ
کرسٹان نہین بنائے گئے۔ گویا
تمھاری کرسٹانی مین دُم کی کسر ہے
اُس کی تکمیل کے لیے اسقدر دور
جانے کی ضرورت کیا ہے ہندوستان
مین بھی سیکڑون گرجے ہزارون
مشن اسکول ہین۔ وہان بھی یہ بات
بہ آسانی حاصل ہو جائے گی بھنڈنے
والی ٹوپی تم پہنتے ہی ہو۔ دُم کترتی
گرتی بھی زیب بدن رہتی ہی ہے
پتلون بھی ڈٹا ہی ہوا ہے بوٹ بھی
تم ایسے رنگ کا پہنتے ہی لگے ہو
جیسے کافر کا نامۂ اعمال چرٹ بھی
پیتے ہی ہو۔ پھر اب اور کیا باقی رہا
جس کے حاصل کرنے کو میرا
دس ہزار روپیہ برباد کروایا چاہتے
ہو۔

(م) حضور آداب مباحثہ سے
گریز فرماتے ہین کیونکہ خارج کی
باتون کا مباحثے مین داخل کرنا
داب مباحثہ کے خلاف ہے اور

حضور سے میرا کچھ کہنا صاف حکمت
بہ لقمان آموختن ہے۔

(ق) کیون نہوشاباش اب ایک
آپ ہی تو آداب مباحثہ کے جاننے
والے رہ گئے ہین اگر یہ بھی ہوتا تو
مجھے تسکین ہوتی تمھارے یا تم جیسے
اور نیم کرسٹان اور کند ذہن لوٹھڑون
کے ولایت جانے سے کیا فائدہ ؎

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ رود
چون بیاید ہنوز خر باشد

جن لوگون کو اپنے بزرگون کے
نام ونشان کو مٹانا اپنے کو مورد
لعن خلق اللہ بنانا اپنے بزرگون کی
روح کو ستانا منظور ہو وہ شوق
سے اپنے اپنے فرزندون کو ولایت
بھیجین بفضلہ تعالیٰ وبعونہ تعالیٰ
مجھ مین اب تک جوش ایمان باقی ہے
اور مین سچا اور پکا مسلمان ہون
مجھے حاشا اس کی خواہش نہین
کہ اپنی اولاد کو دیدہ ودانستہ
جہنمی بناؤن اور مالک دوزخ کے

حوالے کرون۔

(م) حضور غصے مین نفس مطلب سے
گریز فرماتے ہین۔ واقع مین ہمارے
دلائل کی کوئی تردید حضور سے نہین
ہوسکی۔

(ق) دلائل یا اور تردید! اور تم!
سنو یہ سیکڑون کونسلی انگریز اور
بنگالی کیون خاک چھانتے پھرتے
ہین۔ اور کیون پالکی کا خرچ تک
ان غریبون کو نہین ملتا! کیون یہ
لوگ دس دس روپے مین علی پور
اور پولیس کورٹ کلکتہ اور سیالدہ
مین دوڑتے پڑے پھرتے ہین۔ کیون
ایک ایک مختار کی خوشامد کرتے
کرتے انکی زبان خشک ہوتی ہے
یہ لوگ کونسلی ہین یا کوئی دوسری
چیز ہین؟ جس آزادی کو تم پیٹتے ہو
وہ آزادی ولایت جانے وہان
پڑھنے وہان رہنے سے نہین ہوتی
اور نہ قانونی تحصیل کرنے سے۔ ورنہ
اگر وہی بات ہے جو تم کہتے ہو تو

بنگالی کونسلی کسی ضلع کے مجسٹریٹ
کو کیون نہین دباتے۔ میان قومی
تاثیر ہے جسکے سبب وہ آزادی
آتی ہے اور تم اپنی خام خیالی سے
اُس کو تعلیم کا نتیجہ سمجھے ہوے ہو۔

لکچر اور نیچر ان لفظون کو سنکر مجھے
غصہ آتا ہے۔ یہ الفاظ ہین یا معدن
شرارت یہ الفاظ ہین یا کان خیانت
اگر بے لکچر سنے کوئی لائق نہین ہوتا
تو بتاؤ راما پرشاد رائے دوار کا
ناتھ متر کہ جنکے نام سے پیشہ وکالت
و عدالت قانون دانی لسانی اور
بلاغت و فصاحت کو عزت ہے
کون سی ولایت گئے تھے کب کونسلی
بنے تھے کس دن کا لاجبہ پہنا تھا
کون سے کونسلی صاحب ان کا
مقابلہ کرسکتے تھے۔ اس کو جمہور نے
قبول کرلیا ہے کہ جسٹس دوارکا ناتھ متر
کا سا قانونی دماغ کسی کونسلی کے
نہین تھا پھر بتاؤ انھون نے کمایا
تھا یا نہین یہ انگریزی جانتے تھے یا

نہین ان کی تقریر پر حکام ہائی کورٹ
عش عش کرتے تھے یا نہین اور
اب بھی بابو کالی موہن داس
چندر مادھپ بوس لوی نی موہن
راے اور مولوی محمد یوسف یہ
لوگ سیکڑون کونسلیون سے
زیادہ مقرر اور زیادہ معاملہ فہم
ہین یا نہین اور انکی آمدنی کا رشک
بڑے بڑے کونسلی کرتے ہین یا
نہین اور یہ بھی انگریزی دان ہین
یا نہین - اِن مین سے ہر شخص دو
چار کونسلی مول لے سکتا ہے -
نوکر رکھنے کا کیا مذکور - ہان اب
رہی انگریزی دانی - ڈاکٹر راجندر
لال متر بابو شمبھو چندر مکرجی آنریبل
کشٹو داس پال سی - آئی - ای
ریورنڈ لال بہاری یہ لوگ
کون سی ولایت گئے تھے ؟
ولایت سے جو لوگ تحصیل کرکے
آئے ہین اُن مین سے کس کو سکی
ہمت ہے کہ انکے سامنے قلم
ہاتھ مین لے یا زبان کھولے - اِن کی
تصانیف تحریرون اور لکچرون
کو بڑے بڑے قابل حکام یہان
اور ولایت اور ممالک فرانس اور
جرمن وغیرہ مین بنظر استفادہ
دیکھتے ہین - کیا اِن لوگون کی تحریر
شستہ اور تقریر با محاورہ اور
پختہ نہین ؟

(ہم) اِن لوگون کی طبیعت مین ایک
ازلی استعداد اور تیزی اور ذہانت
کا ایک فطری مادہ تھا - یہ لوگ
معمولی آدمی نہین ہین - ایسے کیا
سب لوگ ہوتے ہین اور کیا
تنے چند کے ایسے لائق فائق ہونے
سے کوئی نظیر ہو سکتی ہے -

(ق) ازلی استعداد کیا یہ تو
پُرانی ہندوستانیون کی بات
ہے اسپر دنیا کے نئی روشنی
والونکا تکیہ اور عقیدہ نہین ہے
مین اس انگریزی مثل پر عمل
کرنے کہتا ہون (جو کچھ آدمی نے

کیا ہے آدمی کر بھی سکتا ہے) کیون
یہ انگریزی ہی مثل ہے نہ؟ دیکھو
تمھارے ہی اصول سے تمکو قائل
کرتا ہون جن لوگون کا ذکر ہوا اُن
مین سے چند آدمی تو اوسط درجے
کی طبیعت رکھتے ہین مگر جفاکشی محنت
اور غیرت سے سب کچھ ہوتا ہے
انکے سوا بھی سیکڑون ہین جنکے
نام سے ایک کتاب بھر سکتی ہے
اور تم خود اُن لوگون کو جانتے ہو
پس تنے چند کہان رہے نمبر
سیکڑون سے بڑھا ہوا ہے۔
کہان ہو دنیا کی خبر بھی ہے؟
(م) خیر کونسلی نہ ہوے نہ سہی سوپلین
تو ہونگے یہ ایک بڑی عزت کی
نوکری ہے اور یہ عہدہ دولت
خیز بھی ہے۔
(ق) (حقارت آمیز ہنسی) ہا! ہا! ہا!
کیا خواب دیکھتے ہو۔ ہو کہان عقل
کی دوا کرو قاعدے کے مطابق اب
سوپلین ہونے کا تمھارا سن کہان ہا

کیا خوب اب آپ بڈھے ہو کے
سوپلین ہون گے۔ ولایت کے
خردمندون نے وہ راستہ ہی
بند کر دیا۔ اب سوپلین ہونا کارے
دارد۔ انگریزی دانی کا دعوے اور
یہ بے خبری افسوس! افسوس!
(م) کچھ ہو مگر سوپلین کی عزت تو
بڑی ہے۔
(ق) ارے او بے وقوف سوپلین
کی عزت نہین ہے قوم کی عزت
ہے۔ ہم اور بہت سے نواب زادے
ایک تازہ وارد ولایتی صاحب
اسسٹنٹ کو بین مرتبہ خوشامد
اور خوف سے حضور اور خداوند
کہین گے مگر تم اگر سوپلین کے باپ
ہو کر بھی آؤ گے تو تمھاری کوئی
ہندوستانی ویسی تعظیم کبھی نہین
کرے گا اور یہ سراسر ایک امر طبعی
ہے۔ کیا کوئی سوپلین بابو اس کی
امید کر سکتے ہین کہ کوئی دیہاتی
بنگالی اُن کو دیکھ کر باپ رے کہکر

خوف سے الگ ہوجائے گا اور
جھک کر فرشی سلام بجا لائیگا جب
یہ نہین تو بسول سردس کو سلام ہی
سلام ہے۔

(م) خیر انجنیرنگ سیکھین گے۔

(ق) یون کہو کہ گز ہاتھ مین لے
شولے کی ٹوپی سر پر رکھ ایک خچر پر
سوار ہو کر جنگل اور صحرا کی خاک
چھانوگے۔ کیونکہ انجنیرون کا تو یہی
کام ہے۔ اگر ارادہ ہے کہ سڑک
بناؤ تالاب کھدواؤ یا خانہ صاف
کرتے پھرو (گو اپنے ہاتھ سے نہین)
البتہ اس سے زیادہ ناموری اور عزت
کی اور کون سی بات ہوگی۔ ہان اس
خدمت مین ایک فائدہ اور ہے۔
کوٹ پتلون پہننے کا اکثر موقع ملے گا
پھبتیون کی دولت مفت ہاتھ
آئے گی۔

(م) خیر یہ بھی نہین تو علم معدنیات
حاصل کرنے مین کون نقصان ہے۔

(ق) نہین معلوم کون سی بڑی
سلطنت کے آپ مالک ہین کہ ہزارون
معادن آپ کی سلطنت مین ہون
اور اُن سے روز سونا چاندی
جواہرات نکالین۔ ہان ایک فائدہ
ہوگا کہ رانی گنج مین جو کوئلے کی کانین
ہین وہان کسی کان کے منیجر یا انجنیر مقرر
ہوجاؤگے اور اس عزت بخش
خدمت کے ملنے سے آبا و اجداد کا
نام خوب روشن ہوگا۔

(م) ان باتون کا جواب تو میرے
پاس نہین ہے مگر مین نے اور چند
فوائد سفر ولایت اور تحصیل لندنی
کے بیان کئے اُن مین سے چند
باتون کا جواب تو آپ سے نہو سکا
اور وہ باتین بھی مدلل باتین ہین۔

(ق) گھبراؤ مت ابھی اُن فوائد کی
کیفیت بھی بیان کئے دیتا ہون
ذرا سا دم لینے اور حقہ تو پینے
دو..... (تھوڑی دیر بعد) اگر حفظ
صحت کے خیال سے وہان جانا ہے
دارجلنگ مین سردی بھی خوب ہے

آلو بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔
علاوہ اس کے چاے کی کھیتی بھی
ہوتی ہے جو ولایت مین نہین۔ اطوار
اخلاقی کی مرمت کے لیے مغربی
پادری کا کل گھر (یعنی کالج) موجود
ہے وہان چلے جاؤ سیکھ جاؤ گے
اور خرچ بھی کم ہوگا بقول شخصے کم
خرچ بالانشین۔ باقی رہا تجربہ تو
تجربہ کسی ملک کے لیے خاص نہین
ہر جگہ آدمی کو حاصل ہو سکتا ہے۔
(م) خیر آج تو فدوی حضور کی مدلل
تقریر کی تردید کرنے سے قاصر ہے
انشاء اللہ تعالیٰ اپنے احباب
سے صلاح اور تحقیق کر کے پھر
کسی روز اس خصوص مین گزارش
کرے گا۔
(ق) صلاح و تحقیق کیا خود اُن
احباب کو میرے پاس لے آؤ مین
اُن کی بھی تشفی کر دون گا۔ دس
ہزار بلکہ بارہ ہزار خرچ تعلیم
ولایت ہے یہ مبلغ کثیر ایک آدمی کو
اُمیر بنا سکتا ہے۔ اگر دس ہزار
یا بارہ ہزار روپے سے کوئی تجارت
شروع کرے یا اس مبلغ خطیر کو
سود پر لگائے تو عرصہ قلیل مین
اسقدر نفع ہو کہ سولیلین اور کونسلی
کو برسون مین بھی نہو اور علاوہ اسکے
آزادی بھی ہے جس کے تم عاشق
ہو (مسکرا کر) بسم اللہ تجارت کرو
اور جس دن اور جس بنک مین کہو
یہ روپیہ تمھارے نام سے جمع کر دون
ہندوستان کے نوجوانون کو اس
قسم کی اولوالعزمی کہان۔ اُنھون نے
تو بس ایک ولایت جانے پر
ساری دنیوی ترقی کا دار و مدار
سمجھ رکھا ہے جو محض ایک خیال
خام ہے۔ ایک ایک نیل والا
فقط ہزار دو ہزار روپے اور چند
کوٹ پتلون کے زور پر ہندوستان
کی تجارت کی بدولت دولت مند
بنکر چلا جاتا ہے اور ہم لوگون کی
ساری دولت سمیٹ لیجاتا ہے۔

(م) ہان مجھے بھی اب حضور کی یہ تحریک پسند آئی کہ کیون ہم لوگ تجارت نہین کرتے ہین اور واقعی اس سے بڑھکر آزادی کا کوئی وسیلہ روزگار دنیا مین نہین ہے۔

(ق) اگر کچھ مردانگی اور اولوالعزمی کا مادہ ہے تو میدان تجارت مین کمربستہ ہوکر نکلو اور پھر ترقی کا تماشا دیکھو۔

(م) بہت خوب مین اپنے احباب سے شورہی کرکے عرض کرون گا۔

(ق) ع۔

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است

اپریل سنہ ۱۸۷۹ء

راقم

تیغ بے نیام

مولنا آزاد کا سفرنامہ

سفرنامہ مولنا آزاد

سویز۔ ۳۔ ستمبر سنہ ۱۸۸۷ء

جہاز میرزا پور کمرہ نمبر ۱۲ پہلی کلاس

میرے پرانے اور مہذب دوست مولنا آزاد دہ پنج آپ اس تحریر کے عنوان کو دیکھکر اسقدر متحیر ہونگے جس قدر میرے اور پرانے خیالات کے احباب ایک مدت سے آپ کے سامنے پر باوجود بعد مسافت کے بھی مغربی خیالات اور نئی روشنی کے برگزیدہ اصول کے اس جھرنے کی آوازکا اثر ہوتا رہا ہے جو میرے دماغ کے فیض سے جاری ہے اور آپ کو یہ معلوم تھا کہ کسی نہ کسی روز بندہ پگڑی وگڑی سنبھال بیگ ویگ لے

سیاحی یورپ کا تمغا اپنے سینے پر
لگا پی اینڈ او کمپنی کے کسی دخانی
جہاز پر ٹیبا برج (گارڈن پریچ) سے سوار
ہو جائیگا اور تمام ہند علی الخصوص
ممالک مغربی و شمالی مین میرا نام
مثل ستارۂ ہند کے تابان و درخشان
نمغے کے چمکے اور دمکے گا۔ آپ کو
جہان میرے سفر یورپ کا یقین
ہوگا میرے بڑھاپے اور ضعف
اور تعلقات خانگی وغیرہ کا بھی خیال
ہوتا ہوگا اور کبھی کبھی ضرور آپ
اپنے دل مین یہ بھی کہتے ہونگے
کہ کہان سے وہ شعلہ بار اور کسل
سوز جراءت اور پھرتی مجھ مین آجائیگی
کہ مین ایسے مشکل سفر کے اختیار کرنے
کی ہمت کر گزرون گا۔ بارے الحمدللہ
کہ قادر مطلق کے فضل سے منزل
مقصود کی نصف راہ طے کر چکا ہون
یہان تک آتے آتے جو کچھ میری
آنکھون نے دیکھا اور جو کچھ میرے
تجربے مین آیا اُس کو آپ کو دکھاے
اور سُنائے اور اُس سے اپنے ہم قومون
اور ہم وطنون کو فائدہ اندوز ہونے
کا موقع دئے بغیر اب مجھ سے رہا
نہین جاتا۔ چونکہ آپ اور مین دونون
ہی ازل کے اولڈ فش کے بد تہذیب
مکتب مین ہم سبق تھا اور بعد
اُس کے دنیا مین بھی ایک زمانے
تک دونون کے خیالات کا فوارہ
ایک ہی رنگ سے اُچھلتا رہا اس لیے
آپ کو تو میرے سوانح عمری پر کما
حقہ آگہی حاصل ہے مگر مین اس مقام
پر چاہتا ہون کہ عام ناظرین پنچ کے
لیئے کچھ تھوڑا سا حال اپنے اس
سفر یورپ کے اختیار کرنے کا آپ
کی اجازت سے لکھون تا کہ اُن کو
معلوم ہو جائے کہ مجھ سا دقیانوسی
اور متعصب پُرانے اسکول کا ایک
ستون اعظم کیون کر یکایک گریبان
چاک کر کے سفر یورپ کے عشق مین
دیوانہ بن گیا اور یکایک سُستی کو
چستی۔ تاریکی کو روشنی۔ تعصب کو

آزادی۔ ذلت کو عزت۔ نحوست کو
اقبال مندی۔ پاجامے کو پتلون چپکن
کو کوٹ۔ کرتے کو قمیض۔ کلاہ مخملی کو
شولے کے ہیٹ[۱]۔ دِتّی وال ناگوری
کو ولایتی بوٹ تسبیح کو (پیچ) کے ڈنڈے
پیری کو جوانی۔ تن آسانی کو ورزش
جسمانی۔ بی بی کی محبت کو میم دیکھنے
کے شوق و تمنا۔ عزیز و اقارب کی
الفت ناجائز کو مردانہ سنگدلی۔
پُرانی روشنی کی نحوست بار گھڑی کو
مغربی خیالات کے اقبال ریز بیگ سے
بدل کر کیونکر ایک ہی غوطے مین
نہر سویز کے اندر داخل ہو گیا جب کہ
مین نے نئی روشنی کے نامہ و پیام
کے ذریعے سے آپ کے اخبار
گھر بار کے میدان صفحات مین
اپنے پاکیزہ اور سنجیدہ اور پاک
اور برگزیدہ خیالات کی نہر کو
بہنے کی اجازت دی تھی اُن ہی
دنون میرے دماغ کی تیرہ و تار اور

ادبار بار کوٹھری مین ایک شعلہ
نئی روشنی کا بڑی دقت سے
داخل ہوا تھا اور اُن ہی دنون بندہ
حضرت مولانا و سیدنا و مجتہدنا
نجم الہند صاحب کی تصانیف
پڑھنے لگا تھا۔ مگر اُس وقت اپنی
کہنہ سالی کے سبب سفر یورپ کے
بے انتہا فوائد سے بہرہ اندوز ہونے
سے بالکل مایوسی تھی اور وہ مایوسی
بجا تھی کیونکہ تب تک یہ معلوم
نہ تھا کہ خیالات مغربی کی پرتاثیر
اسپرٹ[۲] مین کیا جادو اثر اور کیا
حیرت انگیز زور ہے۔ اُس سال گو
میری عمر ساٹھ سے زیادہ نہ تھی مگر
چونکہ اُسکے قبل تک کبھی مین نے
حفظان صحت کے قواعد کے
جاننے اور برتنے کا موقع نہین پایا
تھا۔ اس سے میری صحت مثل
ایک خستہ نان خطائی کے تھی
اور چارپائی سے مشکل سے اُٹھ

[۱] انگریزی کا ٹوپ ۱۲ [۲] روح شراب ۱۲

سکتا تھا۔ یعنی ہر وقت ایک دوسرے
شخص کی مدد کا محتاج تھا۔ سب سے
پہلے اپنی غذا کا معقول بندوبست
کیا یعنی ایک مگ باورچی پوشیدہ
طور سے نوکر رکھا۔ چھ ہی مہینے مین
بعنایت ایزدی ایسی طاقت آئی
کہ تمام جھریان غائب ہوگئین اور
گاڑی مین سوار ہوکر دن مین ایک
مرتبہ بلکہ اکثر دو مرتبہ اُس جان پرور
اور روح افزا صحت کے گرجا گھر
مین جانے لگا جس کو آپ لوگ
ویلسن[1] ہوٹل کہتے ہین پھر تو میری
صحت نے وہ روز افزون ترقی
پکڑی کہ کبھی کبھی بخار اغرور کے
نشے سے مخمور ہوکر اپنی صحت کو
گلیڈاسٹون کی صحت سے بھی
تشبیہ دے دیتا تھا اور وہ گویا
وہ زمانہ تھا جب کہ شروع شروع
میری طبیعت سفر یورپ کی طرف
اُس پُرزور اور پُرشور رغبت اور خواہش سے
متوجہ ہوئی جس رغبت اور خواہش سے
بھوکا کرگس بٹری ہوئی لاش کیطرف جھپٹتا
ہے جب کہ مین نے اپنی طبیعت مین
سفر یورپ کی کافی قوت پائی ڈاکٹر
لارنس صاحب کے پاس گیا اور
اُن کو سولہ روپیہ دیکر اپنی صحت کا
امتحان کروایا اور اُن سے سفر
یورپ کی قابلیت کی نسبت
نوشتہ رائے طلب کی۔ ڈاکٹر صاحب
موصوف نے نہایت توجہ سے
ایک بشاشت خیز تبسم کے ساتھ
(جس کو آپ شاید حقارت انگیز
تبسم کہین گے) میرا امتحان کیا
اور کہا کہ میری صحت سفر یورپ
کے لیے کافی ہے۔ اس کو اُنھون
نے مہربانی سے میری مزید تشفی
کے لیے ایک کاغذ پر لکھ بھی دیا
اور وہ سارٹیفکٹ[2] میری نوٹ[3] بک
مین موجود ہے۔ اس کے بعد
مین نے مختصر طور سے تیاری سفر کی

[1] کلکتے کی ایک بہت بڑی مشہور اور لق و دق انگریزی سرا ۱۲ [2] سند ۱۲ [3] یادداشت ۱۲

اور اہلکاران کمپنی مذکور سے کہے
کا بندوبست کرکے یورپ کا قصد
مصمم کرلیا۔ وہ صبح مجھے عمر بھر یاد
رہے گی (کیونکہ اُس کی کیفیت مین
دل سے ایک لمحے کے لیے بھول نہین
سکتا) جب کہ مین گارڈن ریچ مین
کمپنی سبوق الذکر کے جہاز پر سوار
ہونے گیا تھا اور میرے احباب اور
عزیزون کا ایک قافلہ رخصت
کرنے اور خیر باد کہنے۔ چھ بج کر بیس
دقیقے ہوئے تھے کہ گھنٹی بجی اور
گورے خلاصیون نے ایک کل کے
ذریعے سے خوش الحانی سے زمزمہ
سنجی کرکے لنگر اُٹھایا۔ ادھر لنگر نے
زمین سے سر اُٹھایا اور جہاز مثل
ایک پرکھولے ہوے عقاب کے
ترچھا ہوکر گنگا کے بیچ مین چلا۔ احباب
نے کنارے سے رومال اور ٹوپی ہلانا
شروع کیا اور مین نے بھی اپنی ٹرکی
ٹوپی کے سیاہ پھندنے کو پکڑ کر

خوب زور سے اس طرح چکر دیا جیسے
ہمارے ملک کی چرخ پوجا مین کوئی ہندو
رسّی مین بندھکر مذہبی جوش و خروش
سے چکر کھاتا ہو۔ یہ بات قابل غور کرنے
کے ہے کہ اُس وقت میرے دل مین
کوئی ویسی دل پژمردہ کن سردی ساری
ہونے نہین پائی جو اکثر ہندوستانیون
کے کم زور اور غیر مستقل دل مین ایسے
موقعون پر ہوتی ہے کیون کہ میرے
دل کے آتش خانے کو گرم رکھنے کے
لیے میرے دماغ کے مضبوط اور وسیع
گدام مین نئی روشنی کے کوئلے کا کافی سیرآ
تھا اور مین اُس وقت تک جہاز کے
(ڈک) یعنی اوپر کے درجے پر بہشاش
بشاش ٹہلتا رہا کہ جب تک وہ کنارہ
نظر آتا رہا جہان کہ جہاز کا گھاٹ تھا
اور بعد اس کے مین اپنا کمرہ دیکھنے
اور اسباب سجانے اور اسباب کا
انتظام کرنے نیچے کے درجے مین چلا
گیا اور وہان جاتے ہی اپنے کو اُس

مہذب پری خانے مین پایا جس کا
اس کے قبل کبھی تصور نہ تھا۔ میرے
کمرے مین کل ضروری سامان اور اسباب
مناسب مقامات پر لگے تھے۔ اگرچہ
مین دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ کسی اور
چیز کی تو ضرورت نہین مگر کچھ بھی میرے
خیال مین نہ آیا کیونکہ وہان کا انتظام
ہر طرح سے کامل تھا۔ کہین تکمہ چینی
کی جگہ باقی نہین رکھی گئی تھی۔ کورچ۔
کرسی ٹول وغیرہ جتنے اسباب تھے
سب مضبوط پیچون سے کسے ہوے
کہ جہاز کو کسی طرح کی جنبش ہو اُن کا
حرکت کرنا غیر ممکن۔ جہان اور بہت
سی چیزین میرے متحیر اور متعجب
کرنے کو تھین وہان ایک جانب
سنگ مرمر سے مڑھا ہوا نہایت
خوشنما ایک قاب نما برتن بھی تھا
جو ایک موزون بلندی پر لگا ہوا
تھا اور اُس کے اوپر ہی پانی آنے کا
پیچ بھی نظر آیا۔ بندہ اپنی سادہ لوحی

اور نیک نیتی سے اُس کو مُنھ ہاتھ دھونے
کا طشت خیال کر کے صابون اور
تولیا لے کر اور پیچ کھول کر نہایت
آسانی سے مُنھ دھونے لگا اور
مُنھ ہاتھ دھونے سے فارغ ہو کر
کُرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ (بٹلر[1]) نے
دستک دی۔ مین نے اُس کو
آنے کی اجازت دی۔ وہ آیا اور
آن کر بعض انتظام ضروری کر کے
ایک تبسم انگیز ادا سے وہان سے چلا
مین نے اُس سے جب غیر معمولی تبسم
کی وجہ پوچھی تو اُسنے معافی مانگ کر
مجھ سے کہا کہ وہ ظرف جس مین مین
نے مُنھ دھویا تھا دوسرے مصرف
کے لیے تھا۔ نہ کہ جیسا میرا خیال تھا
مُنھ ہاتھ دھونے کے لیے۔ یہ سُنکر
مین سمجھ گیا کہ وہ مہذب بول دان
تھا اور مین نے اُس کے استعمال
مین غلطی کی۔ اُس وقت میرے
خیال مین یہ بات آئی کہ اگر اُس

[1] بٹلر انگریزون کا بوتل بردار جس کو عرف مین بُٹرل بھی کہتے ہین ۱۲

بول دان پر اُس کا مصرف انگریزی
مین لکھدیا جاتا تو مسافرون کی ہدایت
کے لیے اچھا ہوتا اور اُسی وقت مجھے
اپنے مجتہد العصر صاحب کا مکلّف اور
مہذّب پاخانہ یاد آیا جس مین بعنوان
شایستہ اس قسم کی ضروری ہدایت
خط روشن سے مناسب مقامات پر
لکھی ہوئی تھی۔ مین مُنہ ہاتھ دھوکر تیار
ہی ہوا تھا کہ اتنے مین حاضری کی
گھنٹی بجی۔ اور سب مسافر فی دی العجلہ
اپنے اپنے کمرے سے نکل نکل کر اُس
بڑے کمرے کی طرف جانے لگے جہان
حاضری کی میز لگی تھی۔ گو ایک مدت
کی مشق سے انگریزی کھانون سے
میری طبیعت نے ایک اچھی مناسبت
حاصل کی تھی مگر دو باتون کی کسر
میری تہذیب مین اُس وقت تک
باقی تھی ایک تو یہ کہ اُس کے قبل
مین نے کبھی معزز یورپین کے ساتھ
ایک میز پر نہین کھایا تھا اور ثانیاً
غذائی تہذیب اور اخلاق سے

بالکل ناواقف تھا اور اس باب مین
میری تحقیق تمام تر خانسامانان ہوٹل
کی ہدایت پر مبنی تھی۔ الغرض کوٹ
بوٹ وغیرہ سے مسلح ہو کر میز پر جا پہنچا
اور وہان جاتے ہی مصنوعی سنجیدگی
اور بُردباری کا پرتو اپنے چہرے کو
دے کر ایک کرسی پر آہستہ سے (یا اللہ)
کہکر بیٹھ گیا۔ جب کہ سب لوگ اپنی اپنی
جگہ پر آبیٹھے پھر تو چھری کانٹے اس
سرعت اور صفائی سے چلنے لگے کہ
گورون کی سنگین اور کابلیون کی
تلوار کی کاٹ یاد آگئی۔ اُس وقت
مین نے اپنی تہذیب کی حفاظت
کی بجز اُس تدبیر کے جو اکثر رندان
خانہ خراب عید اور جنازے کی نماز
مین کرتے ہین یعنی کنکھیون سے
دوسرون کی طرف دیکھتے جاتے
ہین اور جب مرتبہ تکبیر مین اُن کو ہاتھ
اُٹھاتے دیکھتے ہین اُتنی ہی مرتبہ
آپ بھی اُٹھاتے ہین اور کوئی معقول
اور بکار آمد تدبیر نہین دیکھی۔ پس

اس عمدہ اصول کو آغوش خیال مین
دبا کر کھانے لگا مگر خلاف معمول جلدی
جلدی تیز چھری کانٹے سے کام لینے
مین زبان اور لبون پر بڑی آفت
آئی اور کھانا تمام ہونے کے قبل
میری زبان کی وہ کیفیت ہوئی جو
مربے کے آمون کی شیرے مین
ڈالنے کے قبل کانون سے ہو۔
اب مصیبت کا وقت آگیا وہان
تو پچھلی تقسیم ہو رہی ہے یہان مین
ابھی تک مٹن چاپ کو کانٹے سے
گرفتار کر کے محبس دہن مین ڈال
نہین چکا۔ وہان کاری بھات برتنون
مین چمچے اور کانٹے سے سٹاسٹ
اڑ رہا ہے۔ اور مین ہون کہ مچھلی کے
ٹکڑے کے پیچھے برتن پر کانٹے کو اس
تیزی سے دوڑا رہا ہون کہ کیا سرکاری
سوار ایوب کی فوج کا پیچھا کرین گے
مگر وہ ٹکڑا ہے کہ کسی طرح ہاتھ ہی نہین
لگتا اور بغل مین جو دو ایک شوخ طبع
میم ہین وہ آپس مین چشمک کرتی جاتی

ہین مگر اس غلط خوف سے کہ مین انگریزی
خوب جانتا ہون کسی کو بولنے کی جرأت
نہین ہوتی۔ قہر تو یہ ہوا کہ جب صاحب
لوگ فیرنی (پوڈن) یا (پوڈنگ)
کھانے لگے اُس وقت مین نے
کاری بھات کو ہاتھ لگایا اور پھر بعد
اس کے اخلاق کے برتاؤ کے خیال
سے بمجبوری اشتہا باقی رہنے کے
ساتھ بھی چند چیزون کا کھانا ترک
کر دینا ہوا۔ کیونکہ میرے واسطے دو بجے
دن تک میز کا لگا رہنا معلوم علاوہ
برین سفر مین کل مہذب لوگ بہ نسبت
اپنے گھر کے کچھ جلد بھی کھاتے ہین۔
مگر یہ نہین کہ فاقے سے رہتے ہون۔
قصہ مختصر حاضری سے فارغ ہو کر مین
کمرے کی طرف چلا آیا اور کھاتے وقت
جو تکلیف ہوئی اُس پر غور کرنے لگا
اور حافظ کا یہ مصرع یاد کیا۔ ع۔
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کھانا کھانے کے بعد جو ہمیشہ سے حقہ
پینے کی عادت تھی اُس عادت و خواہش کے

رکھنے اور پورا کرنے کی غرض سے
مین چرٹ نکال کر پینے لگا مگر اُس سے
تسکین کہان - آخر کار گھنٹا بھر بعد
ریاح کا غلبہ ہوا تو کس غضب کا کہ
پیٹ پھول کر ایک مشک کی صورت
بن گیا - سیکڑون ہی قطرے پیپرمنٹ
وغیرہ کے پیئے مگر ریح کا خیمہ ہے کہ
معدے سے اُٹھتا نظر ہی نہین آتا
اُس وقت مین نے اپنی طبیعت
پر بہت جبر کیا اور تھوڑی دیر کے
واسطے سو رہا -

راقم

محمد بصیر اللہ خان

مولنا آزاد کا اشتہار مسرت یار

اشتہار مسرت یار

مشتہر ایک مجرد شخص ہے اور
اُس کو ایک ایسی بی بی کی ضرورت
ہے جس مین صفات ذیل ہون -

(۱) عالی خاندانی کی چندان ضرورت
نہین - مگر جس خاندان سے ہو اُس
کے خون مین تازگی ہو - اس تازگی کا
ثبوت یون ہو سکتا ہے کہ بذریعہ
اسناد یا بشہادت چند گواہان
معتبر کے یہ بات ثابت کی جائے
کہ اُس کی اوپر کی دو تین پشتون
مین خون مین قوت اور تازگی دینے
کے خیال سے کسی قوی الخلقہ اور
صحیح المزاج غیر خاندان کے آدمی کے
خون کو نیچر کے معمولی قواعد فرحت
بخش و نسل انداز کی تائید سے
منتقل کیا گیا تھا - (انگلستان کے
تہذیب یافتہ ملک مین طبی خیالات
سے تازگی خون کا ایسا سامان اکثر
کوہی لوگون سے قرابت کے ذریعے
سے کیا جاتا ہے) -

(۲) پختہ سن کی عورت ہو یعنی
چالیس اور پچاس کے اندر - کاٹھی
مضبوط - قوی درست - طول مین
۵ سے ۶ فٹ کے اندر - نہ بہت دبلی

نہ بہت فربہ۔ وزن قریب تین من کے
(جو کہ متوسط درجے کی صحیح المزاج عورت
کا وزن سارے ممالک تہذیب یافتہ
مین ہے) رنگ سرخ و سفید سرخی
زیادہ اور سفیدی کم غزالان ختن
اور نرگس بیمار کی سی آنکھون کی
ضرورت نہین۔ معمولی چھوٹی گریہ نما
آنکھین بہت خوشگوار ہون گی۔
صحت نہایت اچھی ہو ایسی کہ سوائے
مرض موت کے ڈاکٹر اور حکیم بلانے
اور اس فضول مد مین روپیہ خرچ کرنے
کی ضرورت نہو۔ کسی قدر معمولی دوائین
بچون کے علاج کے قابل اُس کو معلوم
ہون تو بہتر۔ تعلیم و تربیت اس انداز
کی ہو کہ متوسط اور اعلیٰ درجے کی تہذیب
یافتہ انگلش یا نیم انگلش ہندوستانی
سوسیٹی مین نہایت آسانی سے بے
خلش طور پر چل پھر سکے۔ گانے بجانے
کا سلیقہ اگر زیادہ نہین تو اس قدر تو
ضرور ہی ہو کہ مجھے شام کے بعد گھر مین
روک رکھنے کی قوت ہو۔ ناچنے مین

اگر کمال نہو تو اتنا دم خم تو ضرور ہی ہو
کہ ایک دو جنٹلمین کو (بال پارٹی) ناچ
کے جلسے کی مہذب اور فرحت بخش پالی
مین بخوبی تھکا دے۔ گھس پیٹھ کا اچھا
سلیقہ چاہیئے اور اگر اس کی مشق نہو
تو ایسا مادہ ہو کہ آیندہ اس خصوص
مین طبیعت تعلیم پزیر ہونے کے لیے
تیار ہو۔ بڑے بڑے نامی گرامی لوگون
سے کسی قسم کی قرابت ہو تو بہت عمدہ
بات ہے۔ اگر واقعی طور پر نہو تو ایسی
قرابت کا دعوے۔ وہ یا اُس کے
قرابت مند زور و شور سے کرتے
ہون یا کرنے پر راضی ہون (نسب نامہ
کی ہر شاخ کو عمدہ اور قدیم شجرون سے
آسانی اور صحت کے ساتھ ملا دینا
میرا ذمہ۔ اس کا تردد ہرگز نہ کرین)
خوش خوراک۔ خوش گپ۔ خوش ادا۔
اور خوش مزاج ہو (خوش خوراکی سے
ایک چپاتی اور چار تلے ہوے کباب
غرض نہین بلکہ اقل مرتبہ دو تین سیر
گوشت دس پندرہ انڈے سیر دو سیر

دودھ پاؤ آدھ پاؤ سوجی کی روٹی اور
اس کے ماسوا میوہ جات وغیرہ وغیرہ
اور مفرحات اور ولایتی پانی اور چائے
وغیرہ وغیرہ کھائے پیئے) مذہبی خیالات
مین نہ بہت خشکی ہو نہ بہت تری ہو
نئی روشنی کی پھلجھڑی تہذیب
کی ہتھکڑی آزادی کی چھڑی خلاصہ
یہ کہ چھٹی نیچری ہو۔ گھڑسواری اور
مہذب اور صحت بخش کھیلون سے
واقف ہو اور ہر طرح کی آب و ہوا
کی سختی کو برداشت کر سکے۔ قانون
کے مطابق شادی ہوگی۔ اور جسٹر ار
قانونی قاضی ہوگا۔ بوسہ بازی کے فن
مین کمال مہارت ہو۔ اگر نقص تعلیم یا
صحبت کی وجہ سے اس فن سے مطلق
بے بہرہ ہے تو اُس مین اس فن نامی مین
مہارت حاصل کرنے کا مادہ ہو (کیونکہ
بغیر ایسی مہارت کے ایک تہذیب یافتہ
انسان کی بی بی دنیوی کامون مین عہدہ
طور سے قابل استعمال نہین ہو سکتی)
اگر اس فن مین مہارت ہے تو کس وجہ

(اس کو لکھنا ضرور ہوگا) کیا اُس کے
بوسے کی کشش اور کوشش ہے
نوکری۔ ووٹ۔ یا کسی کونسل و دنسل
کی ممبری مل سکتی ہے یا اُس کے بوسے
سے کسی مجرم کی خطا دھوئی جا سکتی
ہے؟ یا اُس کے بوسے سے ترقی یا
تمغے مل سکتے ہین؟ یا اُس کا بوسہ
کمند بن کر کسی ضٹلمین کو پھنسا سکتا
ہے؟ (ان ضروری مضامین سے
بہت تفصیل سے واقف کرنا ہوگا
کیونکہ اور صفات کے مقابلے مین اس
صفت کو بہت زیادہ رجحان ہوگا)
اعلیٰ درجے کی انگریزی سوسیٹی مین
پہاڑون کے اوپر اور اُن کے دامنون
اور شہرون مین اپنے شوہر کے صفائی
اور بے روک ٹوک طور سے پوری
آزادی سے آنے جانے اور ملنے جلنے
مین کلکتے کی نمایش گاہ کے سیزن ٹکٹ
یعنی اُس ٹکٹ کا کام دے جو نمایش گاہ
مذکور مین برابر ہر وقت اور ہر دروازے
سے آنے جانے کے لیے کافی تھا۔

بے امتیازی سے لڑکے جن جن کر اپنی صحت کو غارت۔ شوہر کی دولت کو رخصت اور اپنے گھر کو ایک مصیبت انگیز وحشت سرا نہ کردے بلکہ لڑکون کے جننے کے شوق سے اُس کا دل و دماغ ایسا پاک اور صاف ہو جیسا ہر باغ خزان مین پھول اور پتون سے۔

مشتہر اپنے مختصر حال سے بھی پہلے سے اُن بیبیون کو واقف ہونے کا موقع دیتا ہے اور در صورت فرمایشی جوڑے کے میسر ہونے کے اپنے تفصیلی حالات سے بھی واقف کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ فی الحال بفضل نیچر مین ایک ممتاز عہدے پر مامور ہون اور میرا مشاہرہ ایسے ایک فرمایشی بی بی کو لے کر آرام سے رہنے کے لیے کافی ہے اور آیندہ میری ترقی کے لیے دکن کا مطلع صاف نظر آتا ہے۔ کیونکہ اُس طرف آج کل میرے ہم خیال اور ہم مشرب لوگون کا دور دورہ ہے اور میرا لگا بھی گویا ایک طرح لگ چکا ہے فضل نیچری کے سایے مین دو چار برس وہان بسر کرنے سے پھر مین بھی اپنے شہر نیچر آباد کا کالاڈیوک بن جاؤن گا اور پھر اپنی آرام جان کو لے کر نینی تال پہ (جو میرے شہر سے قریب ہے) مزے سے رہون گا۔ مجملاً میری موجودہ حیثیت ایک فرمایشی میم صاحبہ کے لبھانے اور اُن کا مجھے اپنا دائمی شریک رنج و راحت بنانے کے لیے کم نہین ہے۔

نیچر آباد۔ ملحدی آفس نمبر ۱۲
تاریخ ۱۰ سپٹمبر ۱۸۸۵ء

المشتہر
ایک سی سالہ مجرد

مولنا آزاد کی ستایش نیچری

ستایش نیچر

او بحر و بر کے خالق۔ شجر و ثمر کے خالق۔ خورشید و قمر کے خالق۔ خگر و شرر کے خالق۔ نار و نور کے خالق

تاڑ اور کھجور کے خالق۔ نیل اور جیحل کے
خالق۔ کوثر اور سلسبیل کے خالق۔
بہمن ودے کے خالق۔ ہر چیز اور ہر شئے
کے خالق۔ تو ہی کہین ابر گہر ریز ہے۔
کہین عمان دُرخیز۔ کہین گلفام شفق۔
کہین جھکا کا دقت انگیز سبق۔ کہین
برف آسمانی کہین باڑھ کہین طغیانی
کہین زمردین رنگ بصیرت نواز سبزہ زار
کہین جیحون۔ کہین فرات۔ کہین برق
آتشبار۔ کہین رفیع الشان اور برف
پوش سلسلۂ جبال۔ کہین غضب
نشان۔ عافیت سوز۔ اور نیستی مآل
بھونچال۔ کہین نحوست بار ستارۂ
دنبالہ دار۔ کہین کہکشان ہزار رنگ
در کنار۔ کہین برق کے آتشین اساس
پردے مین گرم شرر افشانی کہین
کان مین لعل رُمّانی۔ کہین باغ مین سبز
قبا دولھن کہین چاند مین دل آزار
گہن۔ کہین نایگرہ[1] کے فال کی پر ہیبت

آواز سے نہنگون کا زہرہ آب کیا۔
کہین سرزمین حبش کی تپش بن کر ملک
کے ملک کو قیروش اور سیہ تاب کیا
کہین شہاب ثاقب کی گرم رفتاری
کہین زنگاری سقفِ فلک مین ہزارون
فروغان انجم سے مصروف گلکاری۔
کہین سحاب کے پردے مین خورشید
جہان آرا کے رُخ کا نقاب۔ کہین دریا
کی موج کہین پہاڑ و نکا اوج کہین برسات
کا شباب۔ تو ہی بہار آفرینش کی
جان ہے۔ تو ہی فضائے چمن جوش
بہار اور زینت صحرا و بیابان ہے۔
کہین آفتاب عالمتاب کو دولھن
بنا کر آسمان کے نیلگون حجلے مین بٹھاتا
ہے۔ کہین سے چمک دمک کر ظلمات
لیالی کو یک قلم ہٹاتا ہے۔ ہمالیہ کی
چوٹی کو برف کا نورانی تاج تو نے
پہنایا۔ آیس لنڈ کے فرش خاک کو
کثرت برف باری سے تختۂ عاج تو نے

[1] امریکا مین اس نام کا ایک بہت بڑا معلق آبشار ہے جو کمان کی شکل مین بڑے زور سے پہاڑ
پر سے کوسون دور جا کر گرتا ہے اور دنیا کے سات عجائبات مین سب سے بڑا شمار ہوتا ہے ۱۲۔

بنایا۔ کہین گنگا کے پانی کا تعجب انگیز زور ہے
جن دیو پریون کی قدرت کی کہانی ہے

کہین پہاڑی جھرنون کا قدرتی شور ہے
کہین اپنی معصومانہ آتشین نفسی سے

کہین چشمۂ سیتا کنڈ کے عقیدت
ہمارے بہکنے اور بھٹکنے کی معذرت

انگیز پانی کی کھل بلی۔ کہین انسان۔
مین غول بیابانی ہے۔ کہین سمندر

کہین بنی جان۔ کہین شیطان کہین
کی جبین پر موج کی چین بنکر کشتی

ولی۔ کہین لالہ کہین نسترن۔ کہین
نشینون کو ڈراتا ہے۔ کہین زعفران

نرگس۔ کہین سوسن ہے۔ کہین رنگ
کے کھیت مین پھول پھل کر ایک

کہین روغن۔ کہین جوش اور کہین
عالم کو ہنساتا ہے۔ کہین تبسم بن کر لب

جوبن ہے۔ کہین دامن کوہ مین خودرو
پر چڑھائی کی۔ کہین نالۂ وشیون

لالہ زار۔ کہین سبز پتون کے رنگ مین
بن کر دل کے تہ خانے سے دُہائی دی

کحل الجواہر ابصار۔ کہین سبزہ رویون
کہین درخت چنار سے فطرتی آتشبازی

کی زلف پُر پیچ کا خم ہے۔ کہین اپنی
بن کر چھوٹا۔ کہین آسمان سے تارا

جلوہ گری کے لیے خود ہی آئینہ سکندر
بن کر ٹوٹا۔ کہین سنگ مین رنگ

اور جام جم ہے۔ کہین کبک خمار نسیم
بنکر لعل شب چراغ بنا۔ کہین دریا

سحری ہے۔ کہین قاف کے پردے
کہین صحرا۔ کہین باغ کہین راغ بنا۔

مین پری بن کر وقف جلوہ گری ہے۔
بہزاد و مانی تیرے رنگ آفرین اور

کہین باغ شداد کی غیر معمولی زینت
ہمیشہ آباد مرقع آفرینش کے

وخوبی کا افسانہ۔ کہین فرعون کے
خوشہ چین۔ تیری ہی روشنی سے

دریائے نیل مین ڈوبنے کا بہانہ کہین
بہار ہستی کی جملہ تزئین۔ سرو آزاد

اپنی ہوش ربا اور حکمت آموز قدرت
تیری ایک کم قیمت چھڑی ہے۔

نمائیون سے دنیا کے ہزارون بھوت
کوہ آتش فشان کی شعلہ ریزی

تیری ادنیٰ پھلجھڑی ہے۔ ہر ایک
مصور اور نقاش تیرا نقال ہے۔
تیرا ہی جادو سحر حلال ہے۔ شباب
تیری مستی کی ایک پُر لذت ترنگ
ہے۔ پیری تیرے آئینۂ قدرت کا بدرنگ
زنگ ہے۔ اژدر کے مُنھ مین آگ کی
زبان تو ہے۔ آگ مین سمندر کی
جان کی امان تو ہے۔ کہین ایک
مشت پر مین حیرت افزا قدرت
پرواز۔ کہین ہمت کی بلندی کہین
دنائت کی پستی۔ کہین غنا اور کہین
آز۔ کہین غمزہ۔ کہین کرشمہ کہین
ناز اور نیاز ہے۔ کہین مسرت۔
کہین حسرت۔ کہین سوز اور کہین
ساز ہے۔ کہین سبز پتون مین اکسیر
بن کر مسند نشین ہے۔ کہین مہوسونہ
کی نحوست بارباد درمشت اور ناکامی
در جلوچنان وچنین ہے۔ کہین اپنے
گلستان قدرت کے مردم گیاہ
جیسے ضعیف البنیان پاسبان
کا اشرف المخلوقات کو جذب

منفعت کے لیے محتاج بنا کر
اُس کا غرور توڑا۔ کہین موم مایئ
کے شیشے مین بناتاتی سبز پری
بن کر اُتر آیا اور سیکڑون ٹوٹی
پھوٹی ہڈیون کو دم کے دم مین بلا
فتور جوڑا۔ کہین آہو کی ناف مین
خود رو اور خوشبو نافہ بنا۔ کہین
انسان کا مادہ رو اور جنگ جو قیامۂ
بنا۔ کہین نورانی سیمانے صبح پر
افشان شبنم ہے۔ کہین مسلمانون
کی شادابی عقائد اور سرسبزی
صحت کے لیے آب مطہر زمزم
ہے۔ کہین اپنے غیر مصنوعی حسن
کی جلوہ نمائی کے واسطے دریابن کر
آئینہ دار بنا۔ کہین غزالان خستن
کی آنکھون کی شوخی۔ کہین نرگس
کی پیاری اور تحسین بار بیماری
کہین گل رخون کے رخسارون
کی شفیق ریز سرخی۔ اور کہین
سیم تنان نبگالہ کے حسن کے
پیرایے مین صباحت بار اور ملاحت نثار

بنا۔ حسن سبز مین نمک ریزی تیری ہے
گل اندامون کے پسینے مین عطر بیزی
تیری ہے۔ سینے کے حسن خیز اور
لذت ریز ٹیلے سے دل جو اور خود رو
جوے شیر بن کر جاری تو ہے۔ چشمۂ
چشم سے سرشک بن کر مصروف
گہر باری تو ہے خم فلاطون تیرے
بیت الخلا کا ایک پرانا اور چھوٹا
لوٹا ہے۔ عصاے موسے تیرے
مات کا ایک معمولی سونٹا ہے۔ اپیکور[1]
تیرے خوان نعمت کا ایک حریص
بلا ہے۔ ڈارون[2] تیرے صحراے
وحشت کا ایک بے تمیز گورلا[3] ہے
خزانۂ حکمت کی دانش آموز کلید
تو ہے۔ نحس اکبر اور ہلال عید تو ہے
شہد کی مکھی کا معلق ایوان تیری انجینیرنگ
کا ادنے نمونا ہے۔ جس مین نہ اینٹ
ہے نہ لکڑی ہے نہ سرخی ہے نہ چونا
ہے۔ چینیون کی ناک تیرے ہی

قاعدے کے رو سے محذوف جس
کے شاہد عادل جملہ چینی ظروف۔ اونٹ
کے معدے مین پانی کا مضبوط اور
محفوظ خزانہ تو ہے۔ عجائب خانۂ
رحم مین دم مین دم ہو کر نبی آدم کا
آب و دانہ تو ہے دنیا مین ہر شے
تیرے آئین قدرت کی صحت کی
دلیل ہے۔ تیرے قوانین سے
برگشتہ ہمیشہ سرگشتہ علیل اور
ذلیل ہے۔

شاعرون کے آئینۂ خیال کی
صیقل تو ہے۔ اُن کی فکر کی چشم
بصیرت کا کاجل تو ہے۔ وہ تیرے
پر نعمت دسترخوان کے زلہ ربا
ہین۔ صاف تو یہ ہے وہ اور تو دونون
آپس مین کاہ و کہربا ہین۔ شعرا کی بہار دانش
توہے۔ اُن کی وجہ آفرینش تو ہے
تجھ سے دنیا مین اُن کا وجود اور
اُن سے تیری زینت ہے یہی

[1] ایک حکیم کا نام ہے جو حکماے کلبیین کل کو یا مقتدا تھا اس کا قول ہے کہ کھاؤ پیو اور خوش رہو
[2] ایک انگریزی حکیم کا نام ہے جس کا قول ہے کہ آدمی ابتدا مین بندر تھا [3] ایک بندر کی قسم کا بندر

شاعری نصف کرامت ہے۔ مقناطیس و آہن کا محبت انگیز اور حیرت خیز تعلق تیری بہار اور اُن کے افکار مین تیرا دل رُبا اور مسرت بار نغمہ اُن کے خیال کے ہر تار مین شاعر کا دماغ تیرا جواہر خانہ ہے۔ اُس کے لب پر تیرا ہی ترانہ ہے۔ اُس کا دامن خیال تیری گہر افشانیون سے گنجینۂ معانی ہے۔ خاقانی اور قاآنی کی زبان پر آخر یہ کس کی کہانی ہے۔ سچا شاعر تیرا سچا فدائی ہے۔ انکشاف حقیقت اشیا اور ادراک مہر و ولا مین ہر شاعر کا تو باخبر رہبر ہے۔ اور دنیا مین وہ تیرا سچا پیغمبر ہے۔ تیری شمع محبت سے تمام شعرا کی قندیل دماغ روشن ہے۔ اس لیے اُن کے کلام کا دیکھنا بھی عین تیرا درشن ہے۔ اُن کی زبان کو آب حیات اور آب کوثر سے تو دھوتا ہے۔ اُن کے اذہان مقدر کے خیال کی لڑیون مین مضامین تازہ کے موتی تو پروتا ہے۔ یہ تیری بدولت ہے کہ شاعری عمر جاودانی کی دلیل ہے۔ یہ تیرا فیض ہے کہ شاعری مادہ پر جوش حقیقت کی سبیل ہے شاعری ورق خیال پر تیری عکسی تصویر ہے۔ اسلیے ہر فکر تازہ کی روشنی مین تیری تنویر ہے۔ شاعر تیرے خمخانۂ لذت کا متوالا ہے۔ جب ہی تو متوالون مین اُس کا سب سے بول بالا ہے۔ تیرے ایک غیر مکمل نسخے کا نام علم الابدان ہے۔ حکمت فلسفہ فلاحت جغرافیہ یہ سب تیرا فیضان ہے۔ اپنے غیر مقلد نامردون کی وقتی تسکین اور مصنوعی آسایش و نازش کے لیے کف ابابیل اور ماہی سقنقور تو ہے۔ مردم گیاہ مین قوت باہ۔ تریاک مین اماسک۔ اور انگور مین سرور تو ہے۔ نیش عقرب مین سم ہے زبان سگ مین مرہم ہے شیران مین

خون خون مین قوت روانی - کہین آگ
عندلیب کے خوش آہنگ چہچہون
کہین خاک - کہین باد - کہین پانی -
سے سامنے پر گل افشانی - کہین میان
بوڑھون کی سستی - جوانون کی
تانسین کی تان - کہین حضرت داؤد
چستی - لڑکون کی اچھل کود ہے
کی خوش الحانی - کہین حسان کی معجز
خلقی قوتون کے جلانے کو
بیانی - کہین برک[1] کی لسانی - کہین
آتش بے دود ہے - کہین مجذوب
فلاطون کے سر کا شور ہے - کہین
کی بڑ - کہین موسیٰ کی لن ترانی ہے
نادر کی خونخوار طبیعت - کہین نپولین[2]
سحر جادو کرامت یہ سب تیری
کی نادر ہمت - اور فولادی عزیمت
پرانی رام کہانی ہے - بہار ہر سال
اور کہین رستم کا اہرمن گسل زور ہے
تیرا جادو جگاتی ہے - خزان انسانکو
عقیق شجری کے جگر مین حیرت بار
تنزل اور انقلاب کا سبق تیرے
نقش و نگار جہان نہ عقل کی رسائی
مکتب مین پڑھاتی ہے - ہزار رنگ
نہ قلم کی گنجایش - نہ کار پرکار - بے
سے تیری پرستش دنیا مین جاری ہے
حصولی تیری جیب جنبش مین
بودھ - زردشت - رام - لچھمن اور
کہان ہے - زخم جگر پر شش بن کر
مغربی رفارمر کے کاندھے پر تیری
مگس ران ہے - اربعہ عناصر کی
سواری ہے - کہین کوئل کی کوک
قوت پر تیری فیض سرشت سلطنت
اور فاختہ کی کو کو کا اثر افشان
کی بنیاد ہے - اس لیے ہمیشہ سرسبز
سوز و گداز ہے - کہین موسیقار
ہمیشہ یک رنگ اور ہمیشہ آباد ہے
کی منقار شرربار سے حیرت انگیز
کہین عقلا کا قفل دہن ہے کہین
انداز سے نغمہ پرداز ہے - کہین
شعرا کا ذوق سخن ہے کہین گنہگار

[1] برک انگلستان کے ایک مشہور فصیح اور مقرر مدبر سلطنت کا نام ہے ۱۲
[2] فرانس کا ایک بہت بڑا فاتح فرمانروا ۱۲

کے لیے کیفر کردار کی وار ہے۔ کہین
خوش اطواری کے برقع مین تحسین
و آفرین کا سزاوار ہے۔ کہین جام
رذالت کے قلب مین کم ظرفی کی
دردی ہے۔ کہین شرفا کے دماغ
مین نشۂ ہمت وجوانمردی ہے۔
کہین نود ولتون کی بدنما خودنمائی۔
کہین کم ظرفون کی ذلت درآستین
خودستائی۔ کہین فضول گویون
کی سامعہ گزا بیہودہ سرائی۔ کہین سفہا
کی غیرت غارت کن بے حیائی کہین
دغابازون کی جوفروش گندم
نمائی۔ کہین جہلا کی پرشور وشر
ہرزہ درائی۔ اور کہین گمنامی کی بے معنی
خویشتن فراموشی ہے۔ کہین بنجہاکا
مرتبہ افزا انکسار۔ کہین کملا کا عالی منشا
اعتذار۔ کہین اُمرا کا صداقت آثار
افتخار۔ کہین غیرت مندونکی توکل
آموز اور طمع سوز بے پروائی کہین
نیک نیتون کی دل خوش کن بغیر تقاضا
پارسائی۔ کہین آزادون کی سربکف

اور اثر در جلوحق سرائی۔ کہین
جوان مردون کی صف شکن
جان بازانہ زور آزمائی۔ اور کہین
خردمندون کی ہزار مصلحت در
آغوش خاموشی ہے۔ ہر چیز کے
حسن کا تو ہی ضامن ہے ہر شے
کی نمو کا تو ہی معاون ہے۔ جملہ اشیا
مین تو ہی ساری ہے۔ اس کا شاہد
ہر پھول پھل اور ترکاری ہے کہین
تکبر کی سیہ مستی کی کالی گھٹا بن کر
رذیل النفس اور بد اصل حکام کے
مطلع خصلت پر چھایا۔ کہین ظلم کے
لباس مین شوق داب و رعب بنکر
سیکڑون خودسرون کا سر کھایا۔
کہین کم بینون کی اپنے لباس زری
سونے کی گھڑی۔ اور فیل دندان کی
چھڑی پر حقارت انگیز مضطر نظر ہے
کہین نخوت کی مصیبت سرشت تبختر
سے اُنکا دائمی درد سر ہے۔ کہین
ہمدردی انسان کا فوارہ بن کر انسان
کے سینے سے اُچھلتا ہے کہین سنگدلونکی

سنگ دلی کی چکی سے غربا کے دلونکو
دال کی طرح دلتا ہے۔ کہین ناصیہ
سعادت پر امید خیز اور بلند طالع
اختر نورانی ہے۔ کہین شمشیر طبیعت
مین شقاوت کا سم آلود پانی ہے
کہین توکل کی بے غل و غش خوش
حالی۔ کہین جنون مین بے خلش
فارغ البالی۔ تیرے قانون کی مخالفت
کی تعزیر اُس سے طبیعی طور سے
بغل گیر ہے۔ تیرے مجرم کو نہ حاجت
حاجت نہ قید محبس۔ اور نہ پابندی
زنجیر ہے۔ کہین شوہرون کے زخم
جگر کے لیے پاک دامن بیبیون کے
محبت ریز تبسم کا مرہم ہوا۔ کہین
کہیون کی شیرین کلامی مین گھل
مل کر لچّون کی دل خراشی کے واسطے
میٹھا سم ہوا۔ انگریزون کے دل مین
قومی ہمدردی کا جوش بن کر آیا۔ مسلمانون کے
گھر مین نفاق آموز سیہ دوش بن کر آیا۔
کہین عورتون کا حجاب بن کر اُن کی
عصمت کی حفاظت کو نقاب ہوا۔

کہین شرم بن کر اُن کے خیمۂ عفت کی
طناب ہوا۔ کہین اولاد کی تمنا
بن کر عورتون کے بار حمل کی متنوع
تکلیف اور بدمزگی کو گھٹاتا ہے پھر
کہین رحمت در کنار اور مسرت بار
محبت مادری کا آنسو بن کر نقش
تکلیف پرورش کو اُن کے دل صفا
منزل کی لوح سے یک قلم مٹاتا ہے
کہین آمون مین ہزار رنگ ہزار شکل
اور ہزار لذت ہے۔ کہین لذت
مین ہزارون قسم کی چاشنی اور
لاکھون طرح کی لطافت ہے کہین
آفت بار اور کہین قیامت خیز ہے۔
کہین پیام صلح اور کہین شوق رستخیز
ہے۔ کہین نپولین کی کشور کشائی
اور ملک گیری کی خواہش اور ہمت
کی بارود سے برسون ممالک یورپ
وافریقیہ مین شعلہ برسایا۔ کہین جنگیز
کی خونخوار طبیعت کے رنگ مین
خون ریز بدلی بن کر سارے ایشیا
پر چھایا۔ کہین زنخون کی نحوست

بنیاد نہاد کی گھریا مین عورتون کے
خوش نما ناز و ادا کا کشتۂ خام ہوا۔
کہین خلاف وضع فطری مردون مین
لعنت ریز اور غضب انگیز شوق اغلام
ہوا۔ کہین ہوائے نفسانی کا جھٹکا بنکر
سیکڑون آدمیون کی خصلت اور
اصول کی مکر کو توڑا۔ کہین مدبرون اور
وزیرون کی حکمت عملی کی کامیابی کی
گردن کو کمزوری خصلت کے پنجے
سے مروڑا۔ کہین ہیجڑون کے چہرے
پر دائمی بے رونقی کی لعنت بن کر
برستا ہے۔ کہین انسان کو شش و پنج
حیص و بیص اور پس و پیش کے شکنجے
مین رکھکر کستا ہے۔ کہین پاکدامن
محبوب کے رخسارۂ پر نور کا غازہ ہے
کہین کنواری عورت کے بشرے پر
حسن کا گل تازہ ہے کہین عورتون
کے دل کی موم آسا نرمی۔ کہین انکی
محبت کی مزہ دار اور خوش گوار گرمی
کہین حرام زادے کی رسّی بن کر دراز
ہوا۔ کہین چشم بصیرت بن کر ہمارے

دلون پر بار ہوا۔ کہین کم اندیشون کی
بد اندیشی اور منافقون کے دل کا غبار
ہے۔ کہین انسان کے دل مین شرک
و حسد کا خار ہے۔ کہین ہو نہار
بروے کے چکنے چکنے پات۔ کہین
شیرین زبانون کی میٹھی میٹھی بات کہین
خانۂ مروت بن کر خراب و برباد ہوا۔
کہین خانۂ احسان مین بسکر آباد ہوا۔
کہین نامور بننے کا شوق ہے۔ کہین
گم نامی کا ذوق ہے۔ کہین مجنونانہ
بیخبری ہے۔ کہین ہٹ دھرمی
بدمعقری اور خود سری ہے۔ کہین ہیر
من خس ست اعتقاد من بس ست
کی صدا ہے۔ کہین دہن خلق من نقارۂ
خدا ہے۔ کہین حال و قال کی مستی
کہین شرک و بدعت کی دراز دستی
تیرے فیض ترقی کا خاص و عام مین نامہ
نام ہے۔ تیری پر جوہر شمشیر قدرت کا
دینا ایک مرصع کارنیام ہے کہین
افعال کا خجالت و ندامت مآل
سینہ خراش خنجر ہے۔ کہین ضبط و

تحمل کی بے ضرر اور مصلحت اثر سپر ہے۔
کہین قدر افزائی نور کے لیے شب دیجور
ہوا۔ کہین قیمت افزائی ہوش کے لیے
بیہوشی کا سرور ہوا۔ تیرے امساک کا
نام خشک سالی ہے۔ تیرے زمانہ
انحطاط کی تعمیر پیرانہ سالی ہے۔ کہین
بی بی کی سچی ہمدردی اور خالص محبت
کی استوار اور مزہ دار بیڑی ہے۔
کہین ہمارے جنس دوام کے لیے
درد فرزندی کی ابد پایدار ہتکڑی ہے
تیرے مجرم کی سزا اُس کے جُرم کی
ہمزاد ہے۔ تیرا مقلد پابندی مذہب
سے ہمیشہ آزاد ہے۔

چہرہ افروزی اخلاص کے لیے
کمینے کا آئینہ ہوا۔ کسی دماغ کے جلانے
کو تکبر کا انگرا اور کسی دل کی قیمت بڑھانے
کو اُس مین محبت و اخلاق کا دفینہ ہوا
کہین بوم کی شومی کا غل ہوا۔ کہین
زمزمہ سنجی بلبل ہوا کہین فری مروتوں کا
قفل و ہان ہے۔ کہین بدزبانون کی
آتش زبان کی جان سوز زبان ہے

کہین کالبد انسانی مین شیر ژیان۔ اور
کہین گربۂ مسکین ہے۔ کہین کم اندیش
کم ہین۔ کہین دور اندیش دور مین
ہے۔ کہین ترکمانون کی خلقت کے
دوش پر خانہ بدوشی مین خانہ آبادی
کہین کافران سیہ پوش کی خصلت
کی پرجوش و خروش مشہور آزادی
کہین بات مین خلش خار۔ کہین گونگے
کے سکوت کا اسرار۔ کہین دامن
تبسم مین ہزار گلزار۔ کہین کسی کے
چہرے پر خدا کی پھٹکار۔ روح کے
قالب مین مسئلۂ تناسخ کے رو سے
ہمیشہ نیا جنم لیتا ہے۔ موت کے
آغوش عاطفت مین آخر چلکر
دم لیتا ہے۔ کہین قُم باذنی کا ترانہ
ہوا۔ کہین موت کا بہانہ ہوا۔ کہین
موسیٰ کی لن ترانی ہے۔ کہین یوسف
کے پیرہن مین محبت کی بو بن کر
یعقوبؑ کی قوت روحانی ہے۔
کہین بانگ جرس کی اُداسی اور
سناٹا بن کر ہمارے دلون پر چھایا۔

کہین کسی پرانے اور ویران گنبد مین
وحشت انگیز اور مہیب صدا بن کر
کانون مین سمایا۔ کہین روحانی
بلند پروازی سے جوگیون کا گٹکا
ہے۔ کہین غریب جاہل عورتون
کی تسکین کے لیے ٹوٹکا اور اُن کو
ٹھگنے کے لیے فقیرون کا لٹکا ہے۔
کہین اپنے جوش کی پرلذت تراوش
کے لیے عیاشون مین بلا کی بدمستی ہے۔
کہین حیوانی خواہشون کے روکنے
مین طبیعت کی طبیعی زبردستی ہے۔
کہین درّاک کی تیزی سے ہر دم ہمارے
لیے تازہ عذاب ہے۔ کہین اُس کی
کمی سے ہر طرح کی طمانینت اور ہر قسم
کی عافیت کا فتح الباب ہے۔ کہین
اپنی عظمت اور اپنی ہیبت کی
شان ہے۔ کہین بحر زخّار اور کوہ
عظمت نشان ہے۔ شیطان
تیرے مجرمون کے جرم کا خیالی رفع الزام
ہے۔ مسرت عافیت اور صحت تیرے
وفادار عقیدتمندون کا منظور شدہ

انعام ہے۔ کہین دانۂ خشخاش کی روح
مین بیوست بن کر خشکی دماغ لالہ۔ کہین
بصرت افروزی خلائق کے لیے باغ لالہ
اور کہین تسکین فروشی دل عشاق
کے لیے داغ لالہ۔ کہین گل افشانی
سامعہ کے لیے زمزمہ سنجی ہزار ہے
کہین بوم کی آواز دل آزار دنحوست با
ہے۔ کہین چھاتی سے شیر شریان
سے خون۔ ناک سے زلہ۔ احلیل
سے بول۔ بول سے چینی۔ اور مذاکیل
سے ریم بن کر نکلا۔ کہین کوہ سے
لعل۔ دریا سے صدف۔ صدف سے
موتی۔ موتی سے چونا۔ چونے سے
دھوان۔ اور سینۂ مادر گیتی سے
زر و سیم بن کر نکلا۔ کہین شریف
عورتون کی عصمت کا پایدار حصار
ہے۔ کہین چھنالون کی بے حیائی
اور ہوائے نفسانی کا برق رفتار
رہوار ہے۔ کہین سبزہ کہین سرنگ
اور کہین ابلق ہے۔ کہین ملاؤن
کی بدنام۔ نافرجام۔ اور ہمیشہ ناتمام

زق زق اور بق بق ہے۔ بجلی تیرا عبرت
آموز اور ہیبت انگیز تازیانہ ہے
آسمان تیرا بے ستون اور بوقلمون
شامیانہ ہے۔ کہین نادر کی
خون ریز تیغ ہمت کا پانی ہے۔
کہین کسریٰ کے عدالت بنیاد قصر
طبیعت کا بانی ہے۔ کہین تنگ چشمی کا
خار بن کر نجلا کی نظر مین در آیا۔ کہین
سیر چشمی کے سیلاب سے دریا دلون کے
حوصلے کی باڑھ کو اور بڑھایا۔ کہین
عقلا کا بڑا ہوش و گوش ہے۔ کہین
حمقا کا خواب خرگوش ہے۔ کہین
منافقون کے دل کی تاریکی کہین حکما
کی عقل کی باریکی۔ ہوا کی آنکھ مین
الوپ انجن کا علمی سرمہ لگایا۔ دریا
کے کاسۂ دل مین موج کی غیر محسوس
انگلیون سے قدرتی جلترنگ بجایا۔
گرگس کی قوت بصارت اور عمر کی
درازی تو ہے۔ طاؤس کی خوشخرامی
اور عنقا کی بلند پروازی تو ہے معصوم
اطفال کی بے بسی تو ہے یتیم

لڑکون کی ماتم انگیز بے کسی تو ہے۔
کہین شیخ چلی کا خیالی پلاؤ بن کر
دماغ کی ہانڈی مین بے آگ پانی کے
پکتا ہے۔ کہین بلبل مضامین بن کر
شعرا کے شاخسار طبیعت پر چہکتا ہے
رزم و بزم مین تیرے جوہر کھلتے ہین
باغ و راغ مین تیری قدرت کے غنچے
کھلتے ہین۔ دریا تیرا قاسم زمین ہے
زمین تیری امین ہے۔ رندون کے
دلون مین لذت ناے و نوش۔
روح بیکس (رب النوع شراب) کے
قبۂ دماغ مین صدائے بدہ بدہ
بنوش بنوش۔ انسان اور حیوان
کی پرورش کے لیے ہزارون قسم کا
اناج ہوا۔ عروسان چمن کے سرون
کے لیے پھولون کا خوشرنگ تاج
ہوا۔ کہین کج اندیشون کی طبیعت کا
بل ہے۔ کہین کلید رزق گدا کی شکل
مین پاے لنگ اور دست شل ہے
کہین۔ ع۔
چار پائے بر و کتابے چند۔ ہے۔

کہین ذہن نقاد - طبیعت خداداد -
اور فکر بلند ہے - بہار آفرینش تیرا
البم[۵] ہے - دفتر ہستی تیرے روزنامچہ
قدرت سے ایک کالم ہے - کہین
فکر معیشت اور کہین دغدغۂ محشر
ہے - کہین جان سوز باد سموم اور کہین
صحت در برصرصر ہے - کہین مرگ مفاجات
کے شعلے سے سیکڑون نارسیدہ
خرمن امید کو جلا کر خاک کیا - کہین
ہزارون دامن تسکین کو ناخن یاس
سے چاک کیا - حیات سے مستفید
ہونے مین موت کی دھمکی کی ضرورت
ہے - تیری دورخی تصویر یہ انسانی
سیرت وصورت ہے - کہین شیر مردون
کی ہمت کی قوت کا فولادی پنجہ ہے
کہین حساد کی دائمی سزا کے لیے رشک کا
پر عذاب شکنجہ ہے - کہین رحم کی
سیپی مین ایک پانی کے قطرے
کی خلقت آفرین قطرہ زنی - کہین سینے
کے ماتم خانے مین تپاک قلب کے

ہاتھون سے مصروف صد ہنر سینہ زنی
طوفان نوح تیری ایک غیر معمولی حرکت
تھی - من وسلوے کی بارش تیرے
نعمت خانے کی برکت تھی - رندون
کی نشیلی آنکھون مین خود غرضانہ
قدر وقیمت ساقی - بعض طبیعتون مین
پرذلت لذت قرمساقی - کہین احتیاج
کے مکتب مین شیرون کو روباہ مزاجی
کی تعلیم - کہین خدا پرستی مین شیوۂ
رضا وتسلیم - کہین خردمندون مین عقل
سلیم - کہین چنگ ورباب کی غلغلہ انگیز
آوازمین روحانی مسرت اور لذت -
کہین چشم وابرو کے حسن خیز ناز واندا ز
مین وجدانی لطف اور کیفیت کہین
کوتاہ گردن اوندھی پیشانی - کہین
پاے لنگ سے حرامزادے کی
نشانی - کہین چورون مین سینہ زوری
کہین سینہ زورون مین چوری کہین
حکمت چین - کہین حجت بنگالہ کہین
سامری - کہین گوسالہ کہین غربا کی

[۵] مرقع تصویر ۱۲

خستہ حالی۔ کہین مفلسون کی بے پروبالی۔
ہمایون ہما کی استخوان خواری سے
قناعت آموزی کی کوشش پشم کے
پشمینے سے پولینڈ[۱] کے نازک اور
خوبصورت کتون کی پوشش قارون
کے گنج طبیعت مین امساک کا زنگ
تو تھا۔ حاتم کے باغ طبیعت مین بہار کا
رنگ تو تھا۔ انسان کے بشرے مین
سعادت و شقاوت کی نشانی تو ہے۔
سچ تو یہ ہے کہ علم قیافہ کا اصلی بانی
تو ہے۔ اربع عناصر تیری چاربیتی کی
کی تقریر ہے۔ ہر سبز پتے پر تیری معرفت
کا قانون تحریر ہے۔ طبیعت انسانی
پر فقط تیرا ہی اجارہ ہے۔ مادرزاد
شاعر کا خیال تیرا قدرتی فوارہ ہے
فاختہ کے گلے مین طوق منت تو ہے۔
صوفیون کے دلون مین ذوق جنت
تو ہے۔ کہین نطفے کی صورت مین
شیرۂ جان شیرین کا شقاق قوام
ہوا۔ کہین دماغ کی تروتازگی کے

خیال سے صاف روغن بادام ہوا۔
کہین تقاطر امطار ہے۔ کہین موسلا
دھار ہے۔ کہین دولت کی حفاظت
کے لیے انسان کی کھال کی کینچلی مین
مارگنج ہے۔ کہین مجذوبون کے پیرایے
مین یاوہ گو۔ کہین ظریفون کے روپ
مین بذلہ سنج ہے۔ کہین بددماغی اور
زود رنجی سے اپنے اور دوسرون
کے لیے آفت جان ہے۔ کہین
خوش اخلاقی اور خوش طینتی سے
شیوۂ ستودۂ مرنج و مرنجان ہے
کہین گوزن کے سر سے خودرو شاخ
بن کر چمکا۔ کہین سانپ کے مُنھ سے
جہان افروز من بن کر دمکا۔ کہین
طاؤس کی خوشنما طنّاری۔ کہین
روباہ کی مشہور دم بازی۔ کہین لذت بار
عصبی تار مین ہڈی کی طاقت۔ کہین
انزال مین سریع الزوال۔ زود فراموش
جان فرسا۔ اور سراپا ذلت راحت۔
زبان سگ مین قدرت اندمال جراحت

[۱] یورپ کے ایک سرد ملک کا نام ہے جہان کتے بدن پر بڑے بڑے بال رکھتے ہین ۱۲

توہے۔ بندر کے تمسخر امتزاج مزاج مین
قہقہہ خیز شرارت تو ہے۔ لڑکون
کے چوتڑون مین نے سواری کی خواہش
کی خارش۔ دانۂ بواسیر سے بے شان
گمان خون کی بارش۔ کہین لعاب دہن
سے آب حیات کا کام لیا۔ کہین حرف
تسلی سے دل ساتھام لیا۔ کہین شہید
تبسم دیت عشوۂ خوبنہا۔ کہین مظلومون
کی آہ۔ کہین ظالمون کا قہقہا۔ کہین
بندرون مین بیجا شوق نجاری کہین
بوالہوسون مین ہوس کی لاعلاج بیماری
انسانون مین میان مٹھو تیرے طوطے
ہین۔ تیری زنبیل قدرت کے کنج عجائب
مین ہزارون عمر و عیار پڑے سوتے ہین
کہین کھوٹے کھرے کا عقدہ اپنے چلن
سے کھولے۔ کہین یاقوتی زبان سے
سراسر موتی رولے۔ دنیا تیری قدیم
بستی ہے۔ اس مین سب سے نمایان
تیری بلندی و پستی ہے غیر تمندون
کے چہرے پر عرق انفعال تو ہے۔
حاجت مندون کی صورت سوال تو ہے

کہین بدمزاجی کے عیب سے ہر شخص کا
عذاب جان ہوا۔ کہین مان نہ مان
مین ترا مہمان ہوا۔ کبھی زندگی کی لڑائی
مین مغلوب الغیظ ہو کر بے سپر ہوا۔
کبھی جوانمردون کی حفاظت آبرو
کے لیے ضبط و تحمل کا چار آئینہ اور
بکتر ہوا۔ کہین ضبط مزاج سے ہمارا
حصار عافیت ہے۔ کہین بزدلی اور
خرد ماغی سے ہمارا دائمی سبب ادبار
و مصیبت ہے۔ کہین عریانی مین اصلی
لباس انسانی۔ کہین کتون مین قدرتی
پاسبانی۔ کہین نیا بدزگرگ چوپانی
کہین گرگٹ ہونڈ کی ناک مین شنکار کی
بو۔ کہین سگون مین حلی العموم وفاداری
کی خو۔ کہین چیل کے گوشت مین
خاصیت جنون تازی۔ کہین الو کے
گوشت و پوست مین قدرت
احمق سازی۔ کہین تعلقات زن و
فرزند سے کسی کا بار سر دوش۔
کہین کم خرچ بالانشین محبوبہ کی

بدولت سبک دوشی سے ہم
آغوش۔ توجس کا کھاتا ہے۔ اُس کا
گاتا ہے۔ توہی کمینون کی زبان سے
احسان جتاتا ہے۔ خصلت انسانی
مین تیرے رنگ کو ردّ و بدل نہین
تیرا ہی جوہر اصلی کسی تیزاب سے حل
نہین۔ تیرا چراغ ماہ شب افروز کسی
طوفان کے جھونکے سے گل ہو نہین
سکتا۔ تیرے گلستان قدرت مین
کسی تدبیر سے بوم بلبل ہو نہین
سکتا۔ شراب فقط تیری عقدہ
کشائی سے بدنام ہے۔ وگرنہ
دختر رز کے ذمّے اور کیا الزام
ہے۔ چاپلوسی مین ہزارون قسم کی
ضمانت تو ہے انسان مین ہزارون
قسم کی عادت تو ہے۔ کبوتر کو تو نے
ہمارا قاصد بنایا۔ تب تو کہین یہ مُشت
پر بے پر و پا پر مین پروانہ لایا۔ کہین
بالکل ہٹ کہین تریاہٹ ہے
کہین سوتون کے آپس کی
تسکین سوز اور آفت بارکھٹ
پٹ ہے۔ کہین ڈوبتے کو تنکے کا
سہارا۔ کہین انتظار کے خنجر آبدار
سے بے پانی کے وار انیارا۔
سوزن طمع بن کر خردمندون کی
ہمیشہ بیدار آنکھون کو توسیتا ہے
جونک بن کر حفظان صحت کے
لیے ایک عالم کا خون تو پیتا ہے۔
کہین عورتون سے صفِ جنگ
مین مردون کا کام لیتا ہے۔ کہین
زبان سے کار تیغ بے نیام لیتا ہے
بے حیاؤن کے دل کی شرم سوز
دلیری تو ہے۔ بھوک پیاس اور
سیری تو ہے۔ خیال رنج کو امتداد
زمانہ کی بار دد سے تو اُڑاتا رہتا
ہے۔ خیال مسرت کو امید نو بہ نو
کا دست شفقت پھیر پھیر کر تو بڑھاتا
رہتا ہے فقط

راقم
فطرت
سنہ ۱۸۸۶ء

بادشاہ نسب امراض

ہمارے اس عنوان ندرت نشان کے دیکھنے سے غالباً آپ کے ناظرین ظرافت قرین گھبرا ئینگے۔ مگر ہمکو یقین ہے کہ انکی تشویش ساری تحریر کے مطالعے سے مبدّل بہ تحقیق ہوجا ئیگی اور بہت سے تعجب انگیز امراض کی مطول فہرست اُن کے ہاتھ آئیگی۔ ہمنے اپنے تجربہ مین بعض ذہین قابل اور شوخ طبع احباب کو دیکھا کہ اونھون نے اپنے چہرے کے بعض خوشنما یا بدنما داغ کی تعبیر اور رنگ زیب پھوڑے سے کی۔ ایسے پُر بہار داغ دار حضرات سے جو اس پھوڑے کی تفصیلی کیفیت پوچھی گئی تو انھون نے بیان کیا کہ اس قسم کا پھوڑا اکثر حسین اور خوشرو نوجوان کو ہوا کرتا ہے اور اوس کا داغ علامت حُسن مین گنا جاتا ہے خواہ وہ دوسرے کی آنکھ اور تجویز مین خوشنما معلوم ہو یا نہو اور رنگ زیب پھوڑے کے داغ بتانے سے اوس معمولی داغ مین ایک قسم کی غیر معمولی زینت اور عظمت آجاتی ہے اور اوس کی خوبی کا قبول کرنا ضروری ہوجاتا ہے اس سے زیادہ تحقیق اس بادشاہ نسب مرض کی نسبت اُن لوگون سے نہین ہوئی جو داغ کو باغ کیطرح دیکھتے ہین۔

ہم نے اس لفظ کی تحقیق کے لیے قبل دیکھنے کتب تاریخ و لغت کے جو اپنے خیال سے کام لیا تو یہ بات ذہن مین آئی کہ شاید کسی زمانے مین بادشاہ کے چہرے پر کوئی پھوڑا نکلا ہو۔ زخم کے خشک ہوجانے کے بعد جبکہ کوئی بدنما داغ یا نشان باقی رہگیا اور اطبا سے اوس کا مٹانا ممکن نہوا تو

معاصرین امراض روزانہ اُس
نشان عظمت نشان کی زیبت و
خوبی کی بیحد تعریف شروع کردی
اور اوس زمانے کے اطبانے بھی اس
جدید مرض کو اپنی تصانیف مین
بہ مدمرض مبارک داخل کرلیا اسکے
بعد سے جس کسی کے چہرے پر کوئی
نشان یا داغ ہوا اور اوس کی
بدنمائی سے وہ گھبرایا فوراً اوسنے
اورنگ زیب پھوڑے کی عجیب پٹی
اُسپر باندھ اپنی خوبصورتی کی
تائید مزید مین اوسکو استعمال کیا۔
اطبائے وقت نے کچھ معمولی
علامتین بھی اس حسن افروز پھوڑے
کی کتابون مین لکھدی ہون گی مگر
شاید آج بہت کم لوگ اون کو
جانتے ہین۔ اورنگ زیب پھوڑا
اب اکثر ذلت انگیز اور حقارت خیز
امراض چھپانے کا ایک محفوظ سرپوش
ہے اور خدا جانے کن کن داغون
اور نشانون کی مدحت سرشت

تاویل اس نام سے کی جاتی ہے اور
کتنے بدنما اور ذلت افزا داغون
کے نام یہ شاہی بیماری آتی ہے۔
بعد اس کے ہم نے اپنی رائے
کی تائید کے لیے ایشیاٹک سوسائٹی
اپنے دقیانوسی کتب خانے۔ اور
بھی چند پرانے مخزن کتب قدیمہ
مین نہایت توجہ اور مشقت سے
اس مرض کی تلاش اور تحقیق شروع
کی۔ دو تین برس کی تلاش مین الحمدللہ
اب یہ عقدہ حل ہوا اور تحقیق کا
ایک دریا ہماری نظر کے آگے
موج مارگیا۔ ہمارے اپنے کتب
خانے اور بعض قدیم اور نامی
کتب خانون مین فن طب کی نہایت
قدیم اور بیش بہا چند کتابین ہماری
نظر سے گذرین۔ جن کے مطالعے
سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس قسم کے
امراض مین اورنگ زیب (یا اورنگ
زیبی) پھوڑا نہایت متاخرین امراض
مین سے ہے اور اس قسم کے بادشاہ

نسب امراض کی ایک بہت بڑی
فہرست ہے اور اون کی نسبت
اون کتابون مین خاص فصلون مین
حکمانے بڑی شرح و بسط کے ساتھ
بحث کی ہے۔ صاف معلوم ہوتا ہے
کہ سلطنت کے زائل ہوجانے کے
باعث یہ امراض بھی رفتہ رفتہ
معدوم ہوتے گئے اور آخر کار نہ
مریض رہے نہ معالج۔ اس زمانے
کے اطبانے تو شاید اون کتابون کو
دیکھا بھی نہین ہے۔ لیکن اطبائے
قدیم نے ان بادشاہ نسب امراض
کی کیا کیا نازک۔ غیر ممتاز۔ اور دلفریب
علامتین لکھی ہین کہ جن کے دیکھنے
سے اون بزرگوارون کی قابلیت
اور جودت طبیعت کا بخوبی اندازہ
ہوسکتا ہے۔

اللہ اللہ سلاطین ماضیہ ایشیائی
کی کیا جلالت اور عظمت تھی کہ مرض
مین انکی مجرد نسبت سے ایک خصوصیت
طبعی پیدا ہوجاتی تھی اور اوس خصوصیت
اور عظمت کا اثر آج تک اس قدر
باقی رہگیا ہے کہ اورنگ زیب سا
پھوڑا داغدار اور گلدار چہرون کا
نقاب عظمت و زینت مآب بنا ہوا
ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ امراض
کو سلاطین کی نسبت سے عزت
حاصل ہوتی تھی اور ایک زمانہ یہ ہے
کہ ہندوستان مین بہت سے
واقف کار اور تجربہ کار شرفا بہت
سے بادشاہ نسب لوگون سے
نسبت کرنے کو مصیبت و ذلت
سمجھتے ہین گو وہ زبان سے اس کا
اقرار نکرین۔

اب ہم اون بادشاہ نسب امراض
کی جو ہماری تحقیق مین آئے ہین ایک
فہرست مع فہرست کتب ذیل مین
درج کرتے ہین اور امید کرتے ہین
کہ جن حضرات کو ہم سے زیادہ فرصت
اور سرمایۂ کتب طبیہ ہے وہ ہماری
اس تحقیق کو اپنی تائید سے اور
زیادہ چمکائینگے اور اہل ہند کی

معلومات کو اس تاریخی مسئلے کی
نسبت بڑھا کر ملک کو فائدہ پہنچائینگے
اورنگ زیب پھوڑے کے
ہم قالب امراض :- کیکاؤسی کابوس
تاناشاہی مالیخولیا - شدّادی داد
چنگیز خانی بول الدم - شیرشاہی خارش -
تیمورشاہی نقرس - سلیم شاہی گھیگا -
فناشاہی نواسیر - خلجی فالج -
جمشیدی رعشہ - بطلیموسی ذیابیطس
راونی جلندھر - کالاپہاڑی بخار - بخیتی
ناخنہ - لندھوری ہیضہ - نمرودی آتشک
فرعونی رعونت - محمدشاہی سجۃ الصوت
حجاجی ایلاؤس - یزیدی سوزاک -
مروانی قولنج - اردشیر دنبل - شاہجہان
پھنسی - فرخ سیر دردسر - داراشکوہ
رباج افرسہ (کوزہ پشتی) عظیم الشان
سرطان - نورجہان جھائیں - نادربوسیر
جہانگیر اختلاج - منصور ناسور :-

شواہد کتب :- معالجۃ السلاطین
فی امراض المحتاطین - مخزن الامراض
فرہنگ دقیانوسی - قرابادین عادل شاہی
نوادرات عالی - تجربات جعفری
معالجات حکیم عبید زاکانی - شفاء
السلطان صاحبقرانی - ہندیۃ العلاج
ملادوپیازہ دیگستانی - سفرۃ الامراض
فناشاہی - لغات الامراض علامہ
بیمارستانی - قابض الارواح حکیم
غوث خان سوداوی - مفاجاۃ الاموات
ملاغسّال الدین گورستانی - حقنۃ
الخلل فی حقائق العلل حکیم فتح خان
اسہالی - قارورۃ القول فی تقریر البول
حکیم شانۃ الدولہ ریگستانی - باؤ پدارتھ
مصنفہ بھٹ جی پدماننڈ پرپون نگری

راقم

آزاد

حُسن کا مالیخولیا

دوستانہ اور بے تکلفانہ گپ شپ

مرزا سعادتمند۔

مرزا ہوشمند۔

ہ۔ (س کو خطاب کرکے) تم سے تو مہینون مین نہین ملاقات ہوتی ہے۔ معلوم نہین تم آج کل کس فکر مین پڑے پھرتے ہو۔ خیریت تو ہے۔

س۔ جی ہان خیریت ہے۔ ادھر کچھ چند دنون سے مزاج نادرست تھا اس کے علاوہ مہینے بھر سے مہمانون کی وہ یورش رہی کہ گھر سے قدم نکالنا دشوار تھا۔ کہو تمھارا ادھر کیا حال رہا۔ تمھارے متعلق تو کالج سے باہر تک نہایت دلچسپ اور گرما گرم خبرین مشہور ہین۔

ہ۔ (گھبراہٹ کی خوشی کی ادا سے) وہ کیا۔ وہ کیا؟

س۔ کیا خوب تجاہل ہے۔ ارے میان وہی قتل عام جو تم نے برپا کر رکھا ہے۔

ہ۔ تم بھی کتنے واہی ہو۔ قتل عام چہ معنے۔ کیا مین نادریا ہلاکو ہون؛

س۔ اُن سے کہین بڑھکر۔ ماشاءاللہ

ہ۔ اس مین میرا کیا قصور ہے اگر اس کے لیے کوئی جوابدہ ہے تو فطرت ہے

س۔ خوش قسمتی کیون نہین کہتے۔ فطرت بھی خوش قسمتون ہی کو سنوارتی ہے۔

ہ۔ مین چاہتا تھا کہ کسی روز تم سے تخلیہ کی ملاقات ہو تو مین کچھ اپنے خیالات بعض اپنی خاص حالتون کی نسبت تم سے ظاہر کرون اور تمھاری راے سے فائدہ اٹھاؤن

س۔ مین کیا اور میری راے کیا۔ یہ تمھارا حسن ظن اور خلوص ہے کہ تم مجھے اپنے امور مین راے دینے کے قابل سمجھتے ہو۔ ورنہ۔ من آنم کہ من دانم۔

ہ۔ نہین نہین یہ کیا بکتے ہو۔ واللہ

تم ہی تو میرے کالج کے دوستون
مین ایک شخص ہو کہ جس کی راے
کی میرے دل مین وقعت ہے اور
جس پر مین پورا بھروسا کرتا ہون۔
حسن بیشک ایک نعمت ہے۔ مگر
س۔ یہ تو خدا نے تم کو دی ہے۔
ہ۔ میرا فقرہ تمام بھی نہین ہونے
پایا تھا کہ تم نے دخل در معقولات
کر دیا۔
س۔ خیر ارشاد ہو اب مین ساکت
ہون۔
ہ۔ مگر اس کے ساتھ ہزارون آفتین
بھی لپٹی ہوئی ہین۔ اور خدا جانے
کن کن خطرناک گھاٹیون مین یہ
انسان کو لے جاتا ہے اور زندگی
کے کوچون مین کیا کیا ٹھوکرین
کھلواتا ہے۔
س۔ کوئی گل بھی ایسا ہے جو خار
سے خالی ہو۔ اکثر اچھی چیزون کے
ساتھ ضرر کے پہلو ہین۔
ہ۔ بیشک۔ مگر میری حالت ایک
خاص ہے اور مین بہت ہی مشکل مین
گرفتار ہوتا چلا جاتا ہون۔
س۔ پھر تم اپنے کو روکتے کیون
نہین ہو۔
ہ۔ میرے اختیار کی بات نہین ہے
دوسرے کی طبیعتون اور دلون پر
کیا قابو ہے۔
س۔ کالج مین تو تم ہم لوگون مین
سب سے تہذیب یافتہ طور کے
وضعدار اور فیشن ایبل نوجوان
تصور کئے جاتے ہو اوس روز آخر
مسٹر (ش) پروفیسر نے کہی نا دیا کہ
لندن کی گلیون مین تم پر ضرور ارمنی
بچے کا دھوکا ہوگا۔
ہ۔ اب تم مجھے بنانے لگے۔ (دل
ہی دل مین خوش ہو کر)
س۔ واقعات کا بیان اگر بنانا ہے
تو اسکا جواب میرے پاس نہین ہے
کیا تم اس کا بطلان کر سکتے ہو کہ جو
مین نے بیان کیا ہے۔
ہ۔ (مسکرا کر) نہین مین تم کو جھوٹا تو

کہہ نہین سکتا مگر ہان کسی قدر مبالغہ سے
تمھاری تقریر کبھی خالی نہین رہتی۔
س۔ اس مین حاشا مین نے مبالغہ
سے کام نہین لیا ہے انگریزی تعلیم
کا کیا یہی فائدہ ہے کہ انسان بیہودہ
طور پر مبالغہ کرے۔ ہان تو پھر یہ کہو
کہ تمھاری جان آفت مین کیون ہے
اپنے حسن سے فائدہ اوٹھاؤ۔ مزے
کرو۔ گلعذارون کے حلقہ مین چمکو۔
پری وشون کے گلے کے ہار بنے رہو۔
چشم ما روشن دل ما شاد۔ پھر
فقط کا ذکر کیا۔ واللہ تمھارے بعض
ہیجے سمجھ مین نہین آتے۔
ہ۔ سنو بھئی میری مصیبت یہ ہے
کہ ایک زمانہ مجھے چاہتا ہے اور ایک
عالم حسد کرتا ہے اور دشمن بنا جاتا
ہے۔ میری راے مین اس مین سے
کوئی فعل غیر فطرتی نہین۔ حالت یہ ہے
کہ جس قسم اور جس قماش اور جس درجہ
کی عورت نے مجھے دیکھا وہ عاشق
ہو گئی اور دو چار ہی دن مین اپنی

اداؤن اور حرکتون سے بیتابی کا اظہار
سیکڑون طرح سے کرنے لگتی ہے پھر
تو پیام ہے۔ سلام ہے۔ اشارہ ہے
کنایہ ہے۔ غمزے ہین۔ نخرے ہین۔
پان پیشکش ہے۔ جان حاضر ہے۔
افیون کھانے پر مستعد۔ جان دینے
پر تیار۔ گھر سے نکل جانے پر اصرار۔
نکاح اور متعہ پر دل سے راضی۔
س۔ کیا اس مین گھر گرہست اور
برادری اور قرابت کی عورتین بھی
شامل ہین یا وہ اس سے مستثنےٰ ہین؟
ہ۔ غضب تو زیادہ یہی ہے کہ اس
جنون مین ہر قسم کی عورتین مبتلا ہین
مین کرون تو کیا کرون۔ اور اس مین
تم ہی بتلاؤ کہ میرا کیا قصور ہے۔
نہ گھر مین چین ہے اور نہ باہر پناہ۔
ملتی ہے۔ جدھر سے ہو کر مین نکلا
نسوانی آنکھون کے فرش ہین کہ میرے
قدمون کے استقبال کے لیے بچھ رہے
ہین۔ سڑک پر سے ہو کر نکلنا مشکل ہے
ہر کوٹھے سے آتش عشق شعلہ زن ہے

س - یہ تو تم نے واللہ ایسی روداد بیان کی کہ میرے ہوش اوڑ گئے واقعی تم تو اونیس صدی کے تہذیب یافتہ مہادیو نکلے۔

ہ - مین تو تم سے دوستانہ مشورہ کیا چاہتا ہون اور تم ہو کہ دلگی کرنے پر اودھار کھائے بیٹھے ہو۔

س - نہین جی اس مین دلگی کیا ہے واقعی تمھارا قصہ محض عجیب وغریب ہے - مین تم کو اس غیر معمولی دلفریبی کی قوت پر مبارکباد دیتا ہون۔

ہ - یہ سب کچھ تو ہے مگر میری اسٹڈی مین بھی اس سے بہت بڑا فتور واقع ہوا - اور ان خیالات مین ایسا گھرا رہتا ہون کہ طبیعت کو رس کی طرف مطلق متوجہ نہین ہوتی ہے اور میری صحت بھی کسی قدر مخدوش ہو چلی ہے۔

س - حسن وعشق کا شیدا یونیورسٹی کورس کیونکر یاد کر سکتا ہے - اور اب میری راے مین تم کو چندان ضرورت بھی پڑھنے کی نہین ہے - دو چار (ایا ریس) دولتمند خاتونون یا دو ایک امیر کبیون کو لے مرو پھر عمر بھر مزے اوڑاؤ - کہان کا امتحان اور کیسی ڈگری - پھر جس کو چاہو تم خود ڈگری دو - اور جس کا مقدمہ چاہو ڈسمس کر دو۔

ہ - ہان ایسی نظیرین تو انگلستان اور فرانس مین بھی بہت ہین اور وہان بھی میرے کلاس کے لوگ بہت کچھ - مفت راچہ باید گفت - کے اصول پر بے خلش عمر بھر مزے اوڑاتے اور عیش کرتے ہین - اور اس ملک مین بھی اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور رؤسا اور عہدہ دارون مین اس کی اکثر مثالین ملتی ہین۔

س - تو پھر تم کو تامل کیون ہے - اور تم کو کھٹکا کس بات کا ہے؟ ؎

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ہ - یہ سچ ہے مگر مین اسی کی دلشکنی بھی کرنا پسند نہین کرتا ہون - اور

اس خیال کی پابندی سے مجھے
بہت تکلیف بھی ہوتی ہے۔ گو مین
اس کثیر جماعت کی تمنا برلانے سے
قور ہا مگر ہان حتی الوسع سب کی تشفی
مختلف عنوان سے کرتا رہتا ہون۔
ورنہ دو چار ہی دن مین قیامت ہوجائے
اور شاید سرکاری پاگل خانے مین
مجنونہ عورتون کے رہنے کی جگہ نہ ملے۔
س۔ اگر واقعی یہی حالت ہے جیسا
کہ تمھارا بیان ہے تو شاید سرکار کو
اون بدبختون یا نیک بختون سے
پہلے تمھارا بندوبست کرنا ہوگا کیونکہ
اس طرح کی مجنونانہ اثر پھیلانے کی
ایک چیز یلیک کے امن و عافیت کی
مخل سمجھی جا سکتی ہے۔
ہ۔ مین بھی تو اکثر انھین باتون کو
سوچکر متردد ہوتا ہون اور تم سے
مشورہ کرنے کی بھی یہی وجہ ہے۔
س۔ بازاری معاملہ تو چندان
مشکل نہین ہے مگر ہان اور دوسرے
قسم کے معاملون کا جو ذکر آپ نے کیا

وہ البتہ ہر اعتبار سے بہت خوفناک
ہین اور وہان تو آپ پر قانون کا زبردست
ہاتھ بھی پڑ سکتا ہے۔ یہ دوسری
شق بہت خراب ہے اس سے آپ
ضرور باز آئیے ورنہ قانون اور سوسائٹی
کوئی آپ کو معاف نہ کریگی۔
ہ۔ اوس مین میرا قصور کیا ہے اگر
کوئی گرہست اور قرابت کی عورت
مجھ پر مرے یا جان دے تو مین
کیا کرون پاکبازانہ مبادلۂ محبت و
اخلاق مین کیا نقصان ہے۔ تمام
تہذیب یافتہ ممالک مین اس قسم کے
معاملات ہوتے اور اون سے
اخلاقی نتیجے نکلتے ہین۔ مگر یہان تو
خیالات کا مانٹھ اس طرح بگڑا ہوا
ہے کہ ادھر نگاہ محبت کسی طرف
پھری اور بدنیت اور بدتہذیب
ہندوستانیون نے سخت آبروریز
الزام عورت و مرد کو لگا دیا اور
سیکڑون جھوٹی باتین اپنے
خیالات کی کل مین ڈھال دین۔

س ۔ فقط الزام و لزام نہین یہ ملک
تو خدا کے فضل سے ابتک اس قدر
وحشی ہے کہ ایک ادنے سے ادنے
اور رذیل سے رذیل آدمی بھی اپنی
عورت کو ذراسی بیوفائی اور بداطواری
کے شک پر ذبح کر ڈالتا ہے سیکڑون
عورتون کے ناک کان روز کاٹے
جاتے ہین بیسیون مختلف طرح سے
ایک بیوفائی کی ادا اور ادنے سی
بداطواری کے شک پر مار ڈالی
جاتی ہین ۔ ایسے معاملون مین بدکار
بدنیت اور بدنہاد مردون کی جو
سزائین ہوتی ہین اون سے شاید
آپ واقف نہین ہین ۔ وہ مضامین
بہت خوفناک اور شرمناک ہین ۔
اسلیے مین اون کے بیان کرنے
سے باز رہتا ہون ۔

ہ ۔ پھر کیا یہ سب بزدلی اور بے
تعلیمی کا سبب ہے کہ بہائم منشانہ برتاؤ
اور غیر مہذبانہ شیخی ایسے نازک
اور بے ضرر معاملون مین ہوا کرتی ہے

مجھے بھی کسی قدر اسکا تجربہ ہوچکا ہے
مگر خیر اوس خوفناک زینے تک
نہین بڑھا تھا ۔ خود میرے عزیز و
واقارب ایسے وحشی ہین کہ عورتون
کا اپنے بھائی بندون سے ہنسکر
بات کرنا کفر جانتے ہین ۔ بھلا اس
حماقت کا کوئی علاج ہے ۔

س ۔ آپ سے دوستانہ کہے
دیتا ہون کہ آپ کا جو جی چاہے
آپ کرین ۔ اپنے خیالات تہذیب
کو جس زینے پر چاہین رہنے دین مگر
للہ اس قسم کے معاملات مین ہرگز
دخل نہ آئین ورنہ سوسایٹی کی دائمی
سزا الگ آپ کو عمر بھر عذاب شدید
مین مبتلا رکھیگی اور وہ اوس صورت
مین کہ آپکی جان بچی رہی ۔ ورنہ
جب کبھی کسی ہندوستانی شریف
یا رذیل سے ایسا معاملہ پیش
آئیگا تو کتے کی موت مار کر آپ کو
ایک گڑھے مین گرا دیگا اور خوشی
سے جا کر پھانسی چڑھ جائیگا ۔

ہ - مگر انگریزون مین روزانہ عورت
و مرد مین ہنسی تفریح ہوتی ہے اور
وہ لوگ آپس مین ملتے جلتے ہین
اور امریکا مین تو اب ایسی آزادی
ہے کہ ہر عورت اور ہر مرد ایک زمانہ
معین کے لیے ایک دوسرے سے
عیش کرنے کا اگریمنٹ کرلیتا ہے -
س - یہ نہ امریکہ ہے نہ انگلستان
نہ وہان کے رسوم و قوانین یہان
مروج ہین - آپ کو اپنی جان اور
آبرو کی اگر خیر منظور ہے تو بہت
ہوشیار ہو جائیے اور ان کوچون
مین ہرگز قدم نہ رکھئے اور ان مضامین
کا ذکر کسی شخص کے سامنے نہ کیجیے
مین نے افسوس کے ساتھ آپ کے
یہ حالات و خیالات سنے - اگر آپ
کا یہی حال رہا تو پھر آخر بکرے کی
مان کب تک خیر منائیگی -
ہ - فقط یہ خیالات و رسوم ہی نہین
بلکہ میرے اکثر عزیز و احباب بھی
میری عالم فریبی کو دیکھ کر مجھسے
جلنے لگے ہین اور ان لوگون نے میری
نسبت بہت سی غلط روایتین مشہور
کردی ہین - (ف) گو رشتے مین مجھ سے
بڑے ہوتے ہین مگر اونکی آرام جان
بی - م - مجھپر مرنے لگین - میرا ناک مین
دم کردیا - انسانیت کے تقاضے نے
مجھے بھی تھوڑی سی توجہ کرنے کے لیے
مجبور کیا - پھر اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اب
حضت میرے خون کے پیاسے ہین
اپنی صورت - میری صورت - اپنی قوت
میری قوت کو نہین دیکھتے - نیچر کے
قواعد پر بھولے سے نظر نہین ڈالتے
مگر غصہ ہونے کو تیار ہین - ابھی تک
اون سے صفائی نہین ہوئی -
س - خدا چاہے تو عمر بھر نہ ہوگی -
ہ - کیون ؟
س - مین اون کو خوب جانتا ہون
وہ بھی غیر مہذب وحشی ہین -
ہ - اسی قسم کے نیم وحشیانہ خیالات
نے مجھے سخت تنگ کیا ہے اور اب
میرا جی گھر مین نہین لگتا ہے - مین

کیونکر ایسے غیر مہذب آدمیون کے
ساتھ زندگی بسر کرون جو فطرت کی
ہر قوت کو بیکار روکنا چاہتے ہین۔
س۔ آپ سے تو اس سے پہلے
عرض ہی کر چکا ہون کہ دو ایک
ایا ریس (کسی قسم کی ہون) لے مرئے
پھر نہ عزیز و اقارب تکلیف دینگے
نہ نیم وحشی لوگون کے خیالات کے
سمی انخزون سے آپ کا روشن اور
نازک دماغ خراب ہوگا۔ جہان
بقول آپ کے یہ عالم فریبی ہے تو پھر
انھین مین دو چار کو منتخب کر لیجیے۔ اگر
کہئے تو دو چار بازار کی سونے کی
چڑیائین خود آپ کو بتا دون۔ ہان
دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی تو مجھے کچھ
خبر نہین وہ آپ جانین کہ آپ کی
برادری یا قرابت مین کون اس
لائق اور اس کام کی ہین۔
ہ۔ یہ تو ہے مگر بازاری معاملہ مین
ذلت کا خوف ہے اور خانگی معاملہ
خالی از دقت نہین۔

س۔ جب یہی ہے تو پھر لعنت بھیجئے۔ خود اپنی قوت بازو سے کچھ
کمائے مزے اوڑائے اور تیر تکے
پر اوقات رکھئے۔
ہ۔ ہان کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ پہلے ان
آفتون سے تو کسی قدر فرصت ملے
کیا کہون کل ہی کا ذکر ہے۔ ایک چمارن
پنگھٹ کے قریب سے جا رہی تھی
اوس سے جو چار چشمی ہوئی بس سکتے
کے عالم مین کھڑی ہوگئی۔ اب اوس
وقت سے میرے بنگلے کے گرد چار
پھیرے تو کر گئی ہے اور عجب حالت
اوس کی ہوگئی ہے۔ یہ تو ایک نقل
مین نے آپ سے کہی۔ روز یہی صورت
ہے۔ گھر سے نکلنا مشکل ہے۔ ایک
کنجڑن پڑوس مین رہتی ہے۔ کسیقدر
طرحدار ہے۔ وہ روز آنکھین لڑائے
کھڑی رہتی ہے اور بیسیون پیغام
اوسکے آچکے ہین۔
س۔ مبارک باشد۔ بیش باد۔
اور مین کیا کہون۔

ہ ۔ میری طبیعت خود ایک اولجھن مین پڑی ہوئی ہے اور مین فیصلہ نہین کرسکتا کہ کیا کرونگا۔

س ۔ ہان آپ تو راجہ اندر سے اور ہمارے اودھ کے جہان پناہ سے اسی عمر مین بڑھ گئے ۔ تعجب نہین کہ آیندہ زمانے مین آپ بھی نشان خلقت کی طرح خاص خاص فرقہ کے لوگون کے پوجنے کی چیز مانے جائین ۔

ہ ۔ تم سخت مہمل آدمی ہو ۔ مین کیا کہہ رہا ہون اور تم کیا بک رہے ہو ۔ مین تو واقعات تم سے کہتا ہون اور تم مجھے بنانے کی فکر مین ہو ۔

س ۔ جو کچھ حالات آپ بیان فرماتے ہین اوس پر سوائے اس رائے کے اور کیا رائے قائم ہوسکتی ہے ۔

ہ ۔ آپ نے شاید بنگالے کی سیر نہین کی ہے ۔

س ۔ جی نہین ۔

ہ ۔ واقعی بعض بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہے اور اون کے خیالات معاملات آزادی نسوان مین بہت روشن اور لائق تعریف ہین ۔ اُنکی عورتین مثل فرنگنون کے تعلیم یافتہ ہین ۔ اور خوب مردون سے ملتی جلتی ہین ۔ عیاشون مین تو دنل کی لاٹھی ایک کے بوجھ کا طریقہ مروج ہے ۔ یعنے چار پانچ عیاش ملکر ایک عورت کو نوکر رکھتے ہین ۔ سب کے اوقات ملاقات مقرر اور بٹے ہوئے ہین ۔ کسی را با کسی کارے نباشد ۔ کا پورا پورا برتاو ۔ کہان ایک وہ لوگ ہین ۔ اور کہان ایک ہماری جماعت کے لوگ ہین ۔

س ۔ جی ہان ۔ آج کل کی تہذیب نے بہت سی مشکلون کو حل کردیا ہے معلوم ہوتا ہے بنگالیون سے اور آپ سے خوب قاردرہ لڑا ہے اور اون کے آزادانہ خیالات کا پالش آپ کے قلب و دماغ پر ہوا ہے ۔

ہ - بیشک مین اون لوگون کو بہت پسند کرتا ہون کیونکہ وہ لوگ تہذیب یافتہ ہین - مس جی - ٹی - سے مجھ سے بڑی ملاقات ہے اور اون کے والدین اس قسم کی پاک محبت کو اور بڑھاتے ہین اکثر معصومانہ شوخیون سے چشم پوشی کرتے ہین - وہان کوئی کان ناک نہین کاٹتا ہے -

س - کیا آپ بنگالی ہو جا سکتے ہین اگر یہ ممکن ہو تو کل ہی ٹوپی اوتار ڈالئے اور مہاشا لوگون مین ملجائیے مس بھی ملے گی - اور میسی بابا بھی ملجائینگی -

ہ - ملنا کیا مشکل ہے - اب تو انکی سوسائٹی مین داخل ہونے کا دروازہ کھلا ہوا ہے مین برہمو ہو جاؤن تو کل خوشی سے وہ لوگ مجھے اپنی جماعت مین لے لینگے ایک عمدہ قانون سے شادی کر دینگے -

س - مگر پھر جب اوس فرقہ کی بھی تمام عورتین آپ پر مبتلا ہو جائینگی تو بڑی آفت مچیگی - ایک انار صد بیمار کی قطع آپ کی بنیگی - آپ کے قوی بھی تو نظام

بہت ہی نازک ہین پھر آخر کیا ہوگا - وہان ایک سے زیادہ زوجہ کی بھی اجازت نہین ہے اور وہ لوگ آئین وقانون بھی جانتے ہین - خلاف قانون کام ہوگا تو آپ پر تڑسے مقدمہ بھی چل جائیگا -

ہ - نہین مین بنگالی نہین بن سکتا ہون یہ تمہارا خیال غلط ہے - چونکہ مین دیکھ رہا ہون کہ فطرت کے ایسے عطیہ کا جو مجھے عنایت ہوا اس نیم وحشی ملک مین برباد کرنا خدا کی (اگر وہ ہو) ایک قسم کی ناشکرگزاری ہے - اس لیے اوس سے فائدہ اوٹھانے اور اپنے انبای جنس (علی الخصوص فرقہ اناث) کو لذت اور خوشی دینے کے خیال سے مین انگلستان جانے کا عزم مصمم رکھتا ہون -

س - اتنی دیر مین تم نے دل کی بات کہی میری رای مین اس سے بہتر صلاح تمہارے لیے نہین ہے - بسم اللہ -

راقم

اوبزرور

روئیداد اجلاس جنحال کونسل

منعقدہ یکم اپریل ۱۹۰۳ء

منتخب شدہ ممبرون نے ذیل کے سوالات کئے جنکا جواب سرکاری ممبرون نے قاعدہ کے موافق دیا۔

آنریبل منشی ٹینی پرشاد

(۱) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی خبر ہے کہ ایک مہینے سے دریائے جمنا (برہم پوتر) کے اوس حصے مین جو ضلع میمن سنگھ کے متصل ہے جنگلی سور بن بلاؤ اور دیگر اسی قسم کے جانورون کی سیکڑون لاشین بہی چلی جاتی ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کا مہلک مرض وبائی ان جنگلی جانورون مین پھیلا ہے جس وجہ سے کثرت سے اودھر کے جنگلون مین یہ جانور مر رہے ہین کیا گورنمنٹ نے فورسٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسرون سے اس غیر معمولی ہلاکت کی وجہ دریافت کی ہے اور کیا تدابیر ان جانورون کو (جو خدا کے مخلوق ہونے مین ہر طرح ہمارے برابر ہین) اس ہلاکت سے بچانے کی سوچی ہین؟

آنریبل مسٹر شارپ

جواب۔ خس کم جہان پاک۔

(۲) سوال۔ کیا گورنمنٹ کی توجہ اخبار بھارت درپن مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۰۳ء کی طرف ملتفت ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسط ایشیا سے مغلون اور ترکون کی ایک نہایت ہی خانہ بدوش دغاباز پرشور اور خوفناک جماعت مشرقی اور جنوبی بنگالہ کے مختلف مقامات مین پھر رہی ہے اور اونکے ساتھ گھوڑے خچر بیل

اور دیگر قسم کے چار پائے ہین
اور یہ لوگ اپنے جانورون کو
زبردستی غریب کاشتکارون
کے کھیتون مین چرا کر اونکا نقصان
عظیم کرتے ہین اور درصورت
مزاحمت کے اونکو مارتے ہین
اس آفت ناگہانی کے نازل ہونے
سے غایت درجہ کی وحشت خوف
اور بے اطمینانی اون اطراف مین
پھیلی ہے۔

ایضاً۔

جواب۔ ماراچہ ازین قصہ کہ گاو آمد
وخر رفت۔

(۳) **سوال**۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی خبر
نہین ہے کہ چند سال سے ایک
کثیر تعداد کابلیون کی اس صوبے
مین مہاجن کا کام کرتی ہے اور
یہ لوگ یہان کے غریب کمزور اور
معصوم صفت رعایا اور دیگر
پیشہ ورون کو فریب اور دغا کے
جال مین پھنسا کر بہت ہی زیادہ

سود پر روپے قرض دیکر تباہ
کر رہے ہین اس قرض کے روپیہ
کے ادا کرنے کے لیے بہت کم
یہ لوگ قانونی کارروائی کرتے
ہین اور اکثر لوٹ مار کی سرسری
کارروائی سے اپنا روپیہ مدیون
سے زبردستی وصول کر لیتے
ہین کیا گورنمنٹ ایسے سخت ظلم
اور تعدی سے اپنی غریب رعایا کو
پناہ دینا ضروری نہین سمجھتی ہے

ایضاً

جواب۔ گوشت خرو دندان سگ۔

(۴) **سوال**۔ کیا گورنمنٹ پراونشل سروس
ممبرون سے کسی کو اس لائق
نہین سمجھتی ہے کہ وہ عہدۂ سکرٹری
اور گورنمنٹ سپرنٹنڈنٹ اسٹیشنری
اینڈ اسٹامپ پر مقرر ہو اور اگر
گورنمنٹ انکے تقرر مین کوئی قانونی
عذر نہین دیکھتی ہے اور اس سروس
مین قابل اور تجربہ کار عہدہ دار
بھی موجود ہین تو کیا وجہ ہے کہ

آج تک کوئی ممبر اس سروس کا
اون عہدون پر مقرر نہین ہوا۔
ایضاً۔ جواب۔ گورنمنٹ ان عہدہ دارونکی اعلی
عہدون پر ترقی دینیکے مسئلے پر غور کر رہی ہے۔
(۵) سوال۔ کیا وجہ ہے کہ ایسے ایسے
نامی اور قابل انڈین ممبران بار
کے ہوتے ہوئے کہ جو دنیا کی
عدالت کے باعث زینت اور
فخر ہو سکتے ہین گورنمنٹ کسی انڈین
کو عہدۂ ایڈوکیٹ جنرلی پر مقرر
نہین کرتی ہے۔

ایضاً۔

جواب۔ رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدا گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

آنریبل بابو بنگا چرن داس۔

(۶) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی
واقفیت نہین ہے کہ بسبب
کثرت محنت دماغی اور ملیریل اور
مرطوب مقامات مین رہکر کام کرنے
کے ایک کثیر تعداد منصفون اور

سب ججون کی مرض آب نزول
مین مبتلا ہو کر بے وقت کی موت
کی دعوت ہی صرف نہین کرتی ہے
بلکہ اپنے فرائض منصبی کے انجام
دینے سے روز بروز قاصر ہوتی
چلی جاتی ہے اگر گورنمنٹ کی توجہ
اس طرف ملتفت ہوئی ہے تو کیا
تدبیران وفاشعار اور قیمتی عہدہ دارون
کی اس آفت سے بچانیکی گورنمنٹ
کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے یہ بھی
جاننے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ
پانچ برس مین اس مرض کے ستیزے
سے کتنے عہدہ دارون نے دار البقا
کا سفر کیا ہے اور کتنون نے
بمجبوری پنشن لے لی ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس۔

جواب۔ جس مرض کے حسرت ناک
طور پر ممبران جوڈیشیل سروس مین
پھیلنے کی طرف آنریبل ممبر نے
توجہ دلائی ہے اسکی خبر گورنمنٹ

کو ہے مگر اونکو یہ جاننا چاہیئے کہ
جن اضلاع مین یہ عہدہ دار ماموٗ
ہین وہان سیکڑے مین پچہتر آدمی
کو اس قسم کا مرض ہے اور اس کی
کثرت آب وہوا کے خاص اثر پر
موقوف ہے جس مین گورنمنٹ کو
کچھ دخل نہین علاوہ برین تجربہ سے
دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کے امراض
سے کسی قسم کا خلل ان عہدہ دارون
کے کام کی انجام دہی مین واقع
نہین ہوتا ہے بلکہ وہ ایک استقلال
اور تسکین کے ساتھ اپنی جگہ قائم
رہکر اپنے فرائض منصبی کو مضبوطی
سے انجام دینے کے عادی ہوتے
چلے جاتے ہین اور کسی طرح یہ مرض
اونکے ظاہری اقتدار اور اعتبار
مین خلل انداز نہین ہوتا ہے اور
نہ اونکے وزن کو پبلک کی آنکھ
مین گھٹاتا ہے جن لوگون کا مرض
اوس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اونمین
فن جبراحی سے مدد لینے کی ضرورت
ہوتی ہے اونکے لیے گورنمنٹ
کا ایک حکم نمبر ۱۵۶۲ مورخہ ۳۰-
جون سنہ ۱۹۰۰ء میڈیکل ڈیپارٹمنٹ
سے جاری ہوچکا ہے اور جسکا یہ
منشا ہے کہ ہر ایسے عہدہ دار کو اسکا
اختیار ہوگا کہ کلکتہ میڈیکل کالج مین
آکر وہان کے نامی اور گرامی سرجن
سے آپریشن کروا کر اس تکلیف
سے سبکدوشی حاصل کرلے۔ اسکے
متعلق کل اخراجات کی ذمہ داری
گورنمنٹ رعایتاً کریگی۔ چیکم لوکل گرنٹ
مورخہ ۹- جولائی سنہ ۱۹۰۱ء ۲۷ ورق
مین چھپ چکا ہے گورنمنٹ
اسکو تہذیب کے خلاف سمجھتی ہے
کہ ایسے امراض کے متعلق کوئی
نقشہ تیار کرا کر ممبرون کی واقفیت
کے لیے پیش کرے اور شاید
تمام آنریبل ممبرون کو
ایسی زیادہ دلچسپی ایسے
نقشون سے نہین ہے۔

—

آنریبل بابو بھتم چرن داس

(۷) سوال۔ کیا گورنمنٹ نے اخبار پتر کا مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء کے پرچہ مین یہ ملاحظہ کیا ہے کہ بھوت نگر کے مجسٹریٹ صاحب اپنی حکومت اور ذاتی اقتدار کا دباؤ ڈالکر مینوسپل ایلیکشن مین چند ایسے اشخاص کو منتخب کروا دینا چاہتے ہین کہ جنکو وہان کے ٹیکس دینے والے دل سے پسند نہین کرتے اور جو اونکے حقوق کی پوری حفاظت کبھی نہین کر سکتے اور جن پر اونکا اعتماد نہین ہے اور اس ناجائز کارروائی کا بالکل آنا یہ اثر پڑیگا کہ چند عہدہ امیدوار جنکو رعایا اپنی زبان جانتی اور بہت مانتی ہے وہ منتخب نہین ہوسکینگے کیا گورنمنٹ صاحب مجسٹریٹ کے ہاتھ کو اس بے ضابطہ اور نامناسب کارروائی سے نہین روکے گی اور کیا گورنمنٹ یہ نہین سمجھتی ہے کہ ایسی کارروائی لوکل سلف گورنمنٹ کے اصول کے بالکل خلاف ہے۔

آنریبل مسٹر ہربرٹ مینوسپل سکریٹری

جواب۔ گورنمنٹ کو جہانتک خبر ہے صاحب مجسٹریٹ بھوت نگر نے اب تک کوئی ناجایز یا خلاف ضابطہ کارروائی وہان کے مینوسپل ایلیکشن کے متعلق نہین کی ہے اور نہ اونسے ایسی امید کیجاتی ہے کیونکہ وہ علاوہ ایک تجربہ کار اور سنجیدہ عہدہ دار ہونے کے لوکل سلف گورنمنٹ کے مشہور دوست ہین اسقدر گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ اس شہر مین دو مینوسپل پارٹی ہین جنکے اراکین اکثر آنریبل ممبر کے آنریبل پروفیشن کے لوگ ہین اور ہمیشہ زمان ایلیکشن مین اونکے آپس مین غایت درجہ کی

آبرو ریز اور عافیت سوز خانہ جنگی
ہوا کرتی ہے جسکا ایک بُرا نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ کبھی وہان سے کوئی
عمدہ آدمی منتخب نہین ہوتا ہے
چنانچہ گورنمنٹ کو خبر ہے کہ ابکی
بھی وہان سے ایک راجہ کا پیادہ
اور ایک سی کلاس بدمعاش
ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

آنریبل مہاراجہ منوہر چندر سنگھ

(۸) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر
نہین ہے کہ ضلع بیربھوم مین یکایک
ایک بہت بڑا قافلہ خاص قسم کے
موذی اور بدذات بندرون کا کسی
طرف سے آگیا ہے اور وہان کی
رعایا کو ان بندرون کی وجہ سے
سیکڑون قسم کا جانی اور مالی نقصان
پہنچ رہا ہے اور ایک شدید
بے اطمینانی تمام ضلع مین پھیلی
ہوئی ہے اور بہت سے لوگ
اس ضلع سے بھاگ رہے ہین یہ بھی
دیکھا گیا ہے کہ ان بندرون کے
دانتون مین ایک خاص قسم کا
زہر ہے اور انکے کاٹے ہوئے
آدمی پر ہایدرڈوفوبیا (سگ گزیدہ)
کے آثار چوبیس گھنٹے مین نمودار
ہوتے ہین۔ اگر گورنمنٹ کو اسکی
خبر ہے تو گورنمنٹ نے اس
آفت کے دفع کرنے کے لیے
کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا احکام
جاری پائے ہین انسے پبلک کو
مطلع ہونے کا موقع دیکر ممنون
کرے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکرٹری

جواب جس میونی وبا کی طرف آنریبل
ممبر نے توجہ دلائی ہے اس کی
کوئی خبر گورنمنٹ کو نہین ہے
بہت تحقیق کرنے کے بعد حکام
سے معلوم ہوا کہ ضلع بیربھوم کی
ایک بستی مین جو پہاڑ تلیسی کے
قریب ہے ایک بڑا جنگلی بھالو

بھاگ کر نکل آیا تھا اور اوسنے
اوس اطراف کے دو چار شخصون
کو زخمی کیا تھا صاحب مجسٹریٹ
نے اوسکو گولی سے شکار کیا ہے
اور زخمیون کو ہسپتال مین بھجوادیا
ہے اس جانور کے مجروحین کے
زخمون مین کوئی خاص سمیت
صاحب سول سرجن نہین پاتے
ہین تاہم آنریبل ممبر کے شکوک
رفع کرنے کے خیال سے گورنمنٹ
نے حکم دیا ہے کہ اس بھالک
کے دانت کمیکل اکزامنر کے
یہان امتحان کے لیے بھیجدئے
جائین نتیجۂ امتحان آیندہ کونسل
مین ممبران عالیشان کی واقفیت
کے لیے پیش کیا جائیگا

آنریبل مولوی مقراض الدین احمد خان

(۹) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اخبار پنجابی
مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء کے پرچہ
سے یہ خبر ملی ہے کہ مسٹر ہاٹ
ہیڈ مجسٹریٹ ضلع احمق آباد نے
ایک معزز وکیل کی پگڑی اون کی
گردن مین لٹکوادی اور اجلاس کے
کونے مین اونکو ناحق اس جرم پر
مقید کردیا کہ وہ جب اجلاس پر
گئے تھے تو انھون نے وہان
کھکارا اور غلطی سے زمین پر پان
کی پیک گرادی تھی اس شدید
جابرانہ کارروائی سے وہان کے
بار مین سخت کھلبلی مچی ہے اور
ممبران بار نے اونکے اجلاس
مین کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس
سے پبلک کو سخت تکلیف اور
نقصان پہنچ رہا ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ گورنمنٹ کی توجہ اس اخبار
کے مضمون کی طرف متوجہ ہوئی
تھی عند التحقیق معلوم ہوا کہ اخبا
مذکور نے بہت سے غلط اور بے
بنیاد مضامین لکھے ہین اور مبالغہ

اور سخن آرائی سے خوب کام لیا
ہے۔ صاحب مجسٹریٹ نہایت
خلیق متواضع اور ملنسار شخص
ہین مگر اندرون اون کی صحت خراب
ہے اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی قدر
دماغ کمزور ہوگیا ہے وہ ۱۵ مئی
کو فرلو پر ولایت چلے جاتے ہین
ایک وکیل جسکو شدید کھانسی
تھی وہ اس حالت علالت مین
فقط زرکشی کے لالچ سے کچہری
مین صاحب موصوف کے اجلاس
مین حاضر ہوا تھا اور زور زور
سے کھانس کر نہ فقط تمام اہل معاملہ
اور اہل پیشہ کے کامون مین خرابی
ڈالتا تھا بلکہ اجلاس کے کمرے کو
تھوک تھوک کر بے تہذیبی سے
غلیظ بناتا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ
نے اسکو کمرے سے نکل جانے کو
کہا مگر اوس شخص نے اس حکم
کی تعمیل نہ کی اور ترشروئی سے
گستاخانہ جواب دیا۔ اس قصور پر

صاحب موصوف نے اسکو
چشم نمائی کی تھی اور اون کی یہ
کارروائی بخیال انکی کمزور حالت
صحت اور بوجہ اسکے کہ شخص
مذکور ایک عام مقام مین نہ فقط
لوگون کی عافیت و آرام مین
خلل ڈالتا تھا بلکہ وہان کی سینیٹری
حالت کو بے محابا اور بے تمیزانہ
بگاڑ رہا تھا۔ بہت بجا تھی۔

ایضاً

(۱۰) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر
نہین ہے کہ کورٹ آف وارڈس
مین جتنے رؤسا اور امرا کا اسٹیٹ
لے لیا گیا ہے اون مین کثرت
سے لاولدی کا مرض پھیلا ہوا ہے
کیا گورنمنٹ نے اس خوفناک
حالت کے پیدا ہونے کی وجہ دریافت
کی ہے اور کیا اسکا کوئی نقشہ
کونسل مین پیش کیا جا سکتا ہے کہ
گزشتہ تیس برس مین کتنے
رئیسونکا اسٹیٹ کورٹ آف وارڈس نے

لیا ہے اور اونہین سے کتنے ابتک
لاولد ہین آخر اسکی طبی توجیہ
گورنمنٹ کیا کرتی ہے اور اس
مصیبت عظیم سے اس معزز
گروہ کے آیندہ بچانے کا گورنمنٹ
کیا سامان کرنا چاہتی ہے۔

آنریبل مسٹر وارڈ ریونیو سکرٹری

جواب۔ شاید معزز ممبر کا خیال اسطرف
رجوع نہین ہوا ہے کہ قریب قریب
کُل وارڈ نابالغ ہوتے ہین۔

آنریبل بابو کرن بھوج لال

(۱۱) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اس کی
خبر نہین ہے کہ ضلع رام نگر کے
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے
ایک برس مین چھ سو خرگوش
مار ڈالے اور اس سے اوس
ضلع مین سخت تشویش پھیلی
ہوئی ہے کہ اس خرگوش کی نسل
اب باقی نہین رہیگی علاوہ برین

غریب بے زبان جانورون پر
اسطرح کا ظلم بھی گورنمنٹ کی مصلحت
اور عام رحم دلی کے خلاف ہے
اور آیندہ ایسے ظلم اور بیجا
کارروائی کی انسداد کی کیا ترکیب
گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ گورنمنٹ جنگلی جانورون کے
ابقاے نسل کی جوابدہ نہین ہے
اور نہ گورنمنٹ کا کوئی سررشتہ
ایسا ہے کہ جسکے ذریعہ سے یہ
پتہ چل سکے کہ کون شخص سال بھر
مین کتنے قسم کے جنگلی خرگوش یا
اور جانورون کا شکار کرتا ہے۔
قانون انسداد ظلم چارپایہ دیہاتون
اور جنگلون مین نافذ نہین ہو سکتا
ہے اور نہ ویسے مقامات مین
قانون حفاظت شکار موثر ہے
گورنمنٹ کو تحقیق کرنے سے خبر
ملی ہے کہ صاحب موصوف نے

قریب ایک سو بیلون اور گیدڑون
کا شکار کیا تھا جس سے وہان کی
رعایا اون کی بہت ہی ممنون ہے

آنریبل مہاراجہ یوکھل چند داس

(۱۲) سوال - کیا حکومت کی توجہ بھارت
پتر کا مورخہ ۲۲ - مارچ ۱۹۰۳ء کی
طرف ملتفت ہوئی ہے اور کیا
یہ خبر بھی ملی ہے کہ مشرقی بنگالہ
مین وہان کے کاشتکار مسلمانون
نے ہزارون بیلون کو خصی بنا
ڈالا ہے اور اس وجہ سے تمام
ہندون کی جماعت مین غایت
درجہ کا تہلکہ اور رنج پھیلا ہوا ہے
اور معلوم نہین کہ اونکی حمیت
مذہبی جوش مین آکر کیا رنگ پکڑے
کیا گورنمنٹ اس بہائمانہ کارروائی
کے پر ضرر اثر سے واقف نہین
ہے اور اگر یہ بہائمانہ کارروائی
نہ روکی جائیگی تو تھوڑے عرصہ
مین اوس مقدس اور مفید جانور کی
نسل کے اوس حصۂ بنگالہ سے
مفقود ہو جانے کا خوف ہے
کہ جسکی پرستش واجب ہے اور
جسکے دودھ سے ایک عالم کی
پرورش اور زندگی وابستہ ہے
کیا حکومت جلد کوئی تدبیر ایسی
کرنے والی ہے جس سے یہ معصوم
جانور اس ظلم سے بچائے جائین اور
مشرقی بنگالہ کے ہندون کے
اطمینان اور تشفی کا باعث ہو۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب - جس اخبار کا آنریبل ممبر نے حوالہ
دیا ہے وہ حکومت کے ملاحظہ مین
آیا ہے یہ اخبار ایسی ہی خبرون
کے مشتہر کرنے کے لیے بدنام
ہے تعجب زیادہ تر اسکا ہے کہ
آنریبل ممبر کے ایسے عالی وقار
اور لایق لوگ ایسی خبرون پر اپنے
سوالات کی بنا ڈالتے ہین گورنمنٹ
کو کوئی ایسی خبر نہین ہے کہ

ہزارون بیل خصی بنائے گئے یا
بنائے جارہے ہین بلکہ مدت سے
کاشتکاران شرقی بنگالہ و
دیگر مقامات مین یہ دستور چلا
آتا ہے کہ چند بیل جو خاص
کاشتکاری کے کام کے لیے جملہ
اعتبارات سے موضوع ہوتے
ہین اونکو خصی بناتے ہین اس
عمل کے کرنے سے وہ بیل نہایت
جفاکش مضبوط اور شایستہ
ہوجاتے ہین اور اس خاص کام
کو اچھی طرح انجام دیتے ہین شاید
آنریبل ممبر کو معلوم نہین ہے کہ
بعض مقامات مین ہندو کاشتکار
بھی بیل کو اوسی غرض سے اس
بڑی قوت سے محروم کرکے
کاشتکاری کے کام کے لیے
زیادہ تر مفید بناتے ہین۔

ایضاً۔

پرمین (۱۳) سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر
نہین ہے کہ متلا اور ڈائمنڈ ہاربر
ریل کے لین پر کسی درجہ کی گاڑی
مین کوئی غسل خانہ نہین ہے
اور اس وجہ سے مسافرون کو
شدت سے تکلیف ہوتی ہے
کیا گورنمنٹ جلد اسطرف توجہ
کریگی اور اس بڑی تکلیف سے
اس ریل کے مسافرون کو نجات
بخشیگی۔

آنریبل مسٹر جونس سکریٹری پبلک ورکس

جواب۔ شاید آنریبل ممبر کو معلوم نہین
ہے کہ یہ لین چالیس بچاس میل سے
زیادہ طول مین نہین ہے اور
اس لیے اس ریل کے مسافرونکو
کسی حالت مین تین گھنٹے سے
زیادہ قیام کرنا نہین پڑتا کسی
صحیح المزاج آدمی کو تین گھنٹے
مین عموماً غسل خانے کی ضرورت
نہین ہوتی ہے اور اسی خیال
سے وہان کی گاڑیون مین غسل خانہ
بنانا ضروری نہین خیال کیا گیا۔

ایضاً۔

(۱۴) سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر نہین ہے کہ اضلاع مشرقی اور جنوبی کے اکثر عدالتون کے مکانات مین غسل خانہ کا انتظام بالکل نہین ہے اور اگر بعض جگہہ ہے بھی تو ایسے بینڈے طریقے کا ہے کہ ہندوستانی عہدہ دار آسانی اور آرام سے رفع حاجت نہین کر سکتے کیا اس حسرت انگیز حالت کی اطلاع حکومت کو ہے کہ معزز جوڈیشیل اور دیگر ہندوستانی عہدہ دارون کو ایسے مقامات مین جہان غسل خانے عدالتون سے مفقود ہین آس پاس کی جھاڑیون کھیتون اور درختون کے نیچے نہایت کسرشان اور بے اطمینانی کے ساتھ رفع ضرورت کرنے کی نوبت آتی ہے اور بسا اوقات ایسی نازک حالت مین اہل معاملہ اور بعض قسم کے جانور جیسے کتے اور بیل وغیرہ انکے قریب نادانستہ اچانک جاکر انکو دلی اور جسمانی تکلیف پہنچاتے ہین امید کیجاتی ہے کہ گورنمنٹ جلد ان مقامات کی کچہریون مین ضرورت کے لائق غسل خانے بنوادیگی اور اس شدید تکلیف اور بے آبروئی سے اپنے معزز ملازمونکو بچائیگی

ایضاً۔

جواب۔ کبھی گورنمنٹ کو ایسی حالت کی خبر نہین ہے کہ جسطرف آنریبل ممبر نے اسکے خیال کو رجوع کیا ہے عند التحقیق معلوم ہوا کہ بعض مقامات مین البتہ کافی انتظام غسل خانون کے متعلق نہین ہے مگر وہان کے عہدہ دارون نے کبھی اسکی شکایت حکام ضلع سے نہین کی بلکہ ایسے مقامات مین افسران

اعلی کا برابر یہ خیال رہا کہ یہ لوگ
اپنے قومی اور معمولی طریقے سے
آزادانہ رفع ضرورت کو زیادہ
پسند کرتے ہین اور شاید اسلیے
انکو حوائج ضروری کے لیے کھلے
ہوئے ہوادار ایسے مقامات
زیادہ پسند ہین جہان ہمیشہ
دھوپ آتی ہے اور جہان کی
سینیٹری حالت فطرتاً عمدہ
واقع ہوئی ہے بعض مقامات
مین جو مغربی مہذب غسل خانے
کا انتظام ہے اسمین پرانے
قسم کے لوگون کے عہدہ دار
جانا قبول نہین کرتے۔ اس قسم
کے لوگون کی ضرورت کے
لائق خاص انتظام کا حکم نافذ
ہوا ہے اور امید کیجاتی ہے
کہ ایک سال کے اندر اس
قسم کی شکایت باقی نرہیگی۔

آنریبل بابو کرن بھوج لال۔

(۱۵) سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر ہے کہ
آجکل کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین بتھم
کی ملون اور تجارتی کارخانون
کے کثرت سے ہونے اور دہان
ہر طبقے کے چھوٹی قوم کے زن و
مرد کو زیادہ تنخواہ پر نوکری ملنے
کے سبب خدمتگارون اور
ماماؤن کا قحط اس شہر مین پڑا
ہوا ہے اور شرفا اور رؤسا کو
کوئی وفادار نوکر اور طرحدار ماما
مشکل سے ملتی ہے۔ کیا
حکومت کوئی تدبیر ایسی کریگی
کہ ایک حد تک اس کلاس کے
لوگ ان کارخانون مین کام
کرنے پائین اور ایک کافی تعداد
اونکی خدمت گاری اور ماماگری
کے کامون کے لیے چھوڑ
دیجاے۔

آنریبل مسٹر فوکس چیف سکریٹری

جواب۔ جس امر کی طرف آنریبل ممبر نے

حکومت کی توجہ کو ملتفت کیا
ہے۔ اسکی کوئی خبر حکومت کو
نہین ہے حکومت کی عام
پالیسی کے یہ خلاف ہے کہ رعایا
کی آزادی مین کسی طرح دست اندازی
کرے تحقیق کرنے سے یہ بات
ثابت ہوئی ہے کہ ابتک ملک
اسکے لیے تیار نہین ہے کہ آقا
اور ملازم کے قانون کے اجرا
کی ضرورت اور مصلحت پر غور
کیا جاے۔

آنریبل بابو بھیم چرن داس

(۱۶) سوال۔ کیا حکومت کو اس کی
واقفیت نہین کہ چند خودرائے
ناتجربہ کار ڈاکٹرون کے ناتمام
اور غیر قابل تشفی تحقیق کی بنیاد پر
ہزارون بے جرم اور ناکردہ گناہ
چوہون اور مچھرون کے قتل عام
کی سرکاری طور سے اجازت
دی گئی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے

کہ روزانہ اس ملک مین فقط خیالی
احتیاط اور غیر ضروری شک کی
بنا پر ان جانورون کے مارنے
مین بے تحاشا اور ظالمانہ کوشش
کیجاتی ہے اور اس قسم کا ایک
خونریز اور دل شکن منظر اس
ملک کے نرم دل اور دین پرست
رعایا کے سامنے روزانہ پیش
رہتا ہے کہ جن مین سے ہزارون
افراد غایت خوش اعتقادی
رحمدلی اور خداترسی سے بیسیون
قسم کے جانورون کی آج تک
نہایت گرمجوشی اور خلوص سے
پرستش کرتے ہین۔ اور جنکا
دل ایسے ایسے خون افشان
اور دل شکن منظرون کے دیکھنے
سے بہت صدمہ اوٹھاتا اور
اکثر ناحق چور ہو جاتا ہے۔ کیا
ہماری رحمدل اور عادل حکومت
اسباب ظلم کی انسداد کی کوئی فکر
کرنی ضرور نہین جانتی ہے اور

کیا بالکنایہ ایسی کارروائی سے
حکومت کی راے مین ہندوون
کے بعض خاص قسم کے مذہبی
خیالات کو صدمہ نہین پہنچتا ہے

آنریبل مسٹر ہربرٹ بنگ میونسپل سکریٹری

جواب - آنریبل ممبر کو شاید معلوم نہین کہ
حکومت نے نہایت کامل غور اور
وسیع تحقیقات کے بعد ان موذی
بدسرشت اور نقصان رسان
جانورون کے قتل عام کی اجازت
دی ہے کہ جو یوروپین اور ایشیائی
طبی تحقیق کے مطابق پلیگ اور
ملیریا کے زہریلے مادے کے اکثر
وانٹیر حامل ثابت ہوئے ہین اور
اور جنکے ذریعہ سے ڈھائی برس
سے تمام دنیا مین یہ سمیت ایک
مقام سے دوسرے مقام مین
منتقل اور منتشر ہوتی رہی ہے اور
آج تک ہوتی چلی جاتی ہے اور
جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہزارون
بندگان خدا ان امراض مین مبتلا
ہوکر اپنی جان دیتے ہین علاوہ
برین کوئی انصاف دوست اور
تجربہ کار آدمی اسکا منکر ہو نہین
سکتا ہے کہ علاوہ امراض مذکور
الصدر کی سمیت کے پھیلانے کے
یہ جانور اور سیکڑون طرح سے
عافیت انسانی مین خلل انداز
اور حارج ہین - ان وجوہات سے
بھی انکا مار ڈالنا حفاظت اور
آرام عامۂ خلائق کی غرض سے
بھی انسب معلوم ہوتا ہے - آج
تک حکومت کو اسکی خبر نہین
ہے کہ کوئی قوم ہندوستان مین
ایسی آباد ہے جو ان جانورون سے
مذہبی تعلق رکھتی ہو یا انکے مارے
جانے پر جسکو بعوض مسرت کے
کسی قسم کے رنج پیدا ہونے کا
احتمال بھی ہو سکتا ہے -

راقم

خاص رپورٹر اودھ پنچ

گرما گرم تار کی خبرین

تاریخ ۱۷- مارچ - وائنا -

دو چار دن سے یہان کے سفارتی حلقون مین بڑی ہل چل مچی ہے اور یہ بات اب یقین کے قریب ہے کہ وہ ژولیدہ نیجان بد آواز اور وحشی کا کاتو جو بوسفورس کے کنارے ایک بڑے ایوان عالیشان مین سرخ تاج پہنے ایک خوفناک تمدنی اڈے پر نیم غنودگی کے عالم مین بے اعتنائی سے جھوم جھوم کر اپنی بے پروائی اور سرکشی کی غیر مہذب اداؤن سے سلاطین یورپ کے نازک خیالات عظمت اور بے غرضانہ صلح جوئی کی عادت کو برسون سے سخت صدمہ پہنچا رہا ہے آسانی سے مشکل اور پیچیدہ مسئلہ مشرقی کے سلجھانے کے لیے اپنے بیش قیمت اور خوبصورت پرون کو نوچنے نہ دیگا -

تاریخ ۱۸- مارچ - پیرس -

کمپس کے نامہ نگار کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ روسی تمدنی و خانی امداد سے سلطانی حکمت عملی کی کل چند تجربہ کار ترکی انجینیر چلا رہے ہین اور اس لیے اس ہنگامۂ عظیم مین کہ ہر طرف سے فتنہ و فساد کا ابر غلیظ مشرقی مطلع پر چھا رہا ہے اوسکے پھوٹنے کا احتمال بہت کم ہے مشرقی معاملات کے اداشناسون کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر خدانخواستہ یہ تمدنی انجن اسوقت شاہان یوروپ کی بے اعتدالی سے پھوٹا تو بہت سی سلطنتین سخت جانی اور مالی نقصان اوٹھائین گی -

تاریخ ۱۹- مارچ قسطنطنیہ -

جرمنی کے ایک نیم تمدنی اخبار کا نہایت معزز اور معتمد نامہ نگار راوی ہے کہ چار روز سے بیمار آدمی (سلطان) شبانہ روز اوگھ رہا ہے محل سلطانی مین نہایت تشویش پھیلی ہوئی ہے مگر اس خبر کے چھپانے کی بہت کوشش کی جاتی ہے بعض غیر ذی کی راے ہے کہ گریس کی شوخی اور

فوج کشی کے صدمہ سے سلطان کی
یہ حالت یکایک ہوگئی ہے مگر بعض
رؤسا اور ذی اقتدار پاشا سے
ایسا معلوم ہوا کہ بے گناہ اور مظلوم
ارامنہ کے قتل عام کا خیال اکثر
سلطان کو ستاتا ہے اور ایک وقتی
طور پر اونکو ساکت اور غمگین اور افسردہ
بنا دیتا ہے۔

تاریخ ۲۰۔ مارچ۔ اتینس۔

یہان کے خاص و عام مین
غیر معمولی جوش و خروش ہے ہر ایک
گریک جان ہاتھ مین لیے پھرتا ہے
اور شاہان یوروپ کی بے انصافانہ
کارروائی اور ظالمانہ حکمت عملی پر
نفرین کرتا ہے۔ جوق جوق ہتیار بند
گریک کریٹ کو اور سرحد کی طرف
جا رہے ہین اور ہر ایک شخص اس
غرض سے والنٹیر بنا ہے کہ اپنے کرسچن
عیسائی بھائیون کو ترکی اہرمن سیرت
ظالمون کی تلوار سے بچاوے اور اونکی
عورتون کی عزت کو پناہ دے۔

ہر والنٹیر گروہ کے رخصتی پر ہر کوچہ و
بازار سے خوشی کے نعرے بلند
ہوتے ہین۔ شاہان یوروپ کو بہت
سنبھل کر کارروائی کرنی چاہیئے۔

تاریخ ۲۱۔ مارچ۔ لندن۔

لارڈ سالسبری یوروپ کی
تمدنی قوت اور حکمت عملی کے ترازو کو
نہایت غور سے دیکھ رہے ہین اور
اس آلے کا اون سے زیادہ تجربہ کار
استعمال کرنے والا شاید آج یوروپ
مین کوئی کم ہے اب تک وہ بڑی شکلون
سے دونون پلّون کو برابر رکھے جاتے
ہین اور اوسکے ہموار اور درست
رکھنے مین اونکو بڑے بڑے پیچیدہ
اور پر وزن اور بے معنی فقرون اور
لفظون کی پاسنگ کے تراشنے
اور بانٹون کے بنانے کی ضرورت
ہوتی ہے بعض سلطنتین اون کو اس
جگہ سے ہٹایا چاہتی ہین تاکہ اوس
تمدنی آلے کی حرکت پر مضرت ہو جائے
مگر جان بول کے بھونکنے اور غرش کی

ایرمین

قوت اونکو قریب پھٹکنے نہین دیتی ہے
گریٹ برٹن کو گریس کی دل شکنی
اور اہانت بھی نہایت شاق ہے
اور سلطان کی آزادی اور حکومت
کے قائم رکھنے کو بھی وہ اپنا فرض سمجھتی
ہے۔ مگر صرف اوس وقت تک جبتک
سلطان سلاطین یوروپ کی اون
خیرخواہانہ اور مدبرانہ مشورون پر
بلاشور و شبہ نیک نیتی سے عمل کرنے
کے لیے تیار ہین کہ جو اون کو امن
یوروپ کے قائم رکھنے اور اونکی
سلطنت کے ابقا کے خیال سے
دئے جاتے ہین۔ گریٹ برٹن عام
دنیا کی امن قائم رکھنے اور ظلم و تعدی
کے روکنے کا ضامن ہے اور اس
اصول سے اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا۔

تاریخ ۲۲۔ مارچ۔ ماسکو۔

یہان کے نیچے درجے کے
فوجی حلقون مین نہایت کھل بلی
مچی ہوئی ہے کل شب کو چند تجرد زدہ
سپاہی عالم سرخوشی دماغ مین بعض

ضرورت کے رفع کرنے کے خیال سے
چند گریشین متوکلہ عورتون کے
مکان مین گئے تھے اور واجبی طور پر
جرمانۂ عقل بھی دینے پر تیار تھے مگر
اونھون نے جوش ہموطنی اور قومی
عزت اور ہمدردی کے پرزور خیال
سے نہایت اعلان کے ساتھ روسی
سپاہیون سے مختلط ہونے سے
اپنی نفرت ظاہر کی اور نہایت بے مروتی
اور پرخاش کی ادا سے غل مچا کر
یہ کہدیا کہ معاملات کریٹ کے
متعلق نامردی اور بے رحمی کے
اظہار سے روسیہ روسیون نے
جس قدر اپنا مُنھ کالا کیا ہے وہ قیامت
تک اون کی رسوائی اور ذلت
کے لیے کافی ہے۔ کوئی گریک قوم
کی عورت مدد نہین دے سکتی ہے
یہ بھی خوف کیا جاتا ہے کہ شاید
روسی فوج کی عمدہ صحت پر اس کا
برا اثر پڑے یا چند عورتونکی
قابل قدر غلطی سے کہین بلوہ نہ ہوجائے

گر یک لوگون کے جنگی جوش وخروش
قومی عزت اور ہمدردی کے تھرمامیٹر
کا مزاج اس واقعہ سے بخوبی ثابت
ہو سکتا ہے۔ وزرائے انگلستان
اس واقعہ کو ضرور معاملات کریٹ
کے طے کرنے مین پیش نظر رکھین۔

تاریخ ۲۳- پارچ- لندن۔

ونیس ہرلڈ کے نامہ نگار کو معتبر
سفارتی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے
کہ سلطان نے جبل الخطر سے باشی
بزدقون کی ایک نافرجام اور خون
آشام وحشی سیرت جماعت کو اس
غرض سے جلد طلب کیا ہے کہ ان
مردم آزار اور خونخوار بھیڑیون کو
کریٹ کے معصوم مظلوم مصیبت زدہ
اور آفت رسیدہ عیسائیون پر
چھوڑ دے۔ اس خبر کے پھیلنے سے
یوروپ کے تمام تہذیب یافتہ
حلقون مین نہایت تشویش پھیلی
ہوئی ہے۔

تاریخ- ایضاً- ایضاً۔

اوسی اخبار کا نامہ نگار پھر لکھتا ہے
کہ چند جہازان درندے جانورون
کے کریٹ لے جانے کے لیے تیار
ہو رہے ہین۔ مگر مالی دقتون سے
ٹرکی کا خزانہ ایسے عمدہ حال مین
نہین خیال کیا جاتا ہے کہ وہ محفوظ
جہازون کا بندوبست کر سکے یا ان
وحشیون کو اسلحۂ جنگ کافی طور
سے دیکر روانہ کرے۔

تاریخ ۲۴- پارچ- لندن۔

ونیس ہرلڈ کے تار مطبوعہ ۲۴ پارچ
تاریخ ۲۱ کے دیکھنے کے بعد سے
مسٹر گلیڈاسٹون کی حالت صحت
بہت نازک اور مخدوش ہو رہی ہے
دو شب سے اونکو مطلق نیند نہین
آئی اور ایک سرسامی حالت مین
بعض اوقات مبتلا ہو کر زیر لب
سلطان کی نسبت کچھ لعن طعن
اور گریس کے حق مین دعا کر لیتے
ہین اور وزارت سے اپنی معزولی
پر اکثر آہ سرد بھرتے ہین۔ ڈاکٹرون نے

اس مرض کو بلگیرین مذہبیان بتایا ہے اور مذہبی جوش انسانی ہمدردی اور مسلمانون کی فطرتی عداوت کو اسکی اصل وجہ کہتے ہین۔ ڈاکٹر سر چارلس بگڈن ڈف جو امراض دماغی کے خاص ڈاکٹر ہین وہ اس سرسامی دورہ کی خرافت پیری سے تعبیر کرتے ہین ڈاکٹرون نے گرانڈ اولڈ مین کا اخبار سننا بالکل بند کرا دیا ہے اور خاص کر ترکی اور گریس کے متعلق جو خبرین ہوتی ہین۔

تاریخ ۲۵۔ مارچ۔ لنڈن۔

مسٹر گلیڈاسٹون نے ایک تسکین بخش رات کاٹی اور جسوقت چونکے پہلے ہی اپنے سکریٹری سے ارامنہ اور کریٹ کے مظلومونکا حال پوچھا۔ ڈاکٹر لاری ڈم جو کہ امراض قلوب اور اعصاب کے اسپشلسٹ ہین مسٹر گلیڈاسٹون کی حالت کو چندان قابل تردد نہین سمجھتے اور اون کے نزدیک یہ حالت قلب اور اعضا کی کمزوری سے واقع ہوئی ہے وہ کہتے ہین کہ ایسی وحشت انگیز خبرون کا اونکو سنانا ہرگز مناسب نہین ہے اور فقط اونکے قلب پر جو اس تردد اثر خبر کے سننے سے صدمہ ہوا اُسی سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

سر چارلس بلیک نے لیورپول مین اپنی اسپیچ مین بڑے زور سے کہا کہ جملہ شاہان یوروپ (یوروپین کنسرٹ) مسٹر گلیڈاسٹون کی زندگی کے جواب دہ ہین اور اگر خدانخواستہ اونکا مرض اور زیادہ ہوا تو انصاف اور ایمان کے داوری گاہ مین ضرور یہ لوگ زیر مواخذہ آئین گے۔

تاریخ۔ ایضاً۔ قسطنطنیہ۔

شہر فلسطن اور بلاد جرمان مین ارمینیون اور گریکون نے مسٹر گلیڈاسٹون کی صحت اور ترقی حیات کے لیے گرجا مین خاص نماز پڑھی دعا کے وقت پادریون کی آنکھون

سے اشک کے فوارے اوچھلتے تھے
اور سارے مقتدی سنجیدگی سے سرنگون
بیٹھے رہے۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

کلونیل اخبار کا خاص نامہ نگار
لکھتا ہے کہ سلطان نے چار جنگی
جہازون کے کریٹ روانہ کرنے کا
حکم دیا ہے۔ خزانۂ شاہی مین چونکہ
ان جہازون کو جنگی سامان سے تیار
کرنے کے لیے کافی روپیہ نہین ہے
اس لیے بہت ہی نیم دلی سے کارروائی
ہورہی ہے۔ چند واقف کاران فنون
جہازرانی نے ان جہازون کو دیکھا
اور کہدیا کہ یہ سمندر مین جانے کے قابل
نہین ہین اور پہلی توپ کی آواز کے
صدمہ سے یہ پاش پاش ہوکر سمندر کی
تہ سے عجلت کے ساتھ ہم آغوش
ہونے کو روانہ ہوجائینگے۔ بعض
لوگون کی راے ہے کہ ان جہازونکو
ضرور ڈاڈنلسی کے قریب غرق
ہوجانا چاہیئے۔

تاریخ ۲۶۔ مارچ۔ قسطنطنیہ۔

جہازون کی روانگی کے وقت
ترکون اور دیگر متعصب اور سنگدل
وحشی خصال مسلمانون کا بندرگاہ پر
بڑا ہجوم ہوا۔ ہر شخص نشۂ جنگ جوئی
اور خون آشامی سے اس طرح متوالا
تھا کہ اون کو نعرۂ خوشی کے مارنے
مین دوسرے کے کان کے پردون کا
مطلق خیال نہ رہا۔ اس مذہبی جوش
وخروش کا اثر سفرائے دولِ خارجیہ پر
اچھا نہین ہوا ہے اور وہ لوگ عام
مسلمانون کے مذہبی تعصب اور
کاوش کی آگ کو بجھانے کی صلاح
سلطان کو دے رہے ہین اور کل
اس خصوص مین کنسرٹ کی طرف سے
۷ بجے صبح کو جاینٹ نوٹ پیش ہوگا۔

تاریخ۔ ایضاً۔ ایضاً۔

اکثر ترک سپاہی جو کریٹ کو
جارہے ہین تو سدان کی جگہ ذلیل
اور بدرنگ کپڑون کے تھیلے باندھے
ہوئے ہین۔ اونکے لشکرون پر

متعصبانہ خونخواری کے سرخ خطوط
اوبھرے ہوئے ہین ادہر ترک گریکون
پر دانت پیس رہا ہے۔
تاریخ ۲۷۔ مارچ۔ وینس۔
سواحل مشرقی کے قریب ایک
فضا اور تاریخی مقام پر ایک بڑی بھاری
موٹی اور پھولی ہوئی لاش پڑی ہے
تمام یورپ کے تمدنی گیدڑ جنگی کتے
اور تاجدار کرگس اوسی لاش کے
اِرد گرد اپنے کان کھڑے کیے اور مُنہ
کھولے ہوئے تردد اثر خوشی مین اِدھر
سے اودھر منڈلا رہے ہین اور گویا
ایک قسم کی حرام خواری کی انٹرنیشنل
کانگرس اوس ویرانہ مین اوس
للچانیوالی لاش کو تقسیم کرکے کھانے
کے لیے چند زمانہ سے قائم ہے۔
ان مین سے کوئی سر کی طرف لپکتا
ہے کوئی ٹانگون کو تاکتا ہے کوئی
ہاتھون کو لے بھاگا چاہتا ہے کوئی
چوٹرون پر حملہ کرتا ہے۔ مگر چونکہ
سب کے سب شدت سے بے اصول
لالچی ہین اس لیے اتنے دنون سے
انصاف پسندانہ طور پر کوئی تقسیم
نہین ہوسکتی ہے۔ جان بول کو چونکہ
مال مفت کے تقسیم کرنے کی غیر
معمولی قدرت اور مہارت ہے اس
لیے وہ لاش کے آسانی سے ہٹوانے
اور اس کار خیر مین مشورہ کے لیے
بلائے گیے ہین۔ مگر وہ اس قدر زیادہ
حق السعی طلب کرتے ہین کہ ابھی تک
اون کی شرکت مین اور حضرات کو
عذر ہے مگر تاہم یہ دور ہی سے جمہان
کانگرس کو یہ کہکر ہوشیار کر رہے ہین
کہ یہ مردہ میری عمر مین پچاس مرتبہ اس
طرح سے مکر کر کے یہان پڑا رہا ہے
اور اس نے کبھی اپنے جسم سے اب
تک کوئی بڑا ٹکڑا گوشت کا کسی کو
لینے نہین دیا ہے اور قریب جانے
پر کان ہلاتا ہے۔ لات مارتا ہے۔
اور جیفہ خوارون کو دانتون سے
زخمی کرتا ہے اور انواع و اقسام
طرح سے نقصان پہنچاتا ہے۔ اب

کل سے یہ انٹرنیشنل حرامخواری کانگریس
پیشمانی در بغل سکوت کے عالم مین
سر بگریبان اور مردے کی شرارت سے
حیران ہے۔
تاریخ ایضاً۔ کریٹ۔
جنرل ڈی ماسکو کا خاص نامہ نگار
راوی ہے کہ کل صبح کے ۷ بجے سے
پھر اوس لاش نے کان ہلانا شروع
کیا ہے اور بڑے بڑے سفید اور مہیب
دانت نکال رہا ہے۔ کبھی اوٹھ بیٹھتا
ہے اور کبھی گھونسا بھی بتاتا ہے۔ ممبران
کانگرس ایسے وحشی سے مٹ بھیڑ مناسب
نہ خیال کرکے ایک احتشام اور خودداری
اور استقلال سے پیچھے قدم ہٹا رہے ہین
اور عنقریب امید کیجاتی ہے کہ منتشر
ہو جائینگے۔
تاریخ ایضاً۔ ایتنس۔
جنرل ڈفلوی کو جو بلیک ایگل کا
تمغہ زار نے دیا تھا اوسکو اونھون نے
اظہار نارضامندی قومی اور حقارت
روس کے خیال سے اپنے مکان مین

سنگ فرش بنایا ہے اور اون کے
ڈرائینگ روم کے قالین کے کنارے
وہ ایک نمایان مقام پر دھرا رہتا ہے
تاریخ ۲۸۔ مارچ۔ برلن۔
لیبرل پارٹی کے خاص گلیڈ
اسٹونی ایک سو ممبران پارلیمنٹ نے
جو ہمدردی کا تار بادشاہ گریس کو
بھیجا ہے اوسکا شاہی اور سفارتی
دونون حلقون مین بڑا چرچا مورہا ہے
اس غلط کارروائی سے اکثر مدبر اور
تجربہ کار وزرا نفرت ظاہر کرتے ہین
اور اسکو صاف طور سے سمجھتے ہین کہ
انگلستان کے چند کج فہم اور غل مچانیوالے
پولیٹیشین ناحق گریس کو ہمت دلاکر
شاہان یوروپ کا غضب اوسپر
نازل کروایا اور اوسکو ترکون کے ہاتھ
سے مٹوایا چاہتے ہین بعض لوگ ایسا
بھی سمجھتے ہین کہ اسکا نتیجہ خونخوار لڑائی
ہو تو تعجب نہین ہے مگر انگلستان کے
اکثر سمجھدہ شور و شغف کرنیوالے لوگ
کہ جو تمام دنیا کا اپنے کو خود ساختہ وکیل

مصلح اور ولی محافظ قائم کر لیتے ہین
سر چارلس ڈیلک کے اوس تار پر
دستخط کرنے سے ایسا یقین کرتے
ہین کہ یوروپین کنسرٹ پر اس تار کے
مارل فورس کی مار سخت پڑیگی اور
غالبًا کریٹ گریس سے ملحق کر دیا جائیگا
تاریخ ۲۹- مارچ - لندن -

میل کو اپنے خاص نامہ نگار
مقیم ہندوستان سے معلوم ہوا کہ
مسلمانان ہند معاملات مشرقی سے
مطلق دلچسپی نہین رکھتے ہین اور اُنکو
شاید اسکی بھی خبر نہین ہے کہ آج کل
کون سلطان ترکی ہے چند ہندوستانی
نابکار اور بے وقعت مسلمان اخبار
سلطان کو غلط طور پر اپنا خلیفہ قرار
دیتے ہین - حالانکہ کل شیعہ سلطان
کے جانی دشمن ہین اور متعصب سُنّی
نہایت حقارت سے اونکو یاد کرتے
ہین -
تاریخ ۳۰- مارچ - لندن -

یہ خبر محض غلط ہے کہ کلکتے اور
دیگر بڑے بڑے شہرون مین مسلمانون
نے عید کے دن نماز کے بعد سلطان
کی سلطنت کی القا اور اونکی ترقی و
فتح و نصرت کی دعا مانگی -
تاریخ ۳۰- مارچ - لندن -

دوسرے تار سے معلوم ہوا
کہ بعض ہندوستانی اخبار نویسون
نے سیدھے مسلمانون کو دھوکا دیکر
سلطان کے حق مین اونسے دعا
کروا دی تھی -
واینا - ۸ تاریخ -

ڈاکٹر ریورنڈ کلیفالنڈ (جو کہ
مشرقی یورپ مین ایک مشہور زمانہ جوبٹ
ہین) نے نہایت تحقیق سے دریافت
کیا ہے کہ یوروپین کنسرٹ ایک قسم کا
عجیب و غریب جنگلی بلاؤ ہے کہ جسکی
آواز نہایت سامعہ خراش ہوتی ہے
اور جو چند گزشتہ سالون سے کثرت
سے یورپ کے پہاڑون مین پیدا
ہونے لگا ہے - اون کا بیان ہے کہ
بہت غور کرنے سے یہ بھی دریافت

ہوا ہے کہ یہ لنکا کے اوس تاریخی اور
مذہبی بندر کی نسل سے ہے جسکا ذکر
ہندو مذہبی تاریخ مین بہت ہے۔
وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اس جانور کی
دُم قدرتی طور پر اس قدر چکنی ہے کہ
اوسکا پکڑنا بہت مشکل ہے اور بغیر
دُم کے پکڑے یہ قابو مین نہین آتا
ہے ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ اسی
وجہ سے باربار لارڈ سالسبری کا ہاتھ
خالی پڑ رہا ہے اور اب تک اوسکی
تمدنی چکنی دُم اونکے ہاتھ نہ لگی۔

اتینس۔ ۹ تاریخ۔

بادشاہ بیگم گریس کی ناک کی نتھ
کل ناچ گھر مین یکایک گر پڑی اسپر
رسا حلقون مین سخت کھل بلی ہے
کیونکہ متعصب عورتین اسکو مشرقی
خیالات کے مطابق گریس کے حق
مین شگون بد بتاتی ہین۔ بادشاہ نے
چند نجومیون کو فال دیکھنے کے
لیے بیت المقدس سے طلب کیا
ہے۔ غیر ملک کے نامہ نگاران اخبار
اسپر سخت مضحکہ کر رہے ہین۔

کیرو۔ ۷ تاریخ۔

مہدی کے جانشین کی نسبت
سوڈان مین نہایت بُری راے
پھیل رہی ہے۔ لوگون کو اوسکے
ظلم و ستم کے سہنے کی طاقت اب
شاید باقی نہین ہے۔ اور اوس کی
سلطنت کی عمر کا پیالہ گویا لبریز ہو چکا
ہے گزشتہ فتوحات کی کامیابی
نے درویشون کی ہمت کی کمر توڑدی
ہے اور عنقریب اونکے آپس مین
ایک کشت وخون ایسا ہوگا کہ کسی
فوج کے وہان جانے کی ضرورت
نہ رہیگی۔

کیرو۔ ۱۱ تاریخ۔

گارڈن کا خون درویشون کی
گردن پر سوار نظر آرہا ہے۔ باہمی
نفاق اور حسد شدت سے بڑھ رہا ہے
واقف کاران تمدن مصر کا ایسا یقین
ہے۔ کہ آیندہ فصل بہار مین مصری
پھر برائے خرطوم پر اوڑیگا۔

کیرو - ۱۱ تاریخ -
مہدی کے جانشین کو ایک
بردہ فروش عرب نے مسجد مین چھری
ماری اور دس منٹ مین وہ وہین
تڑپ کر مرگیا - سوڈان مین یہ خبر
آگ کی طرح پھیل رہی ہے لوگ
دل ہی دل مین اس ظالم کے مارے
جانے سے خوش ہین گو ظاہر مین اظہار
رنج کرتے ہین -
کیرو - ۱۳ تاریخ -
کیرو اوبزرور کے نامہ نگار کو
خبر ملی کہ مہدی کا جانشین ہنوز
زندہ ہے اور اوس کا زخم مہلک
نہین خیال کیا جاتا ہے -

تمت بالخیر

الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ خیالات آزاد مصنفہ حضرت
مولانا آزاد مدظلہ دوسری بار باضافہ حصہ دوم
بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء ہزار جلد قاضی
ابوالمظفر مولا بخش رضوان کے
رضوانی پریس نمبر ۵۵
امام باڑی لین (قصائی ٹولہ)
کلکتہ مین چھپکر بصیرت
افروز ناظرین
ہوا - فقط

STATE CENTRAL LIBRARY HYDERABAD DN

تصحیح اغلاط خیالات آزاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
لوح	۱۱	۰	وغیرہ کے ترتیب	وغیرہ نے ترتیب
ی	۱۵	۲	شفا اللہ	شفاء اللہ
ک	۸	۲	گرماگرم	گرمانگرم
۵	۱۳	۱	زعفران کہ	زعفران زار کہ
۹	۸	۱	فلاطون پہ	فلاطون پر
〃	۱۹	〃	اوسی کا	اوس کا
〃	۲۰		ہڈیوان	ہڈیون
۳۶	〃	۱	چالاکی وفطرت	چالاکی فطرت
۴۹	۱۰	〃	رنڈیون	رنڈیون
۵۰	۱۷	۲	سے	کے
〃	۲۰	〃	کتا کے تیز ترقوت	کتا کی تیز تر قوت
۵۱	۱۴	〃	رانیون	زانیون
۵۳	۵	۱	سرتابن	سُرتاپن
۵۴	۱۴	۲	تلخ گوئی	تلخ گوئی
۵۷	۱۰	〃	بنتا ہے	جنتا ہے
۵۸	۹	۱	احتقاد	اعتقاد
۷۰	۲۰	۲	شہد	شہد
۷۴	۱۸	۱	شائستگی آزادی	شائستگی و آزادی
۹۱	۱۲	〃	کھائین	کھائین گے
〃	۲	۲	سل	رسل
۹۳	۲۰	۱	سمجھنے	سمجھنے

صفحہ	سطر		غلط	صحیح
۱۰۰	۵	۱	سے	کے
۱۲۰	۱	۱	کال	کمال
۱۲۰	۱۸	۲	افریقیہ	افریقہ
۱۴۰	۱۱	〃	بتانے اور بتانے	بتانے دتانے
۱۶۴	۱۶	〃	راحت وبھلائی	راحت اور بھلائی
۱۷۲	۱	۱	افریقیہ	افریقہ
۱۷۸	۱۱	〃	بینی	پٹنے
۱۸۴	۲۰	۲	کردے	کردئے
۱۹۰	۱۶	〃	یہ مہذب	یہ غیر مہذب
۱۹۲	۳	〃	ستینن لی	شینن پی
۲۱۴	〃	〃	اوس خزانے	خزانے
۲۲۲	۲۰	〃	ٹنک کر	پٹک کر
۲۲۵	۴	۱	چندر ماوہنس	چندر ماوہنس بھوس
۲۴۳	۱۹	۲	شفیق	شفق
۲۴۴	۱۸	〃	افریقیہ	افریقہ
۲۴۹	۱	〃	بارہوا	باز ہوا
۲۵۵	۸	۱	عشوہ	عشوہ
〃	۱۹	۲	بارسردوش	بارسردوش
۲۸۵	۱۵	۱	اور جنکے	جنکے
۲۹۳	۲۰	۲	شور وشغف	شور وشغب
۲۹۴	۳	〃	القا	ابقا

آپ کے کام کی بات

حضرات مصنفین نامدار و مولفین باوقار کی خدمات عالی
مین التماس ہے کہ عرصہ دس سال سے رضوانی پریس واقع
نمبر ۵۵ امام باڑی لین (قصائی ٹولہ کلکتہ مین جاری ہے اس مطبع
مین ہر طرح کی چھپائی کے کام سیاہ سرخ سبز نیلو زرد مطلا و مینا کار وغیرہ
بخط عربی - فارسی - اردو - ہندی یعنی ناگری - بنگلہ وغیرہ ہوتے ہین اس مطبع کی
چھپائی کی نسبت اخبار وطن لاہور نے اپنے کسی نمبر مین ایک کتاب کا ریویو
لکھتے ہوئے اپنی منصفانہ و قیمتی راے کا اظہار یون کیا ہے کہ "رضوانی پریس
کلکتہ نے یہ ثابت کر دیا کہ صرف کانپور اور آگرہ وغیرہ ہی مین چھپائی کا کام
عمدہ نہین ہوتا بلکہ جہان کیا جائے وہین ہوتا ہے" - ناظرین! اس
مختصر مگر زبردست ریمارک پر غور فرمائین اور اندازہ کرین کہ
رضوانی پریس کلکتہ مین کیسا کام ہوتا ہے -

المشتہر احقر قاضی ابوالمظفر مولا بخش
رضوان مالک
رضوانی پریس